رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا
وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

ترجمانِ وہابیہ

تصنیف نواب والا جاہ سید محمد صدیق حسن خان مرحوم مغفور

مع معاہدۂ اہلحدیث وحنفیہ مسمّٰی بہ

معاہدۂ اتفاقیہ

بفرمائش خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ

سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ

در مطبع محمدی واقع لاہور طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کا نام ہی نام خدا کیا راحت جان ہے
عصائے پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے

ہوا کے نعت آنحضرت دل بیتاب الفت مین
چراغ معرفت ہی چشم جان ہے جان ایمان ہے

رسول ہاشمی کے گیسوئے مشکین پہ قربان ہون
کہ صبح فیض اس شام ہدایت سے نمایان ہے

مسلمان کی نظر مین دفتر سنت کا ہر نقطہ
دل دانش ہے نجم سعد ہے مہر سلیمان ہے

محبت آل و اصحاب نبی کی کیون نہو دلمین
ہر ایک مہر ہدی ہے ماہ دین ہے نور عرفان ہے

نجات ابرار کی روز قیامت عدل سے ہوگی
گنہگاری ہماری واسطے بخشش کا سامان ہے

گدائی کو جو رحمت فدائے شاہد سنت
ترا بندہ امیر الملک صدیق الحسن خان ہے

سنو صاحب مجھے کو کچھ ضرورت اس امر کی نہی کہ مین یہ رسالہ لکھون اسلیے کہ جو بحث مذہبی مسلمانان ہند مین ایک مدت دراز سے بابت راہ و رسم مذہب وہابی بہی جاتی ہے اسکی دہوم دہام خاص ملک عربستان و عرب ہی مین رہی کبھی غلغلہ اسکا جنوب و شمال ہند مین پایا نہین گیا خصوصا ریاستہای ہندستان مین کہ اہل ریاست ہمیشہ ایسے حالات و واقعات سے بالکل غافل و ناآگاہ ہین لیکن چند روز سے کہ ایک ملک کے آدمی اچھے بھی دور دور سے دوسرے ملک مین آنے لگے اور آپس مین ملنے لگے تو وہ کاریگری انکی کچھ اس جگہ بھی ظاہر ہونے لگی [illegible]

مسلمان کو جا بجا ڈرا دہمکا کر اپنے مطلب کے واسطے بدنام کرنے لگے ملک بہوپال کی رعیت اکثر ہندو ہے تہوڑے مسلمان جو شہر مین رہتے ہین دیسی ہون یا پردیسی اُن مین اَن پڑہے بہت زیادہ پڑہے بہت کم ہین جو پڑہے ہین وہ فارسی کی شُد بُد نوکری چاکری کے لیے جانتے ہین مذہبی بحث سی غافل اور جاہل ہین چنانچہ اب تک یہی حال ہے کہ کبہی مباحثہ مذہبی تقریرًا تحریرًا اس جگہہ نہین ہوا اور نہ کبہی کوئی کتاب یا رسالہ کسی شخص نے کسی مذہب کے رد مین لکہا کوئی مذہب کیون نہ ہو فرمان روایان بہوپال کو ہمیشہ آزادگی مذاہب مین کوشش رہی جو خاص منشار گورنمنٹ انڈیا کا ہے جیسے بدین خوہوسی بدین خود لکن چند سال سی بعض تو دولتان بداندیش متوسل ریاست نے جنکو خاص میرے سبب سے کسقدر اوج موج حاصل ہوا ہے اور محسن کشی جنکا پیشۂ آبائی ہے بمجواے سے ؎ شور بختان بآرزو خواہند * مقبلان را زوال دولت وجاہ * گر نہ بیند بروز شپرہ چشم * چشمۂ آفتاب را چہ گناہ * مخبری وہابیت نسبت ریاست بڑے زور شور سے کرکے حکام بالا دست کا ناخوش کرنا مجہ سی اپنی مطلب براری کو چاہا چنانچہ ہنوز اسی خیال باطل مین دیوانے ہو رہے ہین اور جا بجا عرضی فرضی بذریعہ ڈاکخانہ بہیجتے رہتے ہین اور طرح طرح کے مضامین نئے نئے قالب مین تراشے جاتے ہین یہ ساری تُو حق اسلیے ہے کہ مجہ کو کوئی نقصان کسیطرف سی جسطرح ہوسکے پہونچے لکن جو سچا ہے اسکو خدا ہر بلا سے بچاتا ہے اور جہوٹا اپنی سزا و جزا کو یہان یا وہان پہونچتا ہے پس جب مین نے دیکہا کہ یہ طوفان بے تمیزی طغیان پر ہے اور بلاد ہندوستان کا احوال بہی جو سنا جاتا تہا تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب ہیچ کے فقرے ہین دولت عالیہ برٹش نے اس معاملہ مین قدیمًا وحدیثًا ہر جگہہ انصاف پہ نظر رکہی ہے کسی جگہہ مجرد تہمت و افترا پر کارروائی خلاف واقع نہین فرمائی بلکہ اشتہار آزادی مذہب جاری کیے اور سوای باغیان دولت انگلشیہ کے فقط مذہب زید و عمر پر کبہی مواخذہ نہین کیا اور لائق حال ہر سلطنت کے بہی یہی ہے کہ جس کسی سے جس جگہہ کوئی فتنہ اوٹہے اور اسکے نزدیک اسباب بغاوت پاے جاوین اور اسکی کوشش فساد مین ملاحظہ ہو خواہ وہ وہابی عرفی ہو یا نہ ہو اس سے ضرور باز پرس کیجاوے اور جسکو دشمن اسکے نجدی مغرب یا وہابی مذہب یا لا مذہب یا اور کچہ ٹہیراوین اور وہ اس سے غافل اور بعید ہو اور اس سے بجز خیر خواہی کوئی امر بداندیشی و مخالفت کا کبہی پایا نہ گیا ہو وہ بیشک ہوا خواہ دوستی دوست ہے کیونکہ سب اہل تجربہ دیکہتے ہین کہ جب کوئی دشمن کسی شخص یا قوم کا ہوتا ہے اور کوئی قابو اسکا اپنے مخالف پر نہین چلتا تو وہ اسکو پردہ تہمت وہابیت وغیرہ مین دشمن گورنمنٹ ظاہر کرکے نقصان پہونچانا چاہتا ہے پہر کبہی اس حیلہ سے بوجہ ناواقفیت بعض حکام داؤ اسکا اس غریب غافل مزاج پر چل جاتا ہے ورنہ غالبًا نزدیک حکام معاملہ فہم کے وہ بہید وکید دشمن کا کہل جاتا ہے چنانچہ دقت

تحقیقات لیسے مقدمات کی سرکار عالیہ برٹش کو یہ بات کمال ثابت ہوئی ہے کہ ... ماہ ... بمقام صادق
۱۹۹ مین ایک معاملہ اسی قسم کا حال مین سُنا گیا تہا کہ جسکی تصدیق بہ اخبار پانیر ہوئی پرچہ ... جو
روز دوشنبہ مین یہ عبارت لکہی ہے ❖ تجویز ذیل کہ جسکو گورنمنٹ ہند نے دفتر خاص مین جاری کیا ہے وہ بغرض اطلاع
عام لکہی جاتی ہے کیفیات مقدمہ پر غور فرما کر اور نیز استفسار رو داد مقدمہ از گورنمنٹ بنگال و پنجاب گورنر جنرل
با جلاس کونسل مہربانی فرما کر فیصلہ کرتے ہین کہ کل وہ وہابیان قیدی جنکی نسبت حکم سزا ہے حبس دوام بعبور دریا
شور قرار پایا تہا اور جرم انکا مدد جنگ بمقابلہ گورنمنٹ سمجہا گیا تہا اور جنکی میعاد ابتک باقی ہے اب وہ قید
سے رہا کیے جاتے ہین اور ان سب کو بود اپنی وطن اجازت دیجاتی ہے الخ فقط پہر دوسرے پرچہ پانیر مطبوعہ یازدہم
جنوری ۱۸۹۳ء مین یہ لکہا ہے کہ تجویز جدید جو رہائی قیدیان وہابی کی ہے اسپر اخبار ہند و پیٹریٹ نے یہ رائے
اپنی بیان کی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے عمدہ مہربانی کے کام سے شروع سال کو ابتدا کیا ہے چنانچہ اس سے نہ
صرف مسلمانان ہند نے خوشی کے ساتہ تجویز گورنمنٹ کو قبول کیا ہے بلکہ عامۃ کل سکنہ ہند نے گورنمنٹ
کے اس کام پر خوشی ظاہر کی ہے اس کارروائی گورنمنٹ سے ظاہر ہے کہ ہند کی حکومت نہ فقط اچہی حکمرانی کو ظاہر
کرتی ہے بلکہ موقع و وقت کے ساتہ کام کرتی ہے اور اس سے پیشتر جسکو تہوڑا زمانہ ہوا ہے جبکہ جنگ مصر
پیش تہی اسوقت ذریعہ تار برقی لندن سے معلوم ہوا تہا کہ جناب لارڈ نارتہ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل سابق
ہند نے نسبت جملہ مسلمانان ہند کے خیر خواہ ہونا سلطنت برٹش کا ظاہر فرمایا چنانچہ پانیر مطبوعہ شانزدہم اکتوبر
۱۸۹۲ء مین بابت اسپیچ یعنے تقریر انتظام ملکی جناب موصوف کے جو لندن سے ذریعہ تار برقی ۱۳ اکتوبر پہونچی تہی
یہ عبارت درج کی ہے کل کے روز لارڈ نارتہ بروک نے بمقام لیورپول بڑی خوشی سے تقریر ذیل کو بیان کرکے ظاہر کیا
کہ ہندوستان کی عامۃ مسلمانون نے جو دلی خیر خواہی نسبت انگریزی کارروائی کے بمقدمہ جنگ مصر ظاہر
کی ہے یہ بڑی دلیل ہے کہ کل مسلمانان ہند دلی خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کے ہین اب اس سے زیادہ کس کی گواہی
ہوگی اس بات پر کہ ہند کے مسلمانون مین کوئی دشمن سرکار انگریزی کا نہین ہے خواہ انکو کوئی دشمن انکا بلفظ
وہابی مشہور کرے یا نکرے اور سچ پوچہو تو ہے بہی یون ہی اسلیے کہ معرکہ حال مصر مین جسطرح ریاست بہوپال
نے آمادگی اپنی واسطے اعانت مالی و جانی سرکار انگریزی کی ظاہر کی اور اسکے جواب مین جناب لارڈ ڈفرین
صاحب بہادر گورنر جنرل ہند نے بتحریر خریطہ خط شکریہ بیگم صاحبہ کا مع انجانب ظاہر فرمایا اسیطرح دیگر
... ہند نے بہی اظہار خیر سگالی کا کیا اور فتح مصر کی سب کو خوشی حاصل ہوئی الحاصل یہ مدعا اس عرض سے
ہے کہ سرکار عالیہ برٹش کو یہ بات معلوم ہو جاوے کہ مسلمانان ریاستہاے ہند مدعا ... مین ... اور
دولت عظمی کا نہین ہے اور جن مسلمانان کو ریاست وغیرہ پر دشمن انکے تہمت وہابیت کی لگاتے ہین ...

وہابی نہین اور اصل مذہب صحیح اسلام مین مسئلہ جہاد کا کسطرح پر ہے اور غربا اہل اسلام بلکہ بعض امرا مسلمین جنکی
نسبت ایسی مخبری غلط پیشتر کبھی ہوئی ہے یا اب ہوتی ہی وہ اس راہ و رسم سے بالکل بری ہین بھوپال سے بہت
پہلے وزیرالدولہ بہادر مرحوم رئیس ٹونک کو یارون نے وہابی ٹھہرایا تھا اسلیے کہ اونہون نے بعض رسوم فتنہ
انگیز کو اپنی ریاست سے یک قلم موقوف کرادیا تھا جیسے تعزیہ سازی پیر پرستی گور پرستی وغیرہ لیکن زمانہ غدر
ہندوستان مین وہ کیسے خیرخواہ سرکار انگریزی کے نکلے اسیطرح ریاست بھوپال اور متوسل اسکے خواہ اخوان
ریاست ہون جو خاندان خاص بانی ریاست میان وزیر محمد خان بہادر مرحوم مین ہین یا اہل کار ریاست
بڑے ہون یا چھوٹے سب خیرخواہ گورنمنٹ عالیہ ہین اور یہ ریاست اس امر مین فائق ہے سب ریاستون پر لیکن
مفسد لوگ جسکو چاہتے ہین کہدیتے ہین سو یہ رسالہ ان غریبون کا بھی مددگار ہوگا جو بلا وجہ دشمنون کی
تہمتون مین پھانسے جاتی ہین اور بوجہ لاعلمی کے اپنی مسائل مذہبی سے کبھی محل عتاب و خطاب حکام ٹھہر جاتے
ہین مین خیال کرتا ہون کہ اگرچہ ایک جماعت نے کلکتہ سے لاہور تک وقتاً فوقتاً اس باب مین قلم اٹھا کر کچھ
لکھا پڑھا مطابق اپنی استعداد و فہم کے لیکن جو اصل حقیقت مذہب وہابیت کی تھی اور جو حکم مفتی بہ مسئلہ
جہاد کا دین اسلام مین ہی اسکی کشف ماہیت جسطرح اس رسالہ مین ہی کسی نے ظاہر نہین کی ورنہ اسقدر وہم و
گمان غیر واقع جو گاہ گاہ بعض حکام عالی مقام کے ذہن مین کثرت اخبار اعدا بدگوئی سے راہ پاتا ہے ہرگز پیرامون
خاطر عاطر انکے نہ ہوتا اور ایک طرح کی بے فکری اس قسم کے تنازع فضول سے حکام عالی مقام اور رعایاے
مطیع دونون کو حاصل ہو جاتی * اس رسالہ کے دیکھنے سے یہی بات سبکو بخوبی معلوم ہو جاویگی کہ تہمت
وہابیت کی نسبت مسلمانان ہند کی جو دعوی پیروی قرآن مجید و حدیث کا کرتے ہین محض غلط اور براہ عناد
ہے بلکہ اگر کوئی بدخواہ و بداندیش سلطنت برٹش کا ہوگا تو وہی شخص ہوگا جو آزادگی مذہب کو ناپسند کرتا ہی
اور ایک مذہب خاص پر جو باپ دادون کیوقت سی چلا آتا ہے جما ہوا ہے ورنہ اس ملک خصوصاً ریاستہاے
اسلامیہ ہند مین نہ کوئی وہابی مصطلح اور لامذہب عرفی ہی اور نہ کوئی بدسگال اپنے حاکم آزادگی بخش امن
خواہ کا اور اگر کوئی ہو تو بتاؤ کہ کس جگہہ کس ریاست مین کون وہابی ہی اور کیا اسکا ثبوت ہی اور کہان کہان
اسباب جنگ و بغاوت یا امداد باغیان دولت برطانیہ کے سامان پائے جاتی ہین جھوٹے پر لعنت خدا کی جو لوگ
مفسد طبع ہین وہ اپنا جرم دوسرے پر لگا کر خود براہ فریب و دغابازی نزدیک حکام کے سرخرو بنا چاہتے ہین لیکن
ہمیشہ دیکھا گیا کہ خدا تعالی جھوٹونکو روسیاہ کرتا ہی حکام معاملہ شناس جلد مغز معاملہ کو پہنچ جاتے ہین بہرحال
اس رسالہ مین پہلے اس سے کہ مین ترجمہ عبارت متعلقہ وہابیت و مسئلہ جہاد کا اپنے کتب مؤلفہ قدیمہ سے تحریر
کرون ایک مقدمہ مختصر بیان حال آفرینش دنیا و بیان مذہب خلق بابت اس دار فانی وغیرہ کے لکھتا ہون

جو طریقہ اہل اسلام پر اید مورخین [illegible] مطالعہ مین ہیں [illegible]

اپنے آخر رسالہ مین جو ایک سبب اصلی تالیف اس [illegible] رسالہ پڑھنیکے [illegible] انصاف و

قدر شناسی کا منتظر رہونگا اسلیے کہ جس طرح اس رسالہ پڑھنی [illegible] کی اور تحقیق جابس

تعصب کی جو باعث تشویش خاطر حکام عالی مقام سے ثابت ہوا ہے اسیطرح [illegible] مفسدون کو یہ مطلب

جو ہر وقت ہر خرفشار و وحشت و نفرت مین جہاد کا نام لیکر فساد کرنے کو طیار ہوجاتے ہین [illegible] اسلامی

ہے حقتعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي

الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ط

مقدمہ

مسلمانون کے نزدیک آفرینش عالم کی اسطرح ہے کہ پہلے اللہ تہا اور کچہ نہ تہا پہر اوس نے اپنا تخت پانی پر پیدا کیا پہر آسمان زمین کو بنایا اب وہ تخت جسکو عرش کہتے ہین سب آسمانون کے اوپر مثل قبہ کے ہے اور ایسا چہرا تا ہے جیسے زین پیچہے سوا کے خاک سنیچر کے دن اور پہاڑون کو اتوار کے دن اور درختون کو پیر کے دن اور بری کاموں کو منگل کے دن اور نور کو بدہ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کو دن میں دواب کو زمین مین پہیلایا پہر جمعہ کے دن بعد عصر کے سب پیچہے آخر ساعت دن مین عصر کے وقت سے تا شام آدم ابو البشر علیہ السلام کو پیدا کیا زمین سے آسمان تک پانسو برس کا رستہ ہے اور ہر آسمان کا دل بہی اتنا ہی ہے اور ہر آسمان دوسرے آسمان سے اسیقدر دور ہے ساتون آسمان کے اوپر عرش ہے عرش کے اوپر خالق عرش وفرش ہے اسی طرح سات زمینین ہین ہر زمین دوسری زمین سے پانسو برس کی راہ کا فاصلہ رکہتی ہے فرشتے نور سے بنے ہین جن آگ سے آدمی خاک سے آدم ابو البشر کا قد طول مین ساٹہہ اور عرض مین سات گز تہا یہ خلیفہ تہے خدا کے اور پہلے پیغمبر ہین جو دنیا مین آئے انکے سوا کہتے ہین کہ ایک لاکہہ چوبیس ہزار اور پیغمبر ہوئے لیکن یہ روایت ضعیف ہے گنتی رسولون اور کتابون کی ٹہیک ٹہیک خدا ہی کو معلوم ہے آدم کو جو مٹی سے بنایا سب جگہہ سے تہوڑی تہوڑی مٹی لی اسلیے کوئی آدمی گورا کوئی کالا کوئی لال ہے جیسی مٹی تہی ویسی رنگت آئی جیسے جسکی خاک نرم سخت پاک ناپاک تہی ویسا ہی اثر کسی مین آیا سورج شام کو عرش کے نیچے جاکر خدا سے اذن لیکر ہر صبح مشرق سے نکلتا ہے قیامت کے قریب [illegible] ہوگا جہان ڈوبتا ہے وہان سے نکلیگا پہر اسوقت سے کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی حشر مین چاند سورج کو لپیٹ کر دوزخ مین ڈالدینگے رعد ایک فرشتہ ہے اور بجلی ایک کوڑا آگ کا ہے اسکے ہاتہہ مین گرمی سردی کا موسم [illegible] کی تاثیر سے صرف تین کام نکلتے ہین ایک [illegible] کی آہ سے [illegible]

دریا وخشکی میں دن یا رات میں اسکے سوا جو کچھ کہا جاوے وہ سب غلط ہے کسی ستارہ کے نکلنے سے نہ کوئی مرے نہ جیوے نہ
کسی کو رزق ملے نہ کسی کا رزق بند ہو نہ کوئی بلا آوے بے حکم خدا کے ایک ذرہ نہیں ہل سکتا سوا اسکے نہ کوئی
معبود ہے نہ کسیکا حکم و تصرف عالم میں جاری ہے امت اسلام کا حال پانی کا سا ہے معلوم نہیں کہ اگلا
پانی اچھا ہوگا یا پچھلا بڑی محبت والے وہ لوگ ہیں جو پیچھے آئے اور جان و مال صدقے کرکے اپنے پیغمبر کا دیکھنا
چاہتے ہیں ایک نہ ایک گروہ اس امت کا ہمیشہ کسی نہ کسی جگہہ ظاہر رہیگا قریب قیامت کے اکثر ملکوں کے حاکم
عیسائی لوگ ہوجاوینگے تمام ہوا مضمون احادیث وغیرہ کا ان حدیثوں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگرچہ حکومت
اسلام کی ضعیف ہوجاوے یا جاتی رہے لیکن بالکل مسلمان دنیا سے نہیں مٹینگے یہانتک کہ قیامت آجاوے
اور طول و عرض دولت عیسائیوں کا بہت ہوگا اور یہ لوگ سب پر غالب اور حاکم ہوجاوینگے چنانچہ مطابق
اسکے دیکھا سنا جاتا ہے پس فکر کرنا ان لوگوں کا جو اپنے علم مذہبی سے جاہل ہیں اس امر میں کہ حکومت نصاریٰ
مٹ جاوے اور یہ امن و امان جو آج حاصل ہے فساد کے پردہ میں جہاد کا نام لیکر اٹھا دیا جاوے سخت نادانی
و بیوقوفی کی بات ہے پہلا ان ناعاقبت اندیشوں کا چاہا ہوگا یا اس پیغمبر صادق کا فرمایا ہوا جسکا کہا ہوا
آج ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور اسکے خلاف نہیں ہوسکتا بہرحال جب خدا نے انسان کو دنیا
میں پیدا کیا اور دنیا کو پہلا دن واسطے بنی آدم کے ٹھیرایا اور دوسرا دن قیامت کا تبلایا اور اسکو
فانی اور اسکو باقی فرمایا تو اس پہلے دن کے مقدمہ میں اختلاف مذہب ظاہر ہوا حکماء ختا و ہند
و فارس و یونان کہتے ہیں کہ زمانہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور ہمیشہ رہیگا اور بعض کہتے ہیں کہ اگرچہ
ہمیشہ سے زمانہ چلا آیا ہے لیکن ہمیشہ نہ رہیگا مسلمان کہتے ہیں کہ زمانہ ہمیشہ سے نہیں ہے اور باقی بھی
نہ رہیگا غرض کہ اسباب میں یہی تین مذہب ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ اعتبار تاریخ کا وقت ولادت آدم سے
چاہیے تھا لیکن مورخین نے اعتبار تاریخ کا اترنے آدم سے دنیا میں کیا ہے اور درمیان آفرینش آدم اور
وقت نزول کے کتنا زمانہ گذرا اسکی بحث نہیں کی توریت میں اسیطرح ہے غرضکہ آدم بہشت سے دن جمعہ
کے دسویں محرم کو سراندیپ میں کوہ رہو پر اترے کوئی کہتا ہے کہ یہ جنت آسمان پر تھی کوئی کہتا ہے کہ زمین پر
تھی معلوم نہیں ٹھیک ثابت کیا ہے سنہ ۹۳ء میں ایک ہزار آٹھ سو پچاس سال پہلے طوفان نوح سے وفات آدم
علیہ السلام کی ہوئی اسوقت چالیس ہزار آدمی ان کی اولاد سے موجود تھے ان میں شیث و ادریس علیہما
السلام پیغمبر ہوئے جب ایک ہزار چھ سو چالیس برس آدم علیہ السلام کو گذرے نوح علیہ السلام پیدا ہوئے
جب انکی عمر چھ سو برس کی ہوئی طوفان آیا انکی قوم بت پرست تھی چھ مہینے دس رات طوفان رہا پارسی
و ختا و ہند و چین والے طوفان کا انکار کرتے ہیں مسلمان کہتے ہیں کہ تمام زمین پر طوفان پہونچا اور کچھ

نوح کو آدم ثانی کہتے ہین کہ سب آدمی جو دنیا مین ہین فی الحال وہ جو ہین نوح کی اولاد مین ہین جیسا کہ [illegible]
طوفان کے گذری ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے تین ہزار تین سو تئیس سال بعد آدم کے انکی ولادت ہوئی [illegible]
دنیا کے مذہب والے مانتے ہین ایک سو پچہتر برس کی عمر مین سن تین ہزار چار سو اٹھانوین مین نزول آدم کے
بعد انکا انتقال ہوا انکو آدم سوم کہتے ہین چہیاسی سال کی عمر مین اسمعیل اور سو برس کی عمر مین اسحاق پیدا ہوئے
یوسف پوتے اسحاق کے ہین موسیٰ چار سو پچیس برس کے بعد وفات ابراہیم سے پیدا ہوئے جب مصر سے بنی اسرائیل کو
لیکر نکلے اسی برس کے تہے ایک سو بیس برس کی عمر ہوئی اسوقت نزول آدم کو تین ہزار آٹھ سو آٹھ برس ہوئے
تہے پانسو انتیس برس بعد انکے اورشلیم کو بنایا گیا عیسے بن مریم علیہ السلام کی ولادت دن پنجشنبہ کو تیسری مارچ
چار برس نو ماہ نوروز پہلی تاریخ عیسوی سے تیسری اپریل روز جمعہ کو سن تینتیس عیسوی مین ہوئے نزدیک علما
نصاری کے انکو سولی دیگئی اور مسلمان کہتے ہین کہ نزول آدم سے پانچہزار چہہ سو نو برس بعد آسمان
پر اوٹھا لیے گئے اب سن عیسوی اٹھارہ سو تراسی شروع ہین جب کہ حضرت اسمعیل مکے مین رہے اسوقت سے
تا ہجرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دو ہزار سات سو ترانوے برس گذرے تہے شروع سال ہجرت مطابق سولہوین
جولائی سن چہہ سو بائیس عیسوی ہے وفات انکی بارہوین ربیع الاول سال یازدہم ہجری روز دوشنبہ
مطابق ہشتم جون سن چہہ سو بتیس عیسوی کے ہوئی مطابق قول یہود کے سال حال تک سنہ ۱۳۰۰ ہجری اور
سنہ ۱۸۸۳ع شروع ہین آدم کو سات ہزار سات سو چار برس ہوئے تیس برس تک بعد ہمارے پیغمبر کے شغل خلافہ
پیغمبر عمل در آمد رہا پہر بعد اسکے بادشاہی ہوگئی اور اگلی بات جاتی رہی چودہ بادشاہ بنی امیہ مین ہوئے
ایک سو بتیس ہجری مین ان کی سلطنت ختم ہوگئی انکے بعد سینتیس بادشاہ قوم عباسی کے ہوئے دن جمعہ ۱۲
ربیع الاول سنہ ایک سو بتیس سے ابتدا انکی ہوئی اور چہٹی صفر سنہ چہہ سو چہپن کو سلطنت انکی ختم ہوگئی
پانسو بیس برس دو ماہ تخمینا انہون نے بادشاہی کی ہندوستان مین دین اسلام کو ناصر الدین بادشاہ غزنین
سنہ ۱۲۰۱ع مین لائے انکے بعد سلطان محمود نے بارہ مرتبہ ہند پر چڑہائی کی یہ سلطان حکومت بغداد کیطرف سے
صوبہ تہے انکے وقت مین ملک ہند شہر قنوج تک فتح ہوا آخر آنا انکا ہند مین سنہ ۱۰۱۸ع مین تہا اس زمانے سے سنہ ۱۷۵۷
تک سلطنت مسلمانون کی رہی سنہ مذکور مین تسلط انگریزون کا مرشدآباد پر ہوا اور حکومت بڑہتی گئی سنہ ۱۲۹۴
مین ملکہ معظمہ انگلنڈ وقیصر ہند تخت نشین ہوئین کتاب سیر المتاخرین مین سنہ ۱۱۹۵ ہجری تک کا حال ہندوستان
کے صوبجات اور لڑائیون کا مفصل لکہا ہے اب یہ ملک تمام وکمال زیر حکومت برطانیہ ہے سب کام موافق
مرضی حکام ہوتے ہین ہر مذہب کی سلطنت مین یہی طریق چلا آیا ہے کچہ نئی بات نہین کتب تواریخ دیکہنے سے
معلوم ہوتا ہے کہ جو امن وآسایش وآزادگی اس حکومت انگریزی مین تمام خلق کو نصیب ہوئی ہے کسی

حکومت مین نہ تھی اور وجہ اسکی سوا اسکے اور کچھ نہین سمجھی گئی کہ گورنمنٹ نے آزادگی کامل ہر مذہب والی کو سلطنت
ہند دیا اور کچھ عطا فرمائی ہے جسکا اشتہار بڑی دھوم دھام سے دربار قیصری مین بمقام دہلی مجمع جملہ
روساء و معززین ہند مین رعایا برایا کو سنایا گیا بعد جلسہ مذکورہ وہ اشتہار بخط عربی و عبارت اردو طبع ہوکر
مشتہر آفاق ہوا جسکا عنوان بلفظ جلسہ قیصریہ خیمہ گاہ دہلی اول جنوری ۱۸۷۷ء ہے اس اشتہار مین یہ عبارت
مندرج ہے کہ ان دنون بسبب حمایت احکام ملکہ معظمہ جس مین کسی ملت و مذہب کا فرق نہین ہے جناب ممدوحہ
کی ہر ایک رعیت امن و امان کے ساتھ اپنی گذران کر سکتی ہے ہر فریق کو عدم تعصب سرکار موصوفہ کی سبب
اس بات کی اجازت ہے کہ بلا تعرض اپنے اپنے مذہب کی رسومات کو ادا کرین جو دست اقتدار قوت قیصرانہ
دراز کیا جاتا ہے وہ ستانے اور دبانے کے لیے نہین بلکہ حمایت اور ہدایت کے لیے ہے ۔ اور آخر فقرہ اشتہار
مذکور کا بعد مخاطبت عہدہ داران سرکار انگریزی و اہل قلم و اہل سیف و لشکر ہند و روساء و امراء و
ملکی رعایا کے یہ ہے کہ ہر ایک اعلی و ادنے اس بات کا یقین کرے کہ ہماری تحت حکومت مین آزادگی و عدل
و انصاف اصل اصول انکے واسطے ٹھیرایا گیا اور یہ کہ مابدولت کی سلطنت مین انکی خوشی کی افزایش اور انکی
سرسبزی کی ترقی اور انکی بہبودی کی زیادتی مدام مدنظر ہے مین یقین کرتا ہون کہ آپ لوگ ان الفاظ
مرحمت آمیز کی بڑی قدر کرینگے مطبع دفتر پرایویٹ سکرٹری خیمہ گاہ دہلی ۱۸۷۷ء انتہا بلفظہ حق کہتا ہون
کہ فی الواقع یہ الفاظ اشتہار جو طرف سے ملکہ معظمہ انگلنڈ و قیصر ہند کی زبان لارڈ لٹن صاحب بہادر گورنر جنرل
و وایسراے کشور ہند سے جلسہ دربار مذکور مین املاً اور بذریعہ اشاعت اشتہار مطبوع ثانیاً بابت عدم تعصب مذہب
و عموم آزادگی سنے دیکھے گئے ہین لائق بڑی قدر و منزلت کے ہین اور رعایاے ہند کے لیے عموماً اور روساء
و امراء کے واسطے خصوصاً مثل عہدنامجات ریاست کے ایک بڑی سند ہین اور جو حاکم و رعیت خلاف اسکے
عمل درآمد کرے اور بلا وجہ براہ تعصب کسی امیر فقیر کو ستایا چاہے اسپر حجت قاطع ہین اور واسطے برات
ان لوگون کے جو براہ دشمنی تہمت مذہبی کسی تقصیر قائم کرکے اسکو نقصان پہونچایا چاہتے ہین اور وہ اس
کام مین مشغول نہین بلکہ اس سے ناآگاہ و غافل ہے ایک دستاویز قوی ہے ۔

فصل اول

اس فصل مین ترجمہ کتاب ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل کا ہے یہ کتاب ۱۲۹۱ھ مین تالیف ہو چکی تھی جس کو
اب سال دوم ہے بعد ۱۲۹۲ ہجری مین طبع ہوئی اس کتاب مین جوابات سوالات نماز و روزہ وغیرہ مین
منجملہ اسکے ایک یہ سوال کسی شخص کا اور جواب میرا ہے جسکا ترجمہ اس جگہ لکھا جاتا ہے وجہ اس ترجمہ لکھنے کی
یہ ہے کہ مین بیس سال کامل سے متوسل و متوطن ریاست بھوپال کا ہون اور ہمیشہ معزز و مکرم رہا

کبھی تہمت اس ریاست یا اسکے متوسلین کے نہیں رہا لیکن اگر [illegible]
کو یہ غلط کہا ہو کہ ان میں کوئی وہابی ہے جبسے مقدمہ تذکیہ بیگم صاحبہ جاری کیا جبکہ [illegible]
تو بعض بد دولتوں نے کہ حالانکہ شیعہ مذہب نے جو ظاہر میں سنی بنے ہیں انکے [illegible] فتنہ انگیز [illegible]
خلاف ہے مگر یہ تہمت نسبت ریاست اور نسبت میرے لگائی اور جو کام تک پہنچائی کا اسلئے [illegible]
تہمت سے چند سال پیشتر جسکا مفہوم یہی اس مضمون کا کسی دشمن ریاست کے خیال میں [illegible]
بابت مذہب وہابیہ اپنی کتاب میں لکھا ہے اسکو اسجگہ نقل کرتی ہوں اور [illegible] کو اسکو کہ تک پہنچا دوں
سوال عبد الوہاب نجدی جسکی طرف وہابیہ منسوب ہیں کون شخص تھا اسکے عقائد مذہب اہل سنت
و جماعت کے موافق تھے یا نہیں جواب جن لوگوں نے فرقہ وہابیہ کو عبد الوہاب کیطرف منسوب کیا
ہے یہ اُن سے غلطی ہوئی اسلئے کہ جس نے دعوت اپنے مذہب حنبلی کیطرف خاص اپنے ملک میں کی تھی
وہ انکا بیٹا محمد نام تھا نہ خود عبد الوہاب مذکور اسکی طرف نسبت وہابیہ صحیح نہیں اور عبد الوہاب نے خود
نے کوئی مذہب یا مشرب جدید نہیں نکالا وہ اور انکا بیٹا دونوں حنبلی مذہب تھے اور ہندوستان کے
مسلمان یا تو حنفی مذہب ہیں یا عامل بالحدیث یا شیعہ یہاں قدیم سے اب تک کوئی حنبلی مذہب پیدا نہیں
ہوا ان محمد کی ولادت ۱۱۱۵ھ ہجری میں عیینہ میں جو ایک مقام ہے بلاد نجد سے ہوئی اور سنہ [illegible] ہجری
میں انکا خروج حدود حجاز اور یمن میں ہوا اور سنہ ۱۲۰۶ میں انہوں نے وفات پائی اور اصل مذہب انکا
حنبلی تھا اس مذہب کے لوگ حجاز و یمن وغیرہ میں سنا گیا ہے کہ بہت ہیں اور ہند میں ایک بھی نہیں اور
اصل اسلام میں اتباع قرآن و حدیث کا ہے نہ اتباع کسی عالم خاص کا اور نیا مذہب نکالنے کی نسبت
انکی طرف بظاہر غلط محض ہے اسلئے کہ وہ مذہب حنبلی پر پہلے سے آخر تک رہے اور کسی مسلمان کو جو قرآن
و حدیث کا تابع ہو اسکو انکا تابع اور انکے مذہب کا جاری کرنے والا جاننا محض نادانی ہے اور بڑا
ظلم ہے اور نہایت جھوٹ ہے مسلمان غرض اطاعت خدا و رسول کی سب چیزوں اور سب باتوں پر مقدم
جانتا ہے اور بڑے بڑے لوگوں کی بات بھی خدا و رسول کے مقابلہ میں پسند نہیں کرتا محمد بن عبد الوہاب
کی بات کا کیا ذکر ہے اور وہ کس قطار شمار میں ہے لاکھوں عالم اسلام میں گذرے ہیں لیکن کوئی ادنےٰ
مسلمان بھی سچی باتوں کو انکے طریقہ میں منحصر نہیں جانتا اور انکے پیچھے چلنا واجب نہیں
سمجھتا خلاصہ حال ہندوستان کے مسلمانوں کا یہ ہے کہ جب سے یہاں اسلام آیا ہے چونکہ اکثر لوگ
بادشاہوں کے طریقہ اور مذہب کو پسند کرتے ہیں اسوقت سے آج تک یہ لوگ حنفی مذہب پر قائم رہے
اور ہیں اور اسی مذہب کے عالم اور فاضل قاضی اور مفتی اور حاکم ہوتے رہے یہانتک کہ ایک جم غفیر نے

ملکر فتاوی ہندیہ یعنے فتاوی عالمگیری جمع کیا اور شیخ عبدالرحیم دہلوی والد بزرگوار شاہ ولی اللہ
مرحوم کے بھی شریک تھے بعد اسکے شاہ ولی اللہ محدث جو بڑے عالم حنفیون مین اور بڑے متبع کتاب وسنت
تھے انہون نے بہت مسائل دین کی چھان بین کی اور ضعیف اور بودی باتون کو قوی اور صحیح باتون
سے علاحدہ کیا اور سیدھا طریقہ اور روییہ برا انکے پوتے محمد اسمعیل دہلوی گذرے کہ انہون نے بہت سی شرک و بدعت
کی باتون کو جو امن خلائق اور رفاہ عوام مین خلل انداز ہوتی مین اور دین دنیا مین باعث فتنہ وفساد
ہوا کرتی ہین دور کیا اور سچی شریعت کو بیان کیا اور بہت سی بری رسمین جن سے مسلمانون کی دین
و دنیا کی خرابی ہوتی ہے مثل تعزیہ پرستی اور ناچ رنگ اور چوری چکاری اور خیانت اور بغاوت و
غیرہ انکو اکثر اہل ہندسے رفع دفع کیا اور سچی سچی حدیثون پر اور عمدہ عمدہ باتون پر پیغمبر کے لوگون کو بلا یا جنسے
کہ بہت سے مدارس و مساجد انکی سعی و کوشش سے آباد ہوئے اور بہت سے بھنگیر خانے اور بدکار خانے اور قمار خانے
خالی اور چکلے ویران ہو گئے جسکے سبب سے ملک سرکار برٹش مین اندیشہ فساد رہتا تھا اور جسکے سبب سے امن و امان
کا نور ہندوستان مین چمکنے لگا انہون نے اپنی کسی کتاب مین مسئلہ جہاد کا نہین لکھا ہے چہ جائیکہ ذکر جہاد
با سرکار عالیہ انگریزی بلکہ سرکار نے انکی نسبت معاملہ قدرشناسی کا اسوقت مین فرمایا چنانچہ تحریر
سید احمد خان نیچری سے بھی ثابت ہے اگرچہ بہت سے مفسدین جنکا شعار فسق و فجور تھا انکے مقابلہ میں
بہت کوششین کین مگر حکام انگریزی نے اسکی سماعت نہین کی اور نہ کبھی ان سے تعرض کیا غرض
کہ خاندان محمد بن عبدالوہاب کا حنبلی مذہب تھا اور محمد اسمعیل ہندی نژاد کو ان سے کسیطرح کا
علاقہ شاگردی یا مریدی کا نہ تھا نہ کوئی وجہ تعارف اور جان پہچان کی آپس مین پائے گئی پھر یہان کے
لوگون کو عالم ہون یا جاہل محمد بن عبدالوہاب سے منسوب کرنا اسکی وجہ کسیطرح کسی عاقل کی سمجھ مین نہین
آتی اور بجز بے وقوفی اور دشمنی عوام کے اور کچھ بات سمجھ نہین جاتی حالانکہ نجدیون اور ہندیون مین
اس زمانہ سے آجتک کوئی ربط و ضبط اور کسیطرح کا علاقہ اور میل جول نہین اور ہزارون کوس اور
سیکڑون منزلون کا فاصلہ ہے اور دریای شور بیچ مین حائل ہے اور دنیا اور دین کے برتاؤ مین جو امور یہان
مروج ہین وہان انکا نام نہین اور جو باتین وہان رائج ہین یہان انکا نشان نہین غرضکہ یہان
کے چال ڈھال اور ڈھنگ کو وہان کے چال چلن سے کسیطرح کچھ نسبت ہی نہین علاوہ اسکے کبھی یہان کے
کسی گروہ نے اس بات کا دعوی نہین کیا نہ زبان سے نہ قلم سے کہ سچا دین اور خالص اسلام اہل نجد کے
طریقہ والون ہی مین منحصر ہے اور باقی سب مسلمان یون ہی ہین اس بات کو ہر عاقل بخوبی دریافت
کر سکتا ہے آج علماء دہلی وغیرہ کی ہزارون کتابین چھوٹی بڑی عربی فارسی اردو موجود ہین کسی

مین یہ بات کوئی پڑھا لکھا دیکھا تو دیدے [illegible] حدیث پر چلنے [illegible]
مین فساد کے کامون سے روکا گیا ہے دکھنی خاص کی بات اور [illegible] مین سکے [illegible]
و فاضل برابر ہین خواہ نجد کے ہون یا ہند کے یا دکن کے یا سندھ کے نہ ہم اپنے دین مین محمد بن عبد الوہاب
کے تابع ہین نہ محمد اسمعیل کے مطیع قرآن و حدیث ہماری پیش نظر ہے اور جو معاملہ انکا عالم سے ہے وہی
ساری جہان کے عالمون سے ہے نہ یہ کہ ایک کیطرف اپنے تئین منسوب کرنا اور اُنکی طرفداری مین لڑنا
جھگڑنا شور و فساد برپا کرنا یہ شیوہ اسلام سے بعید ہے اور بڑا تماشا یہ ہے کہ ہندوستان کے نادان مسلمانون
نے ہر جگہہ وہابی کے ایک نئے معنے تراشے ہین میان دوآب مین وہابی وہ ہے جو قبرون پر چڑھنے اور تعزیہ
رکھنے اور ولیون سے مدد چاہنے اور مولود کی مجلسون سے منع کرے اور یا رسول اللہ اور یا علی کہنے
سے باز رکھے اور حیدرآباد دکن مین وہابی وہ ہے کہ سندھی نہ پہنے اور پاجامہ ٹخنون سے اونچا رکھے
اور داڑھی نہ منڈاوے اور نماز و روزہ ادا کرتا رہے اور بمبئی مین وہابی وہ ہے کہ شیخ عبد القادر
جیلانی جنکا مذہب حنبلی ہے اور ایک عالم دیندار تھے انکو ساری جہان کا مالک نہ جانے اور محفل
مولود کو بدعت اور نئی تراش مسلمانون کی بتاوے اور یورپیون کے نزدیک مشرق کے ہندوستانی
شہرون مین وہابی وہ ہے جو ان چار مذہبون مین سے کسی مذہب خاص کا مقلد و معتقد نہ ہو بلکہ سچے
اور اچھے طریقہ پر پیغمبر کے چلتا ہو اور ان نئی باتون سے جو پیغمبر کے بعد لوگون نے اپنی عقل سے
تراش لین دور رہتا ہو اور بعضے لوگون کے نزدیک وہابی وہ ہے جس مین یہ سب باتین موجود ہون
اور اکثر ہند مین وہابیہ بدعتیون کے مقابل مین بولا جاتا ہے اور بدعتی وہ لوگ ہین جو ان مذہبون [illegible]
ہین جو بعد پیغمبر برحق کے نکلے ہین اور پیغمبر کی حدیث اور عادت پر چلنا جائز اور روا نہین رکھتے اور
فقیرون اور درویشون کو حد سے بڑھکر تعظیمین اور سجدے اور نذرین نیازین کیا کرتے ہین اور قبرون
پر چلے اور دونے اور مٹھائیان اور گنڈے اور کنٹھیان چڑھاتے ہین اور انکی روحون کو جہان کا مالک
اور حاکم اور قابض اور متصرف جانتے ہین اور غیب کی چھپی چیزون سے خواہ چھوٹی ہون یا بڑی ہون [illegible]
ذرہ اور قطرہ قطرہ کا واقف اور خبردار سمجھتے ہین اور طرح طرح کے شرک و بدعت کی باتین اور [illegible]
بے کار اور خراب رسمین ناچ رنگ وغیرہ ان مین پھیل رہے ہین اور بڑا مکر اور جھوٹ انکا یہ ہے کہ
حکام انگلشیہ کو فی الحال فرمانروائے ملک ہندوستان ہین انکے دلون مین یہ وسوسہ [illegible]
ہے کہ یہ لوگ تمہارے دشمن ہین اور تمہاری ہانڈی اُلٹے اور سلطنت بگاڑنے [illegible]
رفاہ عوام کے کھونے کا اندیشہ اور فکر رکھتے ہین حالانکہ [illegible]

بھی ایسی باتون کی تصدیق کوئی عاقل اور دانا نہین کر سکتا اور یہ قول انکا کبھی پایہ صدق کو نہین پہونچ سکتا
اسلیے کہ اس صورت مین ہندوستان انکے نزدیک دار الحرب ہوگا نہ دار الاسلام اور دار الحرب مین رہکر اور
غیر مذہب والون کے ملک مین باامن وامان بسکر کسی مسلمان کے نزدیک ارادہ اور قصد جہاد کا کرنا روا
نہین چنانچہ غدر مین جو چند لوگ نادان عوام الناس فتنہ و فساد پر آمادہ ہوکر جہاد کا جھوٹ موٹ نام لینے
لگے اور عورتون اور بچون کو ظلم و تعدی سے مار نے لگے اور لوٹ مار پر ہاتھ دراز کیا اور اموال رعایا اور
برایا پر ناحق قابض و متصرف ہوئے اونہون نے خطائی فاحش کی اور قصور ظاہر آسیلئے کہ قرآن وحدیث
کے موافق کہین شرطین جہاد کی موجود نہ تہین صرف سودای خام اور خیالی پلاؤ حکومت رانی اور ملک
ستانی کے انکے دلون مین اور مغزون مین سمائی ہوئے تہے ہم نہین جانتے کہ ان مین سے کسی
جماعت اور لشکر مین خلوص نیت اور پاکی طینت اور انصاف واجبی اور تبعیت مذہب اسلام
ہو اسمین غلطی ہی انکے حال سے خوب واقف ہی حاصل یہ کہ ہندوستان مین جنکا نام انکے دشمنون نے
وہابی رکہا ہے ان مین ہمارے نزدیک اور نزدیک اہل تجربہ کے ہرگز کوئی وہابی نہین اور قرآن و حدیث
پر چلنے والون اور نماز و روزہ اور امور مذہبی حسب شریعت اسلام کے بجا لانے والون کو وہابی کہنا
ایک بڑا ظلم اور دہینگا مشتی ہے اور قرآن وحدیث پر چلنا مستلزم اس امر کا نہین کہ حاکم وقت سے بغاوت
کرے یا امن خلائق مین خلل ڈالے یا رفاہ عوام کا رستہ بند کرے بلکہ سارا قرآن اور تمام حدیثین
ان امور سے مانع اور باز رکہنے والے ہین باقی رہا یہ امر کہ نفس جہاد غیر مسلمانون سے اور فضیلت
اسکی مسلمانون کی   شریعت مین ثابت ہے اسمین بدعتی اور سنی اور شیعہ اور رافضی
اور خارجی اور ہندی اور سندی اور نجدی سب برابر ہین اور اسکے وقوع کے بصورت وجود شرائط
اور وجود اسباب سب مسلمان قائل ہین کوئی ادنی مسلمان بہی اسکا انکار نہین کر سکتا لیکن شریعت
مین کسی حکم کا ہونا اسکے وقوع کا مستلزم نہین نہ عقل کی رو سے نہ شرع کی جہت سے اور یہ امر بہی بخوبی
ظاہر ہے اور تاریخ دانون پر خوب روشن ہے کہ کوئی شخص آجتک نجد سے عالم فاضل کی صورت مین وارد
ہند مین داخل نہین ہوا کہ لوگ اسکے شاگرد ہوئے ہون اور اسکی دعوت تمام ہند کے شہرون مین اور قریون
مین پہیل گئی ہو یا اس نے یہان کسیطرح کی حکومت اور سلطنت حاصل کی ہو کہ لوگ اسکے طریقہ اور چال
پر ہو جاوین اور اسکا گیت گاوین نہ کوئی سلسلہ شاگردی اور پیری مریدی کا اہل ہند اور اہل نجد مین
باہمی ایسا جاری ہے جسکی رو سے انکو اہل نجد کے طریقہ اور روتیہ پر کہہ سکین نہ کوئی تعلق یہان کے لوگون
کو نجد یا نجدیان یا روابط کے ان لوگون سے حاصل ہے جیسا فی الحال انگلستان یا جرمن یا

[illegible] سمجھا حاصل ہے کہ ... [illegible]

دنیا کمال نادانی اور نہایت بیوقوفی اور صریح غلطی ہے اور ... [illegible]

نزدیک حاکم ... کے بدنام کرکے اپنی دشمنی اس پردہ میں نکالنا بہت ناانصافی ہے ... [illegible]

کہ عرب نجد تجارت کے لیے بندر بمبئی تک آتے جاتے ہیں اور اپنا پیشہ کرتے ہیں اور حکام کو ... [illegible]

نہیں اسلیے کہ سرکار عالیہ برٹش کو محبت معتقدان و باغیان سے ... حدیث عبداللہ بن عمرو

مرفوعاً آیا ہے کہ متفرق ہوئے بنی اسرائیل یعنی یہود بہتر فرقہ پر اور متفرق ہوگی امت میری تہتر فرقوں

پر سب فرقے آگ میں ڈالے جاوینگے مگر ایک طائفہ کے لوگ صحابہ نے پوچھا وہ کون طریقہ کے لوگ ہیں فرما

وہ طریقہ جس پر میں ہوں اور میرے ساتھی رواہ الترمذی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ بہتر فرقے تو اس

امت کے دوزخ میں جاوینگے اور ایک بہشت میں داخل ہوگا اور اس فرقہ کا نام جماعت ہوا اور نزدیک ہے

کہ نکلیں گے میری امت میں چند قومیں گھس جاویگی ان میں بدعتیں جس طرح گھس جاتی ہے بیماری کتے

کاٹے ہوئے کو نہ بچیگی اس سے کوئی رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر یہ بیماری اس میں گھس جاوے گی رواہ احمد

و ابوداود عن معاویۃ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ قرآن و حدیث پر عامل ہیں انکا نام اہل سنت

و جماعت ہے نہ وہابی اور ہندوستان کے اکثر مسلمان مذہب سنی رکھتے ہیں مذہب حنبلی اور علماء اسلام

نے حیاتی تعداد تہتر فرقوں اس امت اسلام کی لکھی ہے اور نام بنام انکو گنا ہے ان میں کہیں کسی

جگہ کسی فرقہ کا نام وہابیہ نہیں بتلایا اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو دین قدیم اسلام میں کوئی نئی راہ

و طریقہ یا جدید مذہب و فساد کی بات نکالی اسکا نام بدعتی اور وہابی ہے اور وہ دوزخیوں میں ہے ... [illegible]

کوئی سچا مسلمان کسی نئے طریقے نکالے ہوئے پر عمل کر سکتا ہے اور وہ کب کسی لقب جدید کو اپنے لیے پسند

کریگا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

فصل دوم

ترجمہ عبارت کتاب ... العوائد من عجائب الاخبار وجواہر الفوائد اس میں احادیث ... [illegible]

مجموعہ مذکور میں یہ حاصل مضمون اسکے صفحہ ۳۳ کا ہے کہ ... روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول

خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایمان لاوے اللہ پر اور اسکے رسول پر اور قائم رکھے نماز کو اور ادا کرتا

رہے روزے رمضان کے اللہ پر فضل و احسان کی راہ سے اسکا یہ حق ہو کہ داخل کرے اسے جنت میں خواہ

وہ جہاد کرے اسکی راہ میں خواہ بیٹھا رہے اپنی ملک میں جہاں پیدا ہوا ... [illegible]

مانگو تو جنت الفردوس مانگو کہ وہ سب جنتوں کے بیچ میں ہے اور سب سے اونچی ... [illegible]

اور ایسی ہی بہتیری ہین بہشت کی بشارت کی بیچ بخاری شریف کے حدیث سے بخوبی ثابت ہوا کہ جہاد مخالفون کے
مسلمانون پر فرض کفایہ ہے یعنی ایک جانب کے لوگ اگر اسکو بجا لاوین تو دوسرے ملک کے لوگون پر فرض نہین آ رہ پھر فرد
بشر پر جو مسلمانون سے فرض نہین کہ جو اسکو نہ بجا لاوے اسکے اسلام مین نقصان ہو اور جنت مین داخل
ہونیکو فقط اسلام اور ایمان کافی ہے اگرچہ اپنے وطن مین ساری عمر بیٹھا رہے اور جہاد نکرے اور
یہی قول ہے جمہور یعنی سب عالمون کا باقی رہے مناقب جہاد کے اور اسکی فضیلتین قرآن اور کتب
حدیثون مین بہری ہوئی ہین اور انکے ترجمہ ساری جہان مین پہیلے ہوئے اور ہر چھوٹا بڑا عورت و مرد گاؤن
گاؤن اور شہر شہر مین فارسی اور اردو اور عربی مین پڑہتا ہے بلکہ کوئی گاؤن اور شہر شاید اس سے خالی
نہین مگر اسپر ثواب کا ملنا اور اجر کا حاصل ہونا جب ہی ہے کہ اسکی شرطین جو شریعت مین مقرر ہین وہ
سب پائی جاوین اور اسباب و احکام اس کے موجود ہوون اور آجکل عام مسلمان جنکو علم و فہم سے
بہرہ بلکہ اکثر ارباب دول و حکومت جنہین اسلام کی خوبیون سے اور ایمان کی باتون سے بالکل واقفیت
نہین جسکو جہاد سمجھ رہے ہین وہ حقیقت مین فتنہ کے سوا اور کچھ نہین اور کوئی اہل علم اور ارباب عقل
سے اسکا قائل اور معترف نہین چنانچہ ایام غدر مین جو ملک ہندوستان مین بعضے راجہ بابو اور بہت سے
نام کے نواب و امرا بنام نہاد جہاد ہندوستان کے امن و امان مین خلل انداز ہوئے اور انہون نے
لڑائی بھڑائی کا بازار گرم کیا اور یہان تک کہ انکے فساد و عناد کی نوبت پہونچی کہ عورتون اور بچون کو
جو کسی شریعت مین واجب القتل نہین ہین بے تامل چیر پھاڑ کر پہینکدیا افسوس صد افسوس حالانکہ
اسلام مین تمام اہل اسلام کے نزدیک یہ کام خلاف شرع محمدی ہے اور کسی فرقہ اسلامیہ مین ہرگز جائز
اور روا نہین اور جو آجکل ایسا فتنہ برپا کرے وہ بہی ویسا ہی فتنہ پرواز اور از انجام تا آغاز
اسلام مین وہابی کہلاوے الا اسلیے کہ علما اسلام کا اسی مسئلہ مین اختلاف ہے کہ ملک ہند مین جب سے
حکام والا مقام انگریز فرمان روا ہین اسوقت سے یہ ملک دار الحرب ہے یا دار الاسلام حنفیہ جن سے
یہ ملک بالکل بہرا ہوا ہے انکے عالمون اور مجتہدون کا تو یہی فتوی ہے کہ یہ دار الاسلام ہے اور
جب یہ ملک دار الاسلام ہوا تو پھر یہان جہاد کرنا کیا معنے بلکہ عزم جہاد ایسی جگہہ ایک گناہ ہے
بڑے گناہون سے اور جن لوگون کے نزدیک یہ دار الحرب ہے جیسے بعض علما دہلی وغیرہ انکو
نزدیک بہی اس ملک مین سکہ اور رعایا ن کو حکام کی رعایا اور با امن و امان مین داخل ہو کر کسی سے جہاد
کرنا ہرگز روا نہین جب تک کہ یہانسے ہجرت کرکے کسی دوسرے ملک اسلام مین جا کر مقیم نہو غرض یہ
کہ دار الحرب مین رہکر جہاد کرنا اگلے پچھلے مسلمانون مین سے کسیکے نزدیک ہرگز جائز نہیں علاوہ

اسکے جہاد میں بھی شرط ہے کہ امام عادل عالم [illegible] کے
کی جاوے کہ جس میں شرائط امامت بخوبی موجود ہوں اور [illegible]
اسکی امامت کو پسند فرماویں اور جسکو یہ صلوٰۃ جمعہ [illegible]
اور اس لڑائی بھڑائی میں لڑکوں اور بچوں اور عورتوں اور بوڑھوں اور ضعیفوں کو قتل [illegible]
پھر دوسرا شخص دعویٰ امامت کرے تو باغی اور مفسد قرار دیا جاوے اور واجب القتل [illegible]
غدر میں بکلی مفقود اور غیر موجود تھیں بلکہ ہر ایک شخص میں جسکا جی چاہا اور اسکو [illegible]
نے گھیرا وہی سرکار سے باغی ہوکر لڑنے کو کھڑا ہوگیا اور اس لڑائی کو جہاد ٹھیرایا حالانکہ وہ جہاد نہ تھا
سراسر فتنہ تھا غرض شریعیہ اسلام کی بنا پر مسلمانان ہند کو ایسی حالت موجودہ پر کہ امن وامان خلائق
درفاہ عوام بخوبی قائم ہے اور ہر ایک کو اپنے امور مذہبی کے اجرا کے لیئے بموجب اشتہار گورنمنٹ مجریہ
دربار قیصری دہلی کسیطرح کی مزاحمت اور مخالفت سرکار انگلشیہ سے مطلقاً نہیں جہاد خیال کرنا خبط
ہے اور جو شخص بونگیوں کیطرح بے فائدہ مار پیٹ کا اور لوٹ مار کا بازار گرم کرے اور اسکو جہاد کہے وہ
بالکل شریعت کی خلاف عامل ہے اور مفت ناحق جان ومال لوگوں کا ضائع کرتا ہے اور عزت وآبرو
گنواتا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ کسی عمل پر ثواب نہیں ملتا جبتک وہ خالص خدا کے واسطے اور موافق شرع
شریف کے نہ ہو اور جب تک شریعت کے موافق نہ ہو اور خاص اللہ کے لیے نہ ہو تب تک دونوں جہان
کا زیان اور جان ومال کا نقصان تصور کیا جاتا ہے ہم کو بڑا تعجب آتا ہے ان لوگوں پر جنہوں
نے غدر میں بغیر وجود شرائط کے اور بغیر وجود امام کے اور بغیر اتباع شرع کے باوجود قتل کرنے لڑکوں
اور عورتوں کے جو محض بے گناہ اور معصوم تھے کیونکر فتویٰ دیدیا کہ یہ ٹھیر بونگ جاہلوں کا اور بہتیرے
مفسدوں کا اور جمگھٹا بیوقوفوں کا جہاد ہے اور معلوم نہیں ہوتا کہ اونہوں نے یہ فتویٰ کس قرآن
سے نکالا اور کونسی حدیث سے ثابت کیا اسپر طرہ یہ ہے کہ اکثر حاکم اسوقت میں راجہ بابو [illegible] کے
ہندو تھے کہ انکی امامت مسلمانوں کے کسی فرقے کے نزدیک جائز نہیں اور اکثر لوگ جنہوں نے اسوقت
غدر میں حکام انگلشیہ سے مقابلہ کیا ہندو مذہب تھے کہ شراکت انکی جہاد میں اور مدد لینا ان سے
ہرگز جائز نہیں یہ بات صاف حدیث میں آئی ہے پس اگر ہم اسکو مان بھی لیں کہ بسبب اسلام کا نام
لیتے تھے تو بھی جبتک دار الحرب سے باہر جاکر کسی دار الاسلام کو اپنا وطن اور مسکن نہ ٹھیراویں اور کسی
امام کو جو شرائط امامت اپنی ذات میں رکھتا ہو اپنا امام اور حاکم مقرر نہ کریں تب تک جہاد کا نام
محض خبط ہے اور ایسا امام جو اسلام کے کل شرائط رکھتا ہو اسوقت [illegible]

یہانتک کہ جو لوگ اہل اسلام میں اسوقت فرمان بردار اور حکمران ہین ان مین سے ایک بھی امامت کی صفتون سے موصوف نہین اور سلطنت اور حکومت کی شرطون اور آداب اور احکام سے معروف نہین پھر باغیان غدر اور مفسدان فتنہ پرداز کا کیا ذکر یہانتک کہ اکثر علمائے اسلام نے تیمور لنگ اور اکبر اور دیگر شاہانِ اسلام کو جو محض ملک گیری اور سلطنت کے طمع سے لڑائیان لڑین ہین اور امن و امان ملک مین فساد ڈالا انکی لڑائی کا نام جہاد نہین رکھا چنانچہ امام شوکانی نے بدر طالع مین جہان ترجمہ تیمور کا لکھا ہے وہان یہ لکھا ہے کہ ایک بار تیمور نے اپنی مجلس کے عالمون سے پوچھا کہ ہماری لڑائیون مین جو لوگ قتل ہوئے اور مارے گئے ان مین سے کون جنت مین جاویگا ہماری طرف کا یا ہمارے دشمنون کیطرف کا تو ایک عالم نے جواب دیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی حمیت کے لیے لڑتا ہے اور کوئی اظہار شجاعت کے لیے اور کوئی اس نیت سے کہ لوگ اوسکی کارگزاری دیکھین ان مین سے جنتی وہی ہین جو خاص اسلیئے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو غرض اصل مقصود جہاد سے یہی ہے کہ اللہ کی بات بلند ہو اور ملک مین امن وامان قائم ہوجاوے اور نام آوری اور شہرت اور ملک گیری اور نیک نامی ہرگز مقصود نہو پس ایسی لڑائیان جن سے صرف حکومت اور جہانگیری اور سلطنت مقصود ہو جہاد شرعی سے ہزارون کوس دور ہین اور ایسی لڑائیون والا ہرگز اپنے تئین مجاہد نہین قرار دے سکتا ہے اسلیئے ابن عرب شاہ نے عجائب المقدور مین اور سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین تیمور کی مذمت کی ہے اور اسکو برا لکھا ہے کہ اسنے اپنی لڑائیون کا نام جہاد رکھا تھا حالانکہ علماء اسلام متفق ہین کہ احکام شریعت حقیقت سے تعلق رکھتے ہین نہ فقط نام سے اور کسی شئے کا نام بدل دینے سے اسکی حقیقت نہین بدلجاتی مثلا سود کا نام منافع رکھنے سے سود حلال نہین ہوجاتا چنانچہ امام شوکانی نے فتح ربانی مین یہی مضمون عربی مین لکھا ہے اور کتاب تنبیہ الامثال مین صاف لکھا ہے کہ یہ لڑائیان بادشاہون کی جو ملک و مال کے لیے ہین ہرگز جہاد نہین چنانچہ خلاصہ انکی تحریر کا یہ ہے کہ یہ بادشاہ جو رعایا کے مال شریعت کے خلاف لیا کرتے ہین خواہ وہ رعیت کے لوگ رضی ہون یا ناراض ہون اور اپنی لڑائیون مین خرچ کرتے ہین اس سے رعیت کا نفع خاک نہین ہوتا بلکہ سراسر نقصان اور زیان کا سبب ہوتا ہے جیسے بعض بادشاہون مین لڑائیان واقع ہوتی ہین اور ہر شخص چاہتا ہے کہ سلطنت میری ہو یہ ہرگز جہاد شرعی نہین بلکہ جہالت اور نادانی اور حماقت کی لڑائیون مین داخل ہے اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ انکے لشکری اور سپاہی رعایا کے ضعیفون اور عاجزون کو قتل کر ڈالتے ہین اور انکا مال و منال

چھین جھپٹ کر لیتے اور انکو بے عزت اور بے حرمت کر دیتے ہیں پس پڑھا علم سے تمام ہوا مضمون کاپی
کی تحریر کا اس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ جو لڑائیاں غدر میں واقع ہوئیں وہ اگر جہاد شرعی نہیں اور کیونکر
وہ جہاد شرعی ہو سکتا ہے کہ جو امن و امان خلائق کا اور رحمت و رفاہ مخلوق کا حکومت حکام انگلشیہ سے
زمین ہند میں قائم تھا اس میں بڑا خلل واقع ہو گیا یہاں تک بوجہ بے اعتباری رعایا نوکری کا ملنا محال
ہو گیا اور جان و مال و آبرو کا بچانا وہم و خیال ہو گیا امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں حکام کے عدل
کا بیان کیا ہے وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر شریعت اسلام کے موافق عدل نہ ہو سکے تو حکام فرنگ کی
طرح تو امن و امان رعایا اور اصلاح و درستی رایا کا لحاظ کیا جاوے غرض انکی گواہی سے بخوبی معلوم
ہوا کہ درستی ملک اور صفائی راہ اور رفاہ عوام اور امن خلائق اور امان مخلوق اور راحت رسانی
رعیت اور آرام دہی بریت میں حکام فرنگ کا مثل اور نظیر اسوقت میں بلکہ اکثر اوقات میں ہرگز نہیں
اگرچہ ہر وقت کے ملا اور مفتی خوشامد کی راہ سے باتیں بناتے ہیں اور ہر کسی کو اچھا بتاتے ہیں مگر میری
نظر میں جو راجح اور صحیح معلوم ہوا وہ لکھدیا قبول و ہدایت اللہ کے ہاتھ ہے ۔

فصل سوم

دوسرے مقام میں اسی کتاب کے صفحہ ۳۰۶ میں یہ مضمون ہے کہ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے جب ملک یمن اور شام کے لیئے دعاء برکت کی لوگوں نے عرض کیا کہ ہمارے نجد کے لیئے بھی برکت
کی دعا فرمایے ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ جب ان لوگوں نے تین بار عرض کیا تو آپ
نے فرمایا کہ وہاں سے بکھیڑے اور فتنے نکلینگے اور وہیں سے شیطان کا سینگ نکلیگا روایت کی یہہ
بخاری نے قبروں کے پوجنے والے اور پیروں کے پوجا کرنے والے ہندوستان میں ایک خدا کی
ماننے والوں کو عداوت اور نفسانیت کی راہ سے وہابی کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ فرقہ ایک خدا
کا ماننے والا محمد بن عبد الوہاب کیطرف منسوب ہے اور وہ نجد میں گذرا ہے غرض مذمت نجد کی اس حدیث سے
ثابت کرتے ہیں اور جب محمد بن عبد الوہاب بُرے ہوئے تو وہ فرقہ جو انکی طرف منسوب ہے وہ بھی برا ہوا ۔
میں کہتا ہوں کہ اس بات کو جانے دو کہ یہ دوسرے ملک کی بات ہے ہندوستان کی نہیں کلام اس میں
ہے کہ یہ فرقہ جو ایک خدا کو مانتا ہے اور ساری جہان کا حاکم اور مالک اسی اکیلے ایک قدرت والے
کو سمجھتا ہے انکو وہابی کہنا اور محمد بن عبد الوہاب کیطرف اس فرقہ کو منسوب سمجھنا محض غلط ہے
اور جھوٹ ہے کئی وجہوں سے اول یہ کہ یہ فرقہ خود اپنے تئیں وہابی نہیں کہتا اور نہ عبد الوہاب کی
طرف اپنی نسبت ثابت کرتا ہے پس یہ خطاب اور لقب اس نے اپنے لیئے مقرر نہیں کیا جیسے صوفیوں

نے سنیون کے مقابلہ مین اپنے آپ کو شیعہ کہنا مقرر کیا ہے اور ضرور تھا کہ اگر وہ اس لقب کو اپنے
لیئے مقرر کرتے تو ضرور اسکی زبان مین پائی جاتی بلکہ یہ لوگ تو اس لقب سے کمال نفرت رکھتے ہین اور
انکار کرتے ہین پہر ایسا لقب کسی کیواسطے رکھنا جو وہ خود اس سے ناراض ہو عرفاً اور عقلاً وقانوناً
ہرگز لائق حجت نہین ہوسکتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم لوگ جو ایک خدا کے ماننے والے ہین انکو وہابی
کہنا ایسا برا لگتا ہے جیسے گالی دینا اور ہم ایک خدا کے ماننے والے اور ایک نبی برحق کے چال چلنے
والے اپنے تئین کسی اگلے بڑے اماموں کیطرف منسوب نہین کرتے نہ اپنے تئین حنفی اور شافعی
کہتے ہین اور نہ حنبلی اور مالکی کہنے سے راضی ہوتے ہین پہر محمد بن عبدالوہاب کے پیچھے چلنے اور انکے
طریقہ مین اپنے تئین داخل کرنے پر کب راضی ہونگے دوسرے یہ کہ کسی مذہب مین داخل ہونا یا کسی طریقہ
مین کہلانا بغیر اسکے نہین ہوتا کہ وہ شخص اسکا شاگرد ہو یا اسکے گہر کا چیلہ یا معتقد ہو یا اسکا ہموطن
ہو غرض داخل ہونا ہندوستان کے لوگون کا محمد بن عبدالوہاب کے طریقہ مین بغیر ان صورتون کے
ممکن نہین اور کوئی ہندوستانی کسیطرح کا علاقہ ان علاقون مین سے ان کے ساتھ نہین رکھتا
ہے پہر انکو انکیطرف منسوب کرنا سوای خطا اور غلط کے کیا تصور کیا جاوے تیسرے یہ کہ محمد بن عبدالوہاب
کے انتقال کو ایک مدت مدید گذری کہ ملک نجد مین بہی جہان انکا نشوونما تہا وہان بہی کوئی انکی
پوتون پڑپوتون مین سے باقی نہین سنا جاتا کہ انکے طریقہ کی تعلیم لوگون کو کرتا ہو اور اہل ہند یا عرب
کو اسطرف بلاتا ہو اور یہ لوگ اسکی چال پر چلتے ہون اور اسکے سکہلانے کے موافق رہتے ورتتے ہون
پہر اس صورت مین انکو وہابی کہنا اور محمد بن عبدالوہاب کیطرف منسوب کرنا انصاف کا خون بہانا اور
عدل کی گردن مارنا چوتہے یہ کہ قبول کرنا کسی مذہب کا اور داخل ہونا کسی طریقہ مین اس مذہب اور
اس طریقہ کی کتابین دیکہنے اور سننے سے بہی ہوتا ہے اور صحبت سے بہی آدمی کسی مذہب و ملت
کو اختیار کرتا ہے جیسے بہت سے رسوم ہندوؤن کی بسبب ہم صحبتی کے ہند کے مسلمانون نے سیکہ
لین اور بہتون سی انکی شادی اور بیاہ مین جاری ہین سو یہ بہی ظاہر ہے کہ محمد بن عبدالوہاب کی
کوئی کتاب ہند کے کسی شہر مین ایسے شائع نہین کہ مدرسون مین پڑہائی جاتی ہو اور عالمون مین
اسکا ہاتہون ہاتہ لین دین ہو اور اسیطرح محمد بن عبدالوہاب جو کہ نجد مین پیدا ہوئے اور وہان
کے لوگ اکثر حنبلی مذہب تہے جیسے ہند کے لوگ حنفی مذہب ہین اور انہون نے کوئی نیا مذہب بہی
نہین ایجاد کیا کہ اوسپر چلنے والے کو وہابی کہین اور اگر ایجاد کیا ہوگا تو اس مذہب کی کتاب اس
ملک مین پائی نہین جاتی بہن نجد کے شہرون مین ہوگی اور یہ بہی ظاہر ہے کہ ہم لوگ ایک خدا

خدا کے پوجنے والے ایک پیغمبر برحق کی چال چلن پر چلنے والے حنفیہ اور شافعیہ کی تقلید کو بسند نہیں کرتے اسیطرح مالکیہ اور حنبلیہ کی تقلید سے بھی خورسند نہیں ہوتے پس اس صورت مین نسبت وہابیت کی ہر پہلو سے اور ہر ٹہیک اور درست نہین ہو سکتی اور ایک خدا کے پوجنے والون کا طریقہ اور مذہب تو یہ ہے کہ نماز روزہ ادا کرنا اور ماباپ و عزیز و اقارب کے حقوق کو پورا کرنا اور شرع شریف کے موافق شادی اور غمی مین کار بند ہونا اور شور و شغف و فتنہ و فساد سے اور ناچ رنگ وغیرہ کے بکہیڑون سے دور رہنا اور کسیکا قول خواہ جہاد وغیرہ مین ہو یا اور امر شرع مین سوای خدا و رسول کے قبول نہ کرنا پہر ان لوگون کو وہابی کہنا ظلم صریح ہے پانچوین یہ کہ کبہی ہندکے لوگون کو ملک نجد کی لوگون مین آمد و رفت نہین ہوئی نہ کوئی معبد مسلمانون کا وہان ایسا ہی جیسے کعبہ وغیرہ کہ وہان جانا آنا ان کا ضرور ہوا ور وہان سے یہہ مذہب محمد بن عبدالوہاب کا سیکہہ آتے ہون اور اس ملک مین پہیلاتے نہ کوئی تجارت عمدہ وہان سے جاری ہے کہ خرید و فروخت کے ذریعہ سے وہان انکی آمد و شد ہو کہ اسکی وجہ سے یہ لوگ انکا طریقہ اختیار کرکے اپنے ملک مین رائج کرتے نہ رسم خط و کتابت کا علاقہ کسی کو وہان سے حاصل ہے کہ اسکے سبب سے انکے مذہب کے امور ہندوستان کے لوگون نے اخذ کیے ہون پہر باوجود نہ ہونے کسی علاقہ کے انکو محمد بن عبدالوہاب کیطرف منسوب کرنا عجب طرح کا افترا ہے اور بڑی بات تو یہ ہے کہ ہم لوگ صرف کتاب و سنت کی دلیلون کو اپنا دستور العمل ٹہیراتے ہین اور اگلے بڑے بڑے مجتہدون اور عالمون کیطرف منسوب ہونے سے عار کرتے ہین پہر کیونکر ہو سکتا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب کیطرف کہ وہ بہی ایک مذہب خاص حنبلی کیطرف منسوب تہا اسکے ساتہہ نسبت اپنی ظاہر کرین اور اسکی طرف منسوب ہونے سے مسرور و محفوظ ہون اور یہہ آزادگی ہماری مذاہب مروجہ جدیدہ سے عین مراد قانون انگلشیہ ہے نہ تعصب مذہبی ہان البتہ جو تقلید اگلے مولویون کی واجب اور فرض کہتے ہین وہ اگر تقلید محمد بن عبدالوہاب کے بہی کرین تو تعجب نہین اور جو ان سے اگلون کی تقلید سے بہاگتا ہے وہ انکی کیا تقلید کریگا چہٹے یہ کہ چند مفسدان فتنہ پرداز حکام عالی مقام انگلشیہ کو یون فہمایش کرتے ہین اور وقت بیوقت انکے خیال مین یہ امر جماتے ہین کہ یہہ لوگ جو وہابی کہلاتے ہین انکے مذہب مین حکام فرنگ سے جہاد کرنا فرض ہے اور انکی عورتون اور بچون کو قتل کرنا واجب حالانکہ یہ خیال محض باطل اور بیکار ہے اور دلائل اسکے بطلان اور غلط ہونے کے اوپر بخوبی گذرے اور ظاہر ہے کہ جہاد بغیر شرائط شرعیہ کے اور بغیر وجود امام کے روا نہین اور صرف لڑنا اور فتنہ پردازی اور ملک گیری اور سلطنت کے لیے قتل نفس کرنا ہرگز جہاد نہین اور جو لوگ کہ بغیر وجہ احکام فرنگ کے قتل کا ارادہ کرتے یا اس فعل شنیع کے مرتکب ہوتے ہین وہ شریعت اسلامیہ سے اور احکام دین حق

سے بالکل جاہل و نافل ہین اور سچ تو یہ ہے کہ وہابی ہونا عبارت ہے مقلد مذہب خاص کے ہونے سے کیونکہ پیشوا وہابیون کا ابن عبدالوہاب مقلد مذہب حنبلی تہا اور تابعان حدیث کسی مذہب کے مذاہب تقلیدین مین سے مقلد نہین پس وہابیہ اور اہل حدیث مین فرق زمین و آسمان کا ہے مذہب وہابیہ سنہ ۱۸۱۸ء مین مفقود ہو گیا اور اہلحدیث تیرہ سو برس سے چلے آتے ہین اس مین سے کسی نے کسی ملک مین جہنڈا اس جہاد اصطلاحی حال کا کہڑا نہین کیا اور نہ کوئی ان مین حاکم یا بادشاہ کسی ملک کا بنا اکثر ملکوب کے سبب اہل تارک دنیا تہے فتنہ و فساد و غدر و قتل و خونریزی سے ہزارون کوس بہاگتے تہے وہ لوگون کا جمع کرنا اور فساد برپا کرنا اور امن و امان کا ملک سے اٹہا نا کیا جانین اہلحدیث کے احوال و طبقات کی صدہا ہزارہا کتابین بطور تاریخ مذہب اسلام مین موجود ہین انکی نسبت کسی کتاب مین کسی جگہہ حال فساد و غدر کا نہین لکہا بخلاف ابن عبدالوہاب کے کہ حال اسکے فساد کا تاریخ مصر و دیگر کتب مؤلفہ علماء عیسائی مطبوعہ بیروت وغیرہ مین مفصل تحریر ہے اور ان کتابون سے ہمنے حال مذکور انتخاب کرکے اپنی کتاب مین لکہا ہے تا کہ لوگ اسپر واقف ہو کر طریقہ جنگ و جدال و فساد سے باز رہین باقی رہی یہ بات کہ مراد لفظ وہابی سے خاص یہی لوگ ہین جو دعوی اتباع قرآن و حدیث کا کرتے ہین اور تقلید مذہب کے منکر ہین سو اسکا جواب یہ ہے کہ اگر یہی لوگ وہابی ہین تو ضرور ہے کہ جو معنے وہابی کے عرف حکام مین مقرر ہونگے اسکا مفہوم ان لوگون مین پایا جاوے حالانکہ سینون مین جو ساکن ہندوستان ہین ایک آدمی بہی ایسا آج تک پایا نہین گیا کہ جس نے دعوے اتباع قرآن و حدیث کرکے سرکار سے مخالفت کسی قسم کی کسی شہر مین کی ہو یا خود جہاد کا ارادہ یا دوسرون کو اسپر آمادہ کیا ہو یا کوئی نالش فریاد کسی مقلد مذہب کی کسی کچہری عدالت مین ابتداءً پیش کی ہو بلکہ جو لوگ اہل سنت کو زبردستی وہابی لقب سے یاد کرتے ہین وہی بانی اس فساد کے ہین سو وہ تو وہابی نہ ہون بلکہ خیر خواہ سمجہے جاوین اور جو لوگ خود پرہیزگار خدا ترس رافع فساد امن خواہ ہون وہ وہابی کہلاوین یہ عجب لطف کی بات ہے فساد کوئی کرے اور بدنام کوئی ہو ؎

	می خورد با دیگران عشان ما بگزرد		در فرنگ این ظلم و این بیداد حاشا بگزرد	

یاد ہوگا کہ اس سے پیشتر جو کتاب سنہ ۱۲۹۲ ہجری مین لکہی ہے اور اسکا نام ہدایۃ السائل ہے اسکے صفحہ ۱۱۹ مین وہابیہ کے حال مین لکہا ہے کہ انکی کیفیت کچہ نہ پوچہو انکے اور انکے مخالفون کا عجیب حال ہے کہ سراسر نادانی اور حماقت مین گرفتار ہین اور اس نادانی سے نکلنے کی ساری عمر توقع نہین اور صفحہ ۱۲۱ مین لکہا ہے کہ نہ محمد بن عبدالوہاب کے پیچہے چلنا ہمپر واجب ہے نہ اور کسی عالم کے پیچہے اور صفحہ ۱۱۵ مین ہے کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی حنبلی المذہب تہے اور ہم کسی مذہب کے مقلد نہین پس

ناچ ہونا ہمارا محمد بن عبدالوہاب کا نہایت عجیب ہے اور بہر کیف یعنے تیمین [illegible]
مذہب عیسوی دونون نے اپنی تاریخون مین فتنہ نجد کا حال جو ۱۲۰۰ ہجری مین گذرا ہے مجملاً لکھا ہے اور اسی
سنہ مین کوئی ہند کا آدمی نجد کو نہین گیا بلکہ خود اہل ہند کو اسکے حال سے مطلق خبر نہین تھی اور کیونکر ہوتی
کہ جیسے اب بسبب حسن بندوبست سرکار انگلشیہ ہر طرف تار اور اخبار اور ریل جاری ہے اس وقت مین ان
چیزون کا نام ونشان بھی نتھا بلکہ آجتک باوجود کثرت اخبار اور اجراے تار کے کوئی اخبار بھی ملک نجد کا
ہندوستان مین شائع نہین کہ شیوہ علماء نجد کا اور طریقہ وہان کے عوام الناس کا ہم لوگون کو معلوم ہو غرض
کہ کوئی علاقہ دینی اور دنیوی ہندوستان کے مسلمان موحدین کو اہل نجد کے لوگون کے ساتھ حاصل
نہین اور یہ جو مسلمان ہند کے ایک خدا کو ماننے والے اور اچھی باتین لوگون کو سکھانے والے اور بری باتون
سے جیسے گور پرستی اور ڈھول ڈھماکا اور ناچ رنگ اور سود خواری اور زناکاری ہے انسے منع کرنے والے
ہین کسیطرح کی نسبت انکو وہان نجد سے نہین صرف اتنی بات ہی کہ چند لوگ متعصبان مذہب حنفی اور
ایسی باتون سے بچ کرنیوالے لوگون نے جو قبرون کی نذر ونیاز مین مشغول ہین یہ تہمت ایک خدا کی وجہ
والونپر باندھ دی ہے اور حاکمون پر اسبات کا اظہار سراپا کذب کرکے کہ یہ لوگ وہابی اور مجاہدین ہین اپنے
منصب اور عزت اور جاہ بڑہانیکی تدبیر نکالتے مین حالانکہ تہمت انکی بالکل صدق سے دور اور انصاف سے بعید ہے

فصل چہارم

سلیم بن عامر نے کہا کہ حضرت معاویہؓ اور اہل روم جو نصاری تھے ان دونون مین صلح تھی اور حضرت معاویہؓ
نے جب مدت صلح کی تمام ہونیکو ہوئی نصاری کے ملکون مین لوٹ مار کا ارادہ کیا سو ایک شخص عربی یا
ترکی گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور کہنے لگے اللہ اکبر اللہ اکبر صلح کی اور عہد کی رعایت ضروری اور اقرار کا
پورا کرنا واجب ولازم ہے جب دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یارون مین
سے حضرت معاویہ نے ان سے پوچھا کہ تم کیون آئے اونہون نے کہا کہ مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے سنا ہی کہ آپ فرماتے تھے کہ جسکو کسی قوم سے صلح ہو سو اسے لازم ہے کہ صلح کو نہ توڑے اور اس مین خلل نڈالے
یہانتک کہ اسکی مدت تمام ہو جاوے یا انکو صلح توڑنے کی اطلاع کر دے راوی کہتا ہے کہ معاویہؓ نے
جب یہ بات سنی لوٹ گئے اور انکو نہ لوٹا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور یہ دونون بڑی معتبر
کتابین اہل اسلام کی ہین اور حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل اسلام کو جس غیر مذہب سے صلح ہو اور اقرار ہو اسکو
توڑنا نہ چاہیے اور اسیلیے ابو رافع کہ کافران قریش نے انکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس قاصد بنا کر
بھیجا تھا اونہون نے جب مسلمان ہونیکا ارادہ کیا اور چاہا کہ آپ کافرون کے پاس نجاوین [illegible]

نے فرمایا کہ ہم اقرار نہیں توڑتے روایت کیا اسکو ابو داؤد نے غرض حضرت نے انکو لوٹا دیا اور فرمایا کہ اب تو تم جاؤ اور اپنا اقرار پورا کرو پھر اگر تمہارا ارادہ اسلام ہے تو بعد اسکے آسکتے ہو ایسا ہی مضمون ہے حضرت کے قول کا اور پیغمبر نے اللہ رحمت کرے انپر صاف فرمادیا ہے کہ عہد کا توڑنا ان چار خصلتوں مین ہے جس سے آدمی منافق ہوجاتا ہے اور وہ سچے اللہ پر یقین والون مین نہیں گنا جاتا اور فرمایا ہے کہ جو امان دیوے کسی کو جان کی اور پھر اسے مارڈالے اسپر ایک جھنڈا ہوگا بیوفائی کا قیامت کے دن یعنے قیامت کے دن اس کی بیوفائی اور بدعہدی مشہور ہوگی اور رسوائی اور ذلت عام مین گرفتار ہوگا اور ابوہریرہؓ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپنے فرمایا جو اپنے اقرار کو پورا نہ کرے اسکو مجھسے کام نہیں نہ مجھکو اس سے گویا آپنے عہد شکن کو اسلام سے خارج کردیا اور ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ آپنے فرمایا کہ اقرار توڑنے والے کے لیئے قیامت کے دن ایک جھنڈا گاڑا جاویگا اور پکارا جاویگا کہ یہ فلان جو فلان کا بیٹا ہے اسکی عہد شکنی اور بیوفائی ہے اور انسؓ نے نقل کیا کہ آپنے فرمایا کہ ہر عہد شکن کے لیئے قیامت مین ایک جھنڈا ایسا ہوگا کہ اس سے پہچانا جاویگا اور ابی سعیدؓ نے نقل کیا کہ آپنے فرمایا کہ ہر عہد شکن کا جھنڈا قیامت کے دن اسکے سرین پر لگایا جاویگا اور یہ بڑی رسوائی اور ذلت کا سبب ہوگا اور مسلم مین جو بڑی معتبر کتاب ہے اسلام کی مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ ہر عہد شکن کا ایک جھنڈا ہوگا اور وہ اتنا ہی بلند ہوگا جتنی اسنے عہد شکنی کی ہوگی غرض عہد کو پورا کرنا اور اقرار کو وفا کرنا بھی دستور العمل ہے اہل اسلام کا خواہ اگلے ہون یا پچھلے اور اسیوجہ سے سلاطین اور حکام اہل اسلام جو اہل حکومت و دولت ہیں جب معاہدہ اور اقرار صلح کا کسی سے کرتے ہین اس اقرار اور صلح کو مرتے دم تک پورا کرنے مین بدل ساعی ہوتے ہین اور اس اقرار اور صلح کے توڑنے کو خلاف شیوہ اسلام اور مخالف طریقہ ایمان اور بڑا گناہ اور نہایت برا جانتے ہین اور جو عہد و اقرار کوئی رئیس اسلام کرتا ہے تو اسکی رعایا اور برایا بھی اس مین شامل ہوتی ہے اور اس عہد کے وفا کو اپنے ذمہ لازم اور واجب جانتی ہے گو بروقت صلح رعیت کا ذکر نہ آوے اسلیئے کہ حاکم وقت اور رئیس ملک گویا اپنی ساری رعیت کیطرف سے عہد باندھتا ہے اور تمام ماتحتون کی جانب سے اقرار کرتا ہے نہ خاص اپنی ذات سے غرض یہ کہ اسکا اقرار کرنا گویا تمام رعیت اور ماتحتون کا اقرار کرنا ہے ہر شخص اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ غدر کے وقت مین جب لشکر سرکار انگلشیہ باغی ہوگیا اور ظلم و تعدی جو ان سے مناسب کچھ کیا اسوقت مین رؤساء ہند جنکو اپنے عہد و قرار کا خیال تھا وہ اپنے قرار پر برقرار رہے اور عہد شکنی اور بیوفائی سے برسرکنار اور جس نے اسکے برخلاف کیا وہ صرف حاکمون ہی کے نزدیک برا نہیں ٹھیرا بلکہ شیوہ اسلام اور طریقہ اہل ایمان سے دور اور عہد شکن اور بیوفا ٹھیرا

دین مین بہی اور ترکت اسکے گناہ کا سمجہا گیا اور قیامت کے دن اسکا جو حال ہوگا وہ بہی وہان کہل جاویگا غرضنکہ وہ شخص دونون جہان کے زیان اور دونون عالم کے نقصان مین گرفتار ہوا اور جب پورا کرنا عہد کا اور تمام کرنا اپنے اقرار کا شریعت مین ضرور ہوا تو ہر رئیس کو کسی ریاست کا رئیس کیون نہ ہو ضرور ہے کہ اپنے عہدونکو اونکی مدتون تک پہونچاوے اور اسکے ایفا اور وفا کا بخوبی خیال رکہے اور اقرار توڑنے کا دل مین کبہی خیال نہ لاوے اور بخوبی ظاہر ہے کہ اقرار اور عہد اور قول اکثر روساء ہند کے دولت انگلشیہ کے ساتہہ بقید نسلاً بعد نسلٍ اور بطناً بعد بطن مقرر ہوئے ہین اور مسائل اور شروط متعددہ کے ساتہہ قرار پائی ہین کہ ہر ایک کے عہدنامہ مین تفصیل اونکی موجود ہے سو ہر ایک کو روساء ہند اور امراے وحکام اس ملک سے ضرور ہے کہ جو عہد و اقرار حکام انگلشیہ سی باندہی ہین سر موا اسکے خلاف نکرین اور عہد شکنی اور بیوفائی کا دہبا اپنے اوپر لیکر رسوائی دوجہان نہ ہون اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ اس قسم کی حرکات نہین جاہلون سی سرزد ہوتے ہین جو اپنے دین کے علمون سی غافل اور اسلام کی خوبیون سے جاہل ہین اور اپنی شریعت سے کنارہ کرکے مقلد ایک مذہب کے ہو رہے ہین حالانکہ اس مذہب مین اپہی بری سطح کی روایتین بہری ہین اور یہہ لوگ تقلید کے نشہ مین مست و مدہوش ہوکر نقد دین اپنا مفت کہوتے ہین اور نہین تو جو قرآن و حدیث سی واقف ہے اور اپنے دین کے علمون سی بخوبی خبر رکہتا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ عہد شکنی اور بیوفائی کا وبال و عذاب ہمارے دین مین کسقدر ہے اور دنیا و آخرت مین اسکی آفت و مصیبت کتنی ہے اور خدا و رسول کے آگے اسکی سزا کیسی ہے اور حقیقت مین یہ علم اوسکا جو اسکی معتبر کتابون سے حاصل ہوا ہے اس خرابی اور برائی سے بہت روکنے والا ہے اور دور رکہنے والا اور اس گناہ سی بچانے والا اور اس جرم سے متنفر کرنیوالا ہے اور پر ظاہر ہے کہ سرچشمہ ساری جہوٹے حیلون اور مکرون کا اور کان تمام فریبون اور دغابازیون کی علم رائے ہی جو مسلمانون مین بعد پیغمبر برحق کے پہیلا ہے اور تہا جال ان سب خرابیون کا بول چال فقہاء اور مقلدون کی ہے اور ساری خرابی ڈالی ہوئی ان ملاؤن کی ہے جو دام تقلید مین گرفتار ہین اور بدعت اور شرک کی نشہ مین سرشار بخلاف تابعان حدیث و قرآن کے کہ انکے طریقہ پسندیدہ مین نئی باتون کا نکالنا اور تازی اوپچ دہالنا اور حیلون کے ایجاد اور فریبون کی بیخ و بنیاد قائم کرنا سراسر ناشائستہ اور ممنوع اور محذور ہے

ابیات

ہم اہل حدیث ہین برادر * ہے قول نبی ہمارا رہبر * ہر مکر سے پاک دور ہین ہم * اور کذب سے بہی نفور ہین ہم * بہاتی نہین ہمکو حیلہ بازی * آتی نہین ہمکو جعلسازی * غرض یہ کہ اگر غور سے دیکہو اور خوب خیال کرو تو سارے عالم کا فساد اور تمام خرابیون کی بنیاد یہی گروہ ہے جو اپنے آپ کو

کسی مذہب وغیرہ کا مقلد کہتا ہے اور جو قبر پرستی نہیں پوجتا اور ڈھونگ و رسوم مشہورہ انہیں کرتا اور نجبرشدہ علم علم اور تیرے جھنڈے نہیں کھڑے کرتا اور اکیلے ایک قرآن کا تابع ہے اور حدیث کا پیرو اوسکو وہابی کہنا ظلم ہے بیت جنکے مین یہ خار و خس کے آفات بندہ ہے باد صبا تری کرامات * کسی نے نہ سنا ہوگا کہ آجتک کوئی موحد متبع سنت حدیث و قرآن پر چلنیوالا بیوفائی اور اقرار توڑنے کا مرتکب ہوا یا فتنہ انگیزی اور بغاوت پر آمادہ ہوا جتنے لوگون نے غدر مین شر و فساد کیا اور حکام انگلشیہ سے برسر عناد ہوئے وہ سب کے سب مقلدان مذہب حنفی تھے نہ متبعان حدیث نبوی مگر مکر اور زور کی راہ سے فتنہ پردازی کی تہمت دوسرون پر باندہ دی اور اہل غدر کو وہابی ٹھیرا دیا اور حکام کے ذہن مین اس خیال غلط کو جما ڈالدیا ابیات مشک بیزی ہے تیری زلف کا کام * آہوئے چین کا بہانہ ہے فقط * اس فتنہ غدر مین کہ لشکر سرکار انگلشیہ اطاعت حکام سے منحرف ہوگیا بعض جگہ ایسا بھی ہوا کہ جو بدل دشمن سلطنت اہل فرنگ تھے کمال چالاکی اور چستی سے خیرخواہ اور دعاگو بنکر جاہ و منصب حاصل کر بیٹھے اور بہت سے لوگ جو گوشہ نشین اور عافیت گزین فتنہ و فساد سے دور بدزبانی سے مجبور آمد و رفت حکام سے معذور تھے وہ اپنی سادگی سے اپنی برات اور صفائی کی دلیلین بیان نہ کرسکے اور جھوٹی تہمتون اور کھوٹے بہتانون کی وجہ سے آفات اور بلیات مین گرفتار ہوکر بعضے پھانسی پا گئے بعضے لوٹ مار مین تباہ و برباد ہوگئے بعضون کے وظیفے اور وثیقے ضبط ہوگئے بعضون کی تجارتین اور معاملات بے ربط ہوگئے بعضے محبوس اور اسیر ہوکر کالے پانی پہونچے اس کارروائی مین کوئی غفلت سرکار کی نہین ہر ریاست مین اس قسم کے لوگ ہوتے ہین جو اپنی چالاکی سے بڑے بڑے حکام بیدار مغز کو دہوکا دیتے ہین حاکم مسلمان ہو یا غیر مسلمان ہو آخر آدمی ہے عالم الغیب نہین ظلم وہ ہے جو دیدہ و دانستہ ہو نہ وہ جو بے علمی اور بیخبری کی راہ سے بعد جد و جہد بسیار کے وقوع مین آوے غرض ان جھگڑون سے قطع نظر کرکے مین کہتا ہون کہ علماء اسلام مین سے سب نے تصریح کی ہے کہ اقرار کا توڑنا اور وفا سے منہ موڑنا بڑا گناہ ہے شیخ ابن حجر مکی نے منجملہ زمین کبیرہ کے اسکو بھی ایک کبیرہ گنا ہے اور قرآن شریف کی اس آیت سے بحث مذکور کو شروع کیا ہے وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ پورا کرو اقرار کو اقرار قیامت مین پوچھا جاویگا اور اس بحث کے آخر مین کہا ہے کہ اقرار توڑنے مین یہ بھی داخل ہے کہ جہاد مین کسیکا فر کو امان دیوے اور پھر اوسکو قتل کرڈالے یہ بھی بڑا گناہ ہے انتہے اس سے بخوبی واضح ہوگیا کہ اقرار توڑنا اون کافرون سے بھی بڑا گناہ ہے جنسے لڑائی ہو مقیمون کا تو کیا ذکر ہے اس مقام مین ہم یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ اگر ہندوستان دار الحرب بھی ہو

تو بھی حکام انگلشیہ کے ساتھ جو یہاں کے رئیسوں کا [illegible]
بعد شیخ ابن حجر نے اسی کتاب میں کہا ہے کہ اسی میں وہ عہد والا امان بھی [illegible]
اور مشرکون کے ہو جیسا کہ بعض مفسرین نے کہا ہے اور روایت کی بخاری اور [illegible]
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں کہ میں انکا قیامت کے دن دشمن ہوں ایک [illegible]
اور پھر توڑ دیا دوسرے وہ کہ اس نے کسی آزاد آدمی کو بیچ ڈالا اور اسکی قیمت لیکر کھالی [illegible]
کسی مزدور سے مزدوری کروائی اور مزدوری پوری نہ دی اور مسلم وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب اللہ تعالی
اگلے پچھلے لوگون کو قیامت کے دن جمع کرے گا ہر ایک بے وفا اقرار توڑنے والے کے لیے ایک نیزہ ہوگا
کہ وہ اس سے پہچانا جاویگا اور پکارا جاویگا کہ یہ فلانا فلانے کا بیٹا ہے انتہےٰ اور روایت کی طبرانی نے
اوسط میں انس سے کہ انہون نے کہا آنحضرت نے خطبہ پڑھا یہ فرمایا کہ جس میں امانت نہیں اسکو ایمان
نہیں اور جس نے عہد پورا نہ کیا اسکا دین نہیں اور روایت کیا حاکم نے اور کہا یہ صحیح ہے مسلم کی شرط پر کہ
آپ نے فرمایا جس قوم نے عہد شکنی کی اُن میں قتل پھیل گیا اور مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس نے کسی ایسے
شخص پر ظلم کیا جسکو بادشاہ اسلام نے امان دی ہے یا اسکے حق میں سے کچھ دبا رکھا یا اسکی وسعت سے
بڑھکر اسے تکلیف دی یا اس سے بغیر اسکی خوشی کے کچھ لے لیا تو میں اسکا دشمن ہون قیامت کے دن
اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی کو امان
کی یا امان دیکر پھر قتل کر ڈالا تو میں اس قاتل سے بیزار ہوں اگرچہ وہ مقتول کافر ہوا انتہےٰ اور اس سے بخوبی
معلوم ہوا کہ جس سے اقرار اور صلح ہو وہ اگرچہ مسلمان نہ ہو جیسے عیسائی لوگ انکا بھی قتل کرنا حرام ہے
اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے نہایت بیزار ہیں اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن حبان
سے مروی ہے کہ جس نے کسی امان دیے ہوئے کو ناحق مار ڈالا وہ جنت کی بو نہ سونگھیگا حالانکہ جنت کی بو سو برس
کی راہ تک جاتی ہے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جس نے کسی ایسے شخص کو مار ڈالا جس سے صلح تھی وہ جنت
کی بو نہ سونگھیگا اگرچہ بو اسکی پانسو برس کی راہ سے پائی جاتی ہے اور ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے کہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو جس نے ایسے شخص کو مار ڈالا جس سے صلح تھی اور وہ اللہ اور اسکے
رسول کی پناہ میں تھا وہ اللہ کی پناہ سے نکل گیا اور جنت کی بو نہ سونگھیگا اگرچہ اسکی بو ستر برس کی راہ تک پائی
جاتی ہے تمام ہوا مضمون حدیثون کا اور ان احادیث سے بخوبی واضح ہو گیا کہ اقرار توڑنا اور ایسے شخص کا
قتل کرنا کہ جس سے صلح بندی ہے اور جسکو امان دی ہو بڑا گناہ ہے دنیا میں اور بڑا سبب ہے رسوائی اور
ذلت کا قیامت کے دن اہل محشر کے روبرو اور موجب ہے اللہ اور رسول کی بیزاری کا اور اقرار توڑنے

مین اور عہد شکنی مین فقط اپنا ہی اقرار نہین ٹوٹتا بلکہ حقیقت مین خدا اور رسول کا اقرار ٹوٹتا ہے اللہ اونکی پناہ
مین خلل عظیم واقع ہوتا ہے اور اسی وجہ سے وہ شخص مستحق بڑے وبال اور نکال کا دونون جہان مین ہوا کرتا ہے
اللہ کی پناہ ایسی بلاؤن سے تو زواجر مین لکھا ہے کہ یہ تینون چیزین یعنے قتل اور عہد شکنی اور ظلم اُسکے اوپر
جس سے عہد اور صلح ہے بڑی گناہون مین گنا گیا ہے اور احادیث صحیحہ مذکورہ سے بخوبی ثابت ہے اور اسی
کی تصریح کی بعض اہل علم نے اور قتل معاہد اور غدر کو اس مین شمار کیا علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ انہون
نے اقرار توڑنے سے غدر مراد لیا یعنے عہد شکنی کرنا اُن سے جن سے صلح ہے داخل غدر ہے بلکہ تصریح کی
ہے شیخ الاسلام نے کہ حدیث مین آیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا نام کبیرہ یعنے بڑا گناہ رکھا و لیکن
اعتراض کیا ہے اسپر جلال البلقینی نے کہ اگلی حدیثون مین سے کسی مین یہ نہین وارد ہوا کہ انحضرت نے اسکو
کبیرہ کہا ہو البتہ اس مین وعید سخت آئی ہے اور ظاہر ہے کہ مراد اگلی حدیثون سے احمد اور بخاری کی
حدیثین ہین جو ہم اوپر لکھ چکے ہین کہتا ہون کہ اس حدیث مین یہ لفظ ہے کہ مین اُن کا دشمن ہون اور ظاہر ہے
کہ دشمنی انکے کبیرہ ہونیکی بڑی دلیل ہے اور اور حدیثین بھی اسکی مؤید ہین جو اوپر بیان ہوئین اور بہت
چیزین ایسی ہین کہ شارح نے اسکی شدت بیان کی ہے اور صاحب زواجر نے اسکو بڑی گناہون مین گنا ہے
غرض اسکے کبیرہ ہونے مین کوئی شک اور شبہ نہین یہ وہ بیان ہے جو اس مسئلہ مین آجکی تاریخ کہ غرہ ربیع
الاول سنہ ۱۲۷۶ ہجری ہے قلم صدق رقم سے تحریر ہوا

فصل پنجم

ترجمہ کتاب روض الخصیب اس کتاب مین کچھ حال زمانہ غدر کا اور کچھ کیفیت مصنف اپنی از اول تا آخر مرقوم ہے
اور اس کیفیت کی ذیل مین یہ بھی لکھا گیا ہے کہ جب پانچوین ربیع الاول سنہ ۱۲۷۳ ہجری مین کانپور پہونچا
میلا وہان داخل ہوتا ہی تھا کہ فوج سوار و پیادہ سرکار انگلشیہ کی سرکار ممدوحہ سے باغی ہو گئی اور ایک
ہنگامہ عجیب اور فتنہ غریب ظاہر ہوا اور ہر طرف سے فتنہ جو اور فساد جو جمع ہوئے اور غربا کی لوٹ مار اور نوچ
گھسوٹ کرنے لگے غرض جو نہ ہونا تھا سو ہوا اور بہت برا ہوا مین اوسی حال مین افتان و خیزان بحالت
پریشان اپنے وطن یعنے قنوج کو پہونچا اور گوشہ عافیت مین پناہ لی بیت سب سے ہو کر نقعد بیٹھ رہا ہون
تا اکیلا خدا کو یاد کرون ❖ بیت غالب بر بدم از ہمہ خواہم کہ زین سپس ❖ کنجے گزینم و بپرستم خدای را
خدا کی قدرت اور اس حال کی ندرت ملاحظہ کرو کہ اس شہر کے لوگون نے اگرچہ کوئی مخالفت سرکار انگلشیہ
سے نہین کی نہ ایک حرف کتاب بغاوت سے پڑھا صرف ایک چھوٹا سا مقابلہ جو فوج انگریزی کو سپاہ سہ بندی
جانبی نواب فرخ آباد سے ہوا جو اس شہر سے ایک گوشہ مین واقع ہے اُس دن سے سراسر شرارت اور فساد ونکی

کے رئیس ناہموار کی تھی غرض اسکی حمایت میں شہر مذکور ویران ہو گیا اور [illegible] گوجروں
نے ہمارا گھر بار بھی لوٹ کر ہمکو سبکبار کر دیا ع جمال ہمنشین [illegible]
عمر عشق بازوں کی ؛ غرض دستی بعد قتل عام کا شہرہ ہوا اور میاں سید عالی قدر مرحوم [illegible]
میرے قصبہ بلگرام میں جو قنوج سے پانچ کوس پر واقع ہے لے گئے اور وہاں محلہ میدانپورہ میں اس عاجز کا
اتفاق اقامت ہوا اگر سوا ایک جامہ سیاہ رنگ اور نان خشک کچھ نہ تھا اور آب چاہ مسجد پیتے تھے کچھ جمعیت نہ تھی
یا آوہ اس مصیبت کا اجر عنایت فرماوے اور اسکے نعم البدل سے سرفراز کرے اسی فرصت میں چند پارے کلام الٰہی کے
یاد کیے غرض بعد اسکے مرزاپور جانیکا اتفاق ہوا اور جناب اکبر علی خان صاحب سوداگر نے بسبب مدارات
کی اسی اثنا میں پروانہ رئیسہ مرحومہ نواب سکندر بیگم صاحبہ کا میری طلب میں پہونچا اور میں جبلپور
کی راہ سے قصد بھوپال کیا آخر ماہ صفر میں جب میں داخل بھوپال ہوا اسیوقت حکم رئیسہ موصوفہ ہوا کہ واپس
واپس جاؤ چنانچہ بعد قیام ایک ہفتہ بھوپال سے روانہ ہوا اور راہ میں ریاست ٹونک سے گذر ہوا وہاں سید
حمید الدین صاحب مرحوم کے گھر پر اوترا اور وزیر الدولہ بہادر نے [illegible] انکو بخشے بپاس خاطر انکے
پچاس روپیہ ماہوار مقرر کیے آٹھ مہینے وہاں قیام رہا اسکے بعد نامہ رئیسہ مغفورہ بھوپال مشعر معذرت بابت
سابق پھر پہونچا تیرہویں محرم ۱۲۷۶ ہجری کو بھوپال آیا اور رئیسہ مرحومہ نے التفات عظیم فرمایا اور رعایت
مصارف راہ فرمائی اور امور گذشتہ سے عذرخواہی چاہی اور پچہتر روپیہ ماہوار مقرر فرمائے اور خدمت تاریخ
نگاری بھوپال عنایت کی اور تحریر دستور العمل بھی میرے سپرد فرمایا بعد چندے اہتمام مدارس سلیمانیہ میرے
سپرد ہوا اور اس خدمت کو میں نے بہت غنیمت جانا اسلیے کہ اس میں علمی شغل تھا اور درس و تدریس
جو عمدہ کام اہل علم کا ہے اسمیں اشتغال میسر ہوا ایک سال اس اجرا پر گذرا تھا کہ میر منشی ریاست عبد العلی
معزول ہو گئے اور بار کراہ میں انکی خدمت پر منصوب کیا گیا اور دو صد روپیہ ماہوار مقرر ہوا اور خطاب
خانی اور میر دبیری ملا میں اگرچہ اس خدمت سے خوش نہ تھا مگر سوا صبر کے چارہ کار نظر نہ آیا ع آنچہ نصیب
است بہم میرسد * گر نستانی بستم میرسد * جب دوسرا سال گذرا رئیسہ معظمہ نے اپنی زوجیت سے مجھے عزت
و افتخار بخشا اور یہ امر باطلاع گورنمنٹ عالیہ و حسب مرضی سرکار انگلشیہ ظہور میں آیا الحمد للہ علی ذلک موجب ترقی
منصب اور عروج و عزت روز افزوں کا ہوا اور چوبیس ہزار روپیہ سالانہ اور خطاب [illegible]
حاصل ہوئی اور خلعت گرامی قیمتی دو ہزار روپیہ مع اسپ و فیل و جنبر و پالکی و شمشیر وغیرہ عنایت ہوا بعد
چندی خطاب نواب والا جاہ امیر الملک والا جاہی ؛ ایجنٹ سے [illegible] عطا فرمائی اور اقطاع یک لک روپیہ
سال اس پر مزید مرحمت ہوئے غرض وہ آزادگی قدیم اب [illegible] مبتدل ہو گئی رئیسہ معظمہ جو کہ

نہایت نرم دل اور عفو و بخشش جرائم مین ضرب المثل ہین اسلیے بعض فتنہ پرداز حیلہ جویون کو اسوقت مین
فرصت ہاتھ آئی تین چار سال ہوئے کہ براہ خباثت نفسانی و حرام خواری و بداندیشی و بغض و حسد جبلی
حکام بالادست کی نزدیک مجھ پر وہابیت کی تہمت لگاکر بدنام کرنا چاہا اور بہتان خطبہ جہاد کا مجھپر باندہا مگر
حکام عالی منزلت یعنی کارپردازان دولت انگلشیہ کو چونکہ تجربہ اس ریاست کی خیرخواہی اور وفاداری کا
عموماً اور اس بے صولت و دولت کا خصوصاً ہو چکا ہے اسلیے تہمت انکی پایہ ثبوت کو نہ پہونچی اور کذب و
افترا ان کا بخوبی کھل گیا اور دروغ انکا محض بے فروغ ہوگیا اور نہ یقین تہا کہ ایک بیگناہ کے خون سے
وہ ہاتھ رنگین کرتے اور بار قتل ناحق کا اپنے سر پر دہرتے جس نے کتابون پر نظر کی ہے اور تاریخ ماضی
پر اسکو اطلاع حاصل ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ اغراض نفسانیہ قوم کی اور عداوت باہمی لوگون کی اکثر ایسی
بہتانون اور افتراؤن کا باعث ہوتی ہے لکن چاہ کندہ را چاہ در پیش آخر کو وہی لوگ اپنے افتراؤن سے
خود برباد اور بے بنیاد ہوتے ہین مگر عبرت نہین پکڑتے اور خوارج اور روافض وغیرہ اور چورون اور خائنون
کو چھوڑکر اہل سنت اور متبعان حدیث کی رد و قدح پر کمر ہمت باندہتے ہین اور انکا وہابی اور باغی اور غازی
اور طاغی نام رکہتے ہین حالانکہ پر ظاہر ہے کہ جو صرف طریقہ پیغمبر کا تابع ہے اور تقلید کسی مذہب کی اسکے
نزدیک واجب نہین اسکو نہ مذہب وہابیہ سے سروکار ہے نہ کسی اور مذہب کا یار و مددگار آزادگی مذہب ہے
عجیب نعمت ہے کہ ملت اسلام مین سوا اہل سنت کے کسیکو ہرگز نصیب نہین اور قید مذہب خواہ مذہب نجدیہ
ہو یا مذہب مقلدین یا مذہب مبتدعین یا مذہب حنفیہ یا مذہب مین مین ایک بڑی بلا ہے اور سبب عداوت
با دولت انگلشیہ مگر ہم نہایت افسوس اسپر کرتے ہین کہ ہماری زمانہ کے مفسدین دروغگو اور حاسدین فتنہ
جو حکام کو مغالطہ دیکر ایسی تہمتین ان غربای اسلام پر باندہتے ہین اور ان لوگون کو باغی اور طاغی ٹہیراتے ہین
ہین جنکو سوای نماز روزہ اور حج و زکوۃ کے اور کام نہین اور ترک خصال ذمیمہ اور کسب حلال اور دیانت
و امانت کی سوا بیوفائی اور بدعہدی سے کچہ سروکار نہین اور کذب و دروغ اور کسب حرام اور خیانت اندا
انام کا ہرگز خیال نہین اور وفاداری اور خیرسگالی حکام اور خیرخواہی رفاہ عوام کے سوا انکو کوئی امر ملحوظ
خاطر نہین اور اقرار اور قول کا پورا کرنا اور اپنے عہد و میثاق پر قائم رہنا انکے دین مین سب عنوان
سے بڑا فرض اور حاکمون کی اطاعت اور رئیسون کا انقیاد انکی ملت مین سب اچہون سے بڑا اور سببیہ
اور یہ امور سب اہل سنت کے گروہ مین موجود ہین اور اہل بدعت مین مفقود ہر چہوٹے بڑے کو معلوم ہے
کہ سرکار برٹش کو کسی کے ریش و جبہ و دستار سے سروکار نہین یا پاجامہ ٹخنون سے اونچا رکھنا یا گریبان
جبہ وسط سینہ مین سینا یا ناچ گانے مین شریک نہ ہونا یا رنڈی بہڑوون کو جمع نہ کرنا اس سے سرکار کا کیا

نقصان ہے بلکہ ہر دولت اور سلطنت کا اس مین فساد ہے اس بد امانی ... ال کو ...
علاقہ اور اس سوال کو بغاوت سے کیا تعلق باوجودیکہ اہل توحید و اہل سنت کو وہابیت کا نام ...
ہے اور مذہب کے نام سے چڑ پھر انکو وہابی کہنا گویا منہ چڑانا ہے اور مذہبی جاننا بالکل ستانا ہمارا ...
ہے کہ سب مذہبون سے آزاد ہین اور قرآن و حدیث کی تطبیق و اعتقاد اگر کہو کہ وہابی وہ ہے کہ دولت ...
کا دشمن ہو اور ان پر جہاد کو فرض جانتا ہو تو اسکا جواب اسیقدر کافی ہے کہ مسئلہ فرضیت جہاد کا بیشک
قرآن و حدیث بلکہ ہر کتاب مذاہب اسلام مین خواہ زبان عرب کے ہو خواہ عجم کے موجود ہے اور وہی کتب ہر
زبان مین ترجمہ ہو کر ہند و سندھ و عرب و عجم کے تمامی قریٰ مین اور امصار مین مشتہر ہین اور ہر عام و خاص
بلکہ جمیع ناس بمبئی و کلکتہ و مدراس کے ملکون مین انکے درس و تدریس مین شاغل رہتے ہین اور فضائل
جہاد کے اور حکم اسکا پڑھتے اور سنتے ہین اور اعتقاد اسکی فرضیت پر رکھتے ہین غرضکہ اس مین تخصیص
کسی فرقہ کی اور خصوصیت کسی گروہ کی کرنا محض بے اصل ہے اور وجہ اسکی کہ باوجود علم ہونے اس امر کے تمام
ایک جماعت اہل سنت کو وہابی قرار دینا عقل مین نہین آتی اور خیال مین نہین سماتی اور جو لوگ اس حیلہ
گری سے بعض حکام کو بر سر انتقام لاتے ہین انسے کوئی پوچھے کہ آیا تمہاری کتب درسیہ مذہبیہ مین
حکم جہاد کا مخالفان اسلام کے ساتھ موجود ہے یا نہین اور جب کہ تمہاری کتب مین بھی مرقوم و مکتوب ہے
تو تم اعتقاد اسکی حقیت کا رکھتے ہو یا نہین اگر اعتقاد حقیت رکھتے ہو تو پھر کیون بیٹھے ہو اور جہاد خاص
عیسائیون کے ساتھ ہی غرض ہے یا سب مخالفون کے ساتھ بھی ہے اس سے بھی کوئی مسلمان انکار نہین
کر سکتا اور یہ نہین کہہ سکتا کہ ہماری کتب مین موجود نہین یا ہمکو اسپر اعتقاد نہین مگر اتنا ضرور کہیگا
کہ جہاد وجود شرائط جہاد پر موقوف ہے جو سنت صحیحہ یا مذہب   کی کتب مین مرقوم ہین اور جب تک
وہ شرائط پائی نہ جاوین جہاد ہرگز جائز نہین اور بغیر ان شرائط کے اگر کوئی جہاد کا مرتکب ہو تو وہ اپنی
شریعت کے بھی خلاف کام کرتا ہے اور جب مدار کار جہاد کا بلا تخصیص حکام فرنگ کے ان شرائط پر موقوف
ہو تو ہر شخص یقین کر سکتا ہے کہ ان دنون مملکت ہند مین کلکتہ سے لگا کر پشاور تک اور گجرات سے دکن
تک مثلاً بلکہ ساری دنیا مین کوئی معتقد اس امر کا کہ جہاد و قتال خاص سرکار انگلشیہ سے جائز ہے دوسرے
سے نہین ہرگز نہین اسلیئے کہ شرطین اس عمل کی بتمامہا مفقود ہین اور جمیع مہمات
شرطون اور ضابطون کا نہایت دشوار ہے غرض یہ خیال باطل اور وہم بیکار و عاطل کہ مجرد وجود
اس مسئلہ کا کتب اسلام مین اور شیوع اور درس و تدریس اسکی طالبان علم کو بغاوت سرکار پر ہرگز معقول
نہین فرضاً اس مسئلہ کا کتب اسلامیہ مین صرف مرقوم و مکتوب ہونا اگر جرم سرکار ہے تو اس مین تمامی

اہل اسلام بالعموم بالتخصیص ایک فرقہ سنت و جماعت کی اور وہابی قرار دینا انکا کیون ہے اور اگر وجود اسکا
کتب مین کوئی جرم نہین تو سب لوگ اس عداوت اور ہجری مین شریک یکدیگر ہین یہی حال اون مسئلون کا
ہے جو اسکی ختل مین یا کتاب الجہاد در مختار اور فتاوی عالمگیری اور قاضیخان اور کنز اور ہدایہ اور وقایہ وغیرہ و شرح
وقایہ شامی و حموی مین مذکور نہین کیا خاص اہل سنت ہی کی کتابون مین جنکو لوگ عداوت سے وہابی کہتے
کتبے مین اونہین مین موجود ہے حالانکہ جو کتب وہابیہ کہلاتے ہین جنکو ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے بھی کتب مذکورہ
مین شمار کیا ہے جیسے تقویت الایمان نصیحت المسلمین کتاب التوحید اقتضاء صراط مستقیم وغیرہ ان
مین مسئلہ جہاد کا اتا پتا بھی نہین اب ذرا انصاف اور عقل کو کام فرمانا چاہیے کہ جب ان مسائل مین
جہاد کے مسائل نہین ہین تو انکے عالم و عامل کسطرح وہابی ہو سکتے ہین ان مین جو کچھ ہے وہ خدا
کے سوا اور ون کو پوجنے کی برائی اور حقی پاکین فساد انگیز کی مناہی تقوی و طہارت کی تاکید دیانت و
امانت کی تعلیم ہے طرفہ یہ ہے کہ وہابیت ہر شہر اور ہر قطر کی ایک نیا رنگ کہتی ہے دکن مین
وہابی وہ ہے جو سیندہی وغیرہ نشہ کی چیزون سے دور رہے بمبئی مین وہابی وہ ہے کہ جو یا شیخ عبد القادر
شیئاً للہ کہنے سے نفور رہے اودہ مین وہابی وہ ہے جو تین مذہبون مین سے کسی مذہب کی پابندی کرے
دہلی مین وہابی وہ ہے جو گور پرستی پر اظہار خود پسندی کرے بدایون مین وہابی وہ ہے جو شناکھڑا
کی تراشی ہوئی باتون پر نہ چلے حرمین شریفین مین وہابی وہ ہے جسکا عقیدہ اہل نجد کے عقیدہ سے
ملے حالانکہ ہر عاقل بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ ان امور کو سلطنت انگلستان کی عداوت سے کوئی تعلق اور
دولت انگلشیہ کی دشمنی سے کوئی علاقہ نہین جو لوگ ہند کے باشندون کو وہابی ٹھیرا کر محمد بن عبد الوہاب
نجدی کی طرف منسوب کرتے ہین انکی عقل پر خدا کی طرف سے ایک پردہ پڑا ہوا ہے یہ نہین جانتے
کہ باتفاق مورخین نصاری و اسلام نجدی مذکور ہند مین کبھی داخل نہین ہوا اور نہ اہل ہند کو اس سے
کسیطرح کا علاقہ شاگردی یا مریدی کا ہے چنانچہ کیفیت مفصل اسکی کتاب آثار الادہار اور تاریخ شام
اور دیگر مؤلفات علماء نصاری سے بخوبی ثابت ہے وہ ہمنے تاج مکلل مین لکھی ہے اور ان سب کی
تحریر سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ اسکی دعوت مذہبی فقط حجاز کے حوالے مین پھیلی اور جہاد انکا
صرف وہان کے سلکین بادیہ نشین کے ساتھ تھا نہ دوسری ملت والون کے ساتھ غرض جو کچھ ہو صرف
تہذیب اخلاق اور حسن عمل اور فتن و فساد سے دور رہنا اگر اسیکا نام وہابیت ہے تو انصاف کی گردن
مارنا اور عقل کا خون بہانا ہے اور اگر فکر و اندیشہ لڑائی کا سرکار انگلشیہ سے رکھنا اسکا نام وہابیت
ہے تو جس کسی شخص نے ابتدائے سلطنت برطانیہ سے آجتک ایام غدر وغیرہ مین سرکار سے مقابلہ کیا

ہے یا ایام غدر مین اس نے ارث بارکی ہر یا فساد و خونریزی پر کمر باندہی ہے

مین اس مین تخصیص اہل تقوی و طہارت کی نہین بلکہ حقیقت مین جو بات ہماری نزدیک باہر تحقیق کے پہونچی ہے

وہ یہ ہے کہ ایک گروہ فساد پژوہ فتنہ جو بغاوت خو نے حکام وقت کو اپنے بچانے کی وجہ دوسرون کی

کو یہ دہوکا تہمت وہابیت کا دی رکہا ہے اس پردہ مین اپنی عداوت کو چہپایا اور اپنی بغاوت کو اس حجاب

مین مستور کیا ہے والا واقع مین وہی مثل ہے کہ بہت سی مشہوریان بے اصل ہین اور یہ امر کہ کوئی قوم

اہل تقوی اور ارباب دیانت سے زیادہ تر سرکار انگلشیہ کی دوستدار اور خیرخواہ نہین یقینی و قطعی و

واقعی ہے اسیلئے کہ طریقہ انکا عدالت اور امانت اور دیانت پر مبنی ہے اور بغاوت کا حرام ہونا اور

نقض عہد کا مذموم سمجہنا انکے ذہنون مین جما ہوا ہے اور رفاہ عوام اور امن انام اور امان خاص

و عام پر جڑ انکی ملت کی قائم کی گئی ہے جانتے ہے اور یہ لوگ اپنے دین مین وہی آزادگی برتتے مین جس کا

اشتہار بار بار انگریزی سرکار سے جاری ہوا ہے حضور صاحب دربار دہلی مین جو سب درباریون کا مدار ہے

جو رسائل و مسائل رد تقلید و تقلید مذہب مین اب تک تالیف ہوئی وہ شاہد عدل ہین اس بات پر کہ

مدعی اس طریقہ کے قید مذہب خاص سے آزاد ہین اور جسقدر رسائل بجواب ان مسائل کی طرف سے

مقلدان مذہب کے لکہے گئے ہین وہ سب باواز بلند پکار رہے ہین کہ ہم مذہب خاص کے مقید و مقلد ہین

ہمپر پیروی فلان و ہمان فرض و واجب ہے آزادگی سے کچہ واسطہ نہین یہ آزادگی سرکار برٹش کو یا ان لوگو

جو اس حکومت مین اظہار اپنی آزادگی مذہب خاص کا کرتے ہین سبد کدہ ہے اب تامل کرنا چاہیے کہ

دشمن سرکار کا وہ ہوگا جو کسی قید مین اسیر ہے یا وہ ہوگا جو آزاد و فقیر ہے ع ببین تفاوت رہ از کجاست

تا بکجا ❊ ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

فصل ششم

ترجمہ تاج مکلل اس کتاب مین حالات سلف دین اسلام اور امرای عالی مقام مذکور ہین یہ کتاب

عربی زبان بطور تاریخ ہے اس مین سے جنکے حالات بیان لکہنا ضرور ہین ان مین سے اول ابن

مسعود ہین نام انکا محمد ہے نجد کے رہنے والے تہے آثار الادہار مین مذکور ہے کہ وہ ایک مشائخ

عرب عنزہ مین سے ہین جو ایک قبیلہ کا نام ہے اس مین یہ قبیلہ مسالیخ کے شیخ تہے اور انکے عرب مین

وائل اور تغلب اور سنجران قبیلون سے قرابت تہی اور نہایت خوش خلق اور سخی اور عاقل تہے

اور دادا انکے مسعود اپنے گہرکے سردار تہے کہ وہ درعیہ مین اپنے قبیلہ مین بود و باش رکہتے تہے

اور ابن عمار کے عاملون مین تہے جو حاکم تہا عیانیکا اور جب محمد بن عبد الوہاب نے اپنی دعوت ظاہر کی

ظاہر کی اور سلطان سے بگڑے اور انہون نے ابن سعود کے پاس جا کر پناہ لی ابن سعود نے انکی دعوت قبول کی اور مدد پر کمر باندھا ہوا محمد نے وعدہ کیا کہ تو بلاد نجد پر حاکم ہوجاویگا اور یہ معاملہ ۱۷۴۲ع کا ہے پہر ابن سعود نے عبد الوہاب کی بیٹی سے نکاح کیا اور اسکے قبیلہ کے بہت لوگون نے محمد بن عبد الوہاب کی دعوت قبول کرنے مین اسکی موافقت کی اور دعوت وہابیہ انکی بلاد مین پہیل گئی اور ہر طرف کے بہت لوگ انکی تابع ہوگئے اور ابن سعود کا غلبہ روز افزون ہونے لگا اور اتباع اسکے بہت ہوگئے اور ابن دعاس سے اور اس سے لڑائی ہوئی اس لڑائی مین ابن دعاس نے شکست کہائی اور وہان سے قطیف کو جا کر مرگیا اسوقت مین ابن سعود کی حکومت ولایت جمیع بلاد نجد پر جو جنوب مین واقع تہی بخوبی ہوگئی اور کام اسکا ترقی پر ہوا اور اس نے تجویز کی کہ سائر بلاد نجد پر حاکم ہوجاوی اور عراق عرب پر چڑہائی کی اور فتح پائی پہر باجتماع عساکر بلاد قصیم اور احساء اور عسیر کا قصد کیا اور یہ ملک سب اسکی زیر فرمان ہوگئے اسکے بعد وہ مرگیا اور اپنے بیٹے کو بڑی سلطنت پر چہوڑ گیا یعنی سعود کو اور سعود نے اوس سلطنت کا اہتمام و بندوبست خوب کیا اور بڑے بڑے کام کیے اور عبد الوہاب کے بیٹے محمد نے جو ان سے وعدہ کیا تہا کہ تو حاکم تمام بلاد نجد کا ہوجاویگا وہ پورا ہوا اور قریب قریب کے لوگ اس سے ڈرنے لگے اور اسکے مقابلہ اور محاربہ سے خوف کرنے لگے اور یہ شخص عالی ہمت اور صاحب شجاعت ہوشیار ذی فہم تہا اور بڑا ادیب اور خوش خلق و خوش گفتار تہا اور درعیہ کو اس نے خوب آباد کیا اور بہت سے مساجد اور محل تعمیر کیے اور لوگ اس سے انس کرتے اور اسکی صحبت سے بسبب حسن اخلاق اور خوبی گفتار کے محفوظ و مسرور ہوتے تہے اور اپنی رعیت پر ظلم و تعدی اور خونریزی گوارا نہ کرتا تہا بلکہ نرمی اور حلم سے انکے ساتہہ پیش آتا پر دعوت وہابیت پہیلاتا تہا اور باگ اختیار دین کی ابن عبد الوہاب کے ہاتہہ مین کر رکہی تہی اور ملقب بلفظ امیر تہا اور اسکی وفات ۱۷۹۰ع مین ہوئی سن میلاد سے تخمینا انتہی یہ کتاب جسکی یہ عبارت ہے تصنیف عالم مذہب عیسائی کی ہے بیروت مین طبع ہوئی اس مین محمد بن سعود اور اسکے شیخ محمد بن عبد الوہاب کا سنہ اور حال ضبط کیا ہے دوسرے عبد العزیز بن محمد بن سعود نے اتحاف الاولیا مین لکہا ہے کہ محمد انکے باپ نے انکو خلیفہ کیا اور یہ اپنے باپ کی روش پر چلتا رہا اور امور سیاست مین قدم بقدم اسکے رکہتا رہا اور وہابیت کی پہیلانے مین بہت کوشش کی اور ہمیشہ لڑائیون اور سخت سخت کامون مین مشغول رہا اور یہ اپنے مذہب کا بڑا عالم اور صاحب سطوت و شجاعت تہا اور خلیج عجمی سے حجاز تک سب لوگون نے اسکی حکومت اور امارت قبول کی اور جب اپنی اطراف کی حکومت مین خوب مضبوط و مستقل ہوا اور قبائل عرب اور ممالک حجاز کے لینے پر آمادہ ہوا جب امیر غالب نام شریف مکہ نے عتراض کیا اور نوبت بجنگ و جدل پہونچی اور یہ لڑائی ۱۷۹۲ع سن میلادیہ مین یا ۱۷۹۴ع مین

دفع ہوئی اور ایک مدت تک جاری رہی اور چند ماہ کے بعد فرقہ وہابیہ مذکور [illegible]
ہو گئے اور عبد العزیز نے قطیف کا قصد کیا اور اسپر غالب آیا اور وہان کے لوگون کو قتل کیا پھر بحرین کا
قصد کیا اور اسپر فتحیابی اور جزائر قریبہ پر وہان کے مسلط ہو گیا اور خلیج فارس اور اقلیم عربی کے
لوگون نے اسکی اطاعت اور امارت قبول کی پھر لشکر اسکا عمان کو روانہ ہوا اور جب عمان مین داخل
ہوا وہان کا حاکم سعید ہزیمت پاکر مسقط کو بھاگا اور وہان قلعہ مین متحصن ہوا عبد العزیز کے لشکر نے
اسکا مسقط تک تعاقب کیا اور وہان قلعہ کو جا کر ایک مدت تک گھیرا اور اس محاصرہ مین سعید نے
عاجز ہو کر صلح چاہی غرض ان دونون مین صلح ہوئی اور سعید نے ہر سال جزیہ دینا قبول کیا اور یہ اقرار کیا
کہ وہابیون کا ایک حق مسقط وغیرہ کی مساجد مین مقرر رہے اور وہابی اون دنون دیار بصرہ مین اور
اسکے اطراف مین قبائل عرب کو لوٹتے تھے اور ۱۷۹۶ء تک انکی یہی کیفیت رہی اور اسی سال مین
سلیمان پاشا والی بغداد نے ایک لشکر کثیر الاعداد ظفر اور بنی شمر اور منتفق کے لوگون سے جمع کر کے
عبد العزیز کیطرف روانہ کیا اور اس لشکر نے درعیہ کیطرف توجہ کی اور راہ مین احساء کیطرف ملتفت
ہوا اور احساء کے قلعہ کا ایک مہینہ تک محاصرہ کیا اور وہان کے حاکم نے عبد العزیز کو خبر کی وہ نجد سے
بافواج گران فوراً احساء دوڑا اور سلیمان پاشا اور عبد العزیز کے درمیان مین صلح ٹھہری اور چھ برس
تک اوسی صلح پر دونون قائم رہے اور سلیمان پاشا بعد تقرر صلح کے پھر بغداد کو لوٹ گیا اور عبد العزیز
نے ۱۸۰۱ء مین مشہد امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف لشکر طیار کر کے روانہ کیا اور اسکے مقدمہ جیش
خیمہ مین آپ بھی نکلا اور فرات کے کنارہ سے اسکا گذر ہوا اور قویط کے لوگون نے اسکی اطاعت و زکوٰۃ
قبول کر لی اور بہت غلام اور تحف و ہدایا پیش کیے عبد العزیز انکے قتل و ستم سے باز رہا اور اپنے
لشکر مین سے کچھ لوگون کو زبیر اور سوق شیوخ اور سماوہ کیطرف روانہ کیا کہ ان ملکون کو فتح کرین اور
آپ مشہد علی رضی اللہ عنہ مین پہونچا اور اسکا محاصرہ کیا اور حاکم وہان کا ایک مدت حصار مین متحصن
رہا پھر بعد فتح حصار کے عبد العزیز کربلا کی طرف متوجہ ہوا اور وہان جا کر خونریزی اور غارت کا بازار
گرم کیا اور امام حسین کے مزار کا سامان سب لوٹ والوہبی مباح کر دیا وہان کی آبادی اکثر ویران ہو گئی اس
جنگ و جدل کے بعد جب درعیہ کو لوٹا والی بغداد نے ایک لشکر عثمانیون کا اسکی طرف روانہ کیا اور عبد العزیز
نے ایک تھوڑی مسافت پر درعیہ سے باہر اوس لشکر سے مقابلہ کیا اور بعد جنگ و قتل کے اونکو درہم برہم کر دیا
اور اسی سال مین غالب شریف مکہ سے دوبارہ لڑائی ہوئی عبد العزیز نے دوسرے سال ایک لشکر طیار کر کے
طائف کو بھیجا اور انہون نے وہان قتل و ستم کے بعد فتحیابی کی اور کربلا کیطرح وہان بھی قتل عام کیا

اور اموال انکے لوٹ لیئے اور اسی سال مین قنفذہ کو جو سات دن کی راہ پر جدہ سے جنوب کی جانب واقع ہے فتح کیا اور سنہ ۱۲۱۸ھ مین عبد العزیز نے ایک لشکر وہابیون کا طیار کرکے اپنے بیٹے سعود کو اوسکا مقدمۃ الجیش بنایا اور مکہ معظمہ کو روانہ کیا وہ لشکر مکہ مین پہونچا اوس نے اہل مکہ کو زیر و زبر کرکے تین مہینے تک اسکے حصار کا محاصرہ کیا اہل مکہ کا توشہ تمام ہوا ناچار اونھون نے اسکی اطاعت قبول کی اور غالب شریف مکہ مغلوب ہوکر جدہ کو روانہ ہوا اور سعود بن عبد العزیز مکہ مین نیسان مین داخل ہوا اور وہان کے لوگون کے ساتھہ بہت رعایت اور مدارات کی اور اوس مقام کے آداب و تعظیم کو بخوبی بجا لایا اور بعضون نے لکھا ہے کہ وہان کے سردارون اور شریفون کو قتل کیا اور کعبہ کو برہنہ کر دیا اور دعوت وہابیت قبول کرنے کو لوگون پر جبر کیا پھر وہان سے مع لشکر جدہ کو روانہ ہوا اور اسکا گیارہ روز محاصرہ رہا غالب شریف نے اسکی اطاعت قبول کرکے بہت سے اموال بطریق تحفہ اسکو پیش کش کیئے اسی اثنا مین عبد العزیز مقتول ہوا اور کیفیت اسکے قتل کی یہ ہے کہ اسی سال کے وسط مین وہ ایک دن نماز مین مشغول تھا کہ ایک مرد شیعی نے جو فارس کا تھا اور نام اسکا عبد القادر تھا اس نے عبد العزیز پر حملہ کیا اور دونون شانون کے بیچ مین ایک تلوار ماری کہ اسکے زخم سے وہ زمین پر گر گیا اور خون مین لوٹنے لگا اور لوگ اس قاتل پر دوڑ پڑے اپنی نیزے لیکر اور اسکا سارا بدن نیزون سے چھید ڈالا باقی رہا سبب قتل سو مورخین یون بیان کرتے ہین کہ بادشاہ فارس نے ابن سعود کو اسیلئے مروا ڈالا کہ اس نے بلاد قطیف اور جزائر بحرین کو اسکی ولایت سے چھین لیا تھا اور مشہد امام حسین کو برباد کیا تھا اور اس سے لڑنیکی طاقت نتھی سو بصلاح فریب اسے عبد القادر کے ہاتھہ سے قتل کروا دیا عبد القادر پہلے درعیہ مین آیا اور بڑی دینداری اور زہد و عبادت ظاہر کی اور مساجد مین مشغول بعبادت رہتا تھا یہانتک کہ اپنے مقصود پر فائز ہوا ابن سعود بھی نماز کا پابند تھا کہ ہر نماز اپنے وقت مین ادا کرتا تھا اور یہی شان اور علمائے وہابیہ کی بھی تھی اور بعضون نے کہا کہ عبد القادر مذکور نے عبد العزیز کو اپنے عیال کے عوض مین قتل کیا کہ وہ اسکی تلوار سے کربلا مین مارے گئے تھے اور عبد العزیز نے اپنے بیٹے سعود کو خلیفہ کیا تمام ہوا مضمون آثار الادہار کا

تیسرے سعود جو بیٹا عبد العزیز کا ہے جب اپنی باپ کی جگہہ پر بیٹھا سنہ ۱۲۱۸ھ مین اوسکا حال آثار الادہار مین یون لکھا ہے کہ وہ کریم النفس عالی ہمت دانا و مضبوط اور ادیب اور عالم اور بہادر تھا اور اپنی عالی ہمتی سے بڑے بڑے کامون پر اقدام کرتا تھا اور اپنی بہادری اور شجاعت کے سبب بہ نسبت اور بہائیون کے باپ کو بہت پیارا تھا اور باپ نے اسکو کئی بار لشکرون کا سردار کرکے جابجا قریب و بعید ملکون مین روانہ کیا تھا اور وہ لشکر وہابیہ کی کئی جگہہ منتصب ہوا اور

اور اسکی مین نہ بہیا در حلم اور عدل تہا اسلیے عام اور علم اسکی [illegible]
شمشیر برہنہ تہا اور مجرمون کو سخت سزا دیتا اور ابطال علاق [illegible] بہت کو [illegible] اور حرمین شریفین
کی حفاظت مین بہت سعی کی اور سعد ہمیشہ اسکا خادم رہا اسکے ایام امارت مین اور عدالتین [illegible] اسکی دولت
یہانتک کہ جب سعد مرگیا اسکے گہر والون مین ایک بیماری پڑگئی تہا وہ ان مین بہوت ہوگئی [illegible] دولت
والا تہا اور بڑے لشکر والا اور اسکی ڈاڑہی اور مونچہون کے بال بہت گہنے تہے سو اہل [illegible]
الی استوار رب کہاتا تہا اور اسکی پہلی بیوی سے آٹہہ بچے تہے اور دوسری سے تین اور جب اس کے باپ عبد العزیز
نے انتقال کیا اسوقت سعد حجاز مین غالب شریف کی لڑائی مین مشغول تہا اور رستے شریف کی لشکر کے
بند کردیے تہے اور غالب نے مغلوب ہوکر اسکی امارت کو تسلیم کرلیا تہا اور یہی غالب جب مکہ مین لوٹ کر
آیا اور وہابیون کو غافل پاکر جا ملا کہ انپر تسلط کرے سعود نے اسکی بہت تعظیم و توقیر کی اور اسکے نزدیک رکہا
پہر بنی حرب سے حرب کا اتفاق ہوا اور انکے شہرون مین اس نے بہت خونریزی کی اور شہر ینبع مین اترا
اور وہان کے لوگون نے اسکی اطاعت قبول کی پہر مدینہ منورہ مین گیا اور وہان کے لوگون پر جزیہ باندہا
اور مزار مقدس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کو برہنہ کردیا اور اسکے خزائن اور دفائن سے سب لوٹکر [illegible] عجیبہ کو
لے گیا بعضون نے کہا کہ ساٹہہ اونٹون پر بار کرکے خزانہ لے گیا اور ایسا ہی ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما
کے مزارات کے ساتہہ پیش آیا اور مدینہ پر متبرن شبیع بنی حرب کو حاکم کیا اور لوگون کو دعوت وہابیہ کے قبول
کرنے پر مجبور کیا اور سعود نے قبہ مزار نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈہانے کا قصد کیا مگر اس امر کا مرتکب نہوا
اور حکم کیا کہ بیت اللہ کا حج سوا وہابیون کے اور کوئی نہ کرے اور عثمانیون کو حج سے مانع ہوا اور کئی
برس تک حج سے بہت لوگ محروم رہے اور شام اور عجم کے لوگون کو حج نصیب نہوا اور انکے خوف سے اکثر
حجاج اپنے مقاصد پر فائز نہو سکے اور اواخر سنہ ۱۲۲۰ مین سعود نے ابو نقطہ کو جو عسیر کا شیخ تہا اپنے لشکر
کے پیادون کے ساتہہ صنعا یمن کے شہرون مین بہیجا اور اس نے ان شہرون مین داخل ہوکر بہت خونریزی
کی اور لحیا اور حدیدہ کو غارت کیا پہر اپنے شہرون مین لوٹ آیا اور حمود صاحب صنعا نے دعوت وہابیہ
قبول کی تاکہ اسکی شر سے اپنے شہر کو بچاوے اور تمام بلاد حجاز نے اطاعت اور امارت سعود کی قبول کی
اور حکم اسکا تمام بلاد عرب مین پہیل گیا سوا ہی حضرموت کے اور بعض قری یمن کی غرض سلطنت اسکی
بہت عریض و طویل ہوگئی پہر سعود نے اپنے لشکر کئی بار بصرہ کو بہیجے اور زبیر مین [illegible] اور انہون نے
بڑی خونریزی کی اور بصرہ مین داخل ہوئے پہر اپنے عرب کی [illegible] صحرا کے تمام [illegible] اور
اس نے جاکر وہان قتال کیا اور حلب تک انکا تعاقب کیا اور بعض لشکر [illegible]

اور وہان کے ملکون مین لوٹ مار اور قتل وقمع کی اور بغداد کو اور انکے بیچ مین تھوڑی مسافت باقی رہ گئی اور اس اثنا مین ابی نقطہ عسیری اور حمود صاحب صنعا مین لڑائی جاری تھی اور ۱۸۰۹ع مین یوسف پاشا والی شام ہوا اور اس نے وہابیون کی لڑائی مین بڑی بڑی کوشش کی اور اپنی مراد کو نہ پہونچا اور اسی سال مین خلیج عجمی پر اسطول انگریزی آیا اور اس نے راس خیمہ پر گولہ باری کی کہ وہ ویران ہو گیا اسکے رہنے والے چور تھے کہ وہ رہزنی انگریزون کی کرتے تھے اور انکے جہازون کو لوٹ لیتے تھے اور ۱۸۱۰ع مین سعود نے بلاد شام کیطرف چھ ہزار سوار لیکر ارادہ کیا اور اس مین پہونچکر بڑی خونریزی کی اور
(۴۵) شہرون کو وہان کے خراب برباد کیا یہانتک کہ اسکے اور دمشق کے بیچ مین دو دن کی راہ رہ گئی اور وہان کے لوگ ان سے ڈری اور یوسف پاشا کو اس سے مقابلہ کرنیکی طاقت نہ تھی مگر سعود وہان سے فتح پاکر لوٹ گیا اور پھر اسکو خبر لگی کہ بعض سرداروں بلاد حجاز نے اوسکی طاعت اور انقیاد سے انکار کیا اس نے اسیوقت اپنا کچھ لشکر اس جانب روانہ کیا اور اس نے اونکے شہرون مین داخل ہوکر لوٹ مار اور برباد کرنا شروع کر دیا اور بلد حتوہ مین جبرا داخل ہوکر وہان کے چھوٹے بڑے کو تہ تیغ کیا اور وہان دس ہزار آدمی تھے سو ان مین سے ایک بھی نہین بچا اور جب امر وہابیت (اسکے وقت مین خوب زور پکڑا اور انکا رعب و داب لوگون مین زیادہ ہونے لگا تب سلطان محمود خان نے انکی دفع کا ارادہ کیا اور انکی شر سے لوگون کو بچانا چاہا سو اس نے محمد علی پاشا خدیو مصر کو لکھا کہ ان لوگون کو بزور بلاد حجاز سے نکالدو اور انکی حکومت اور ولایت حرمین شریفین وغیرہا سے اٹھا دو سو اس نے توشہ اور لشکر جمع کرنا شروع کیا اور جب ایک بڑا لشکر طیار کر لیا اوس پر طرسون پاشا نے اپنے بیٹے کو امیر بنا کے روانہ کیا لشکر وہان سے اس طول مین روانہ ہوکر
(۴۶) جہازون مین براہ سویس ینبع تک پہونچا اور تشرین مین اترا اور اول ۱۸۱۱ع مین پھر ینبع سے مدینہ منورہ کا ارادہ کیا اور اسکی راہ مین بدر اور صفرا پر غلبہ کیا پھر عبداللہ بن سعود اور اسکے بھائی نے اس لشکر سے مضیق جدیدہ مین کہ وہ قریب ایک منزل کے ہے مدینہ سے ملاقات کی اور بڑا مقابلہ ہوا لشکر نے شکست کھائی سب اسباب و اثقال اسکے وہابیون کے ہاتھ آئے اور چار توپ مین مع سامان حرب انکے ہاتھ لگین پھر طرسون پاشا نجد مین دوبارہ آیا اور مدینہ کیطرف تشرین اول ۱۸۱۲ع مین مدینہ پہونچا اور ساری شہر کو گھیرا اور تشرین ثانی مین سن مذکور سے مدینہ مین داخل ہوا اور وہابیون کا قتل کرنا شروع کیا اور لوٹ مار وہان جاری کی اور بعضے وہابی قلعہ مین متحصن ہوئے جب انکا ذخیرہ تمام ہو گیا تو انھون نے امن چاہی اور طرسون نے انکو امن دی جب وہ قلعہ سے باہر نکلکر مدینہ سے دور نکلگئے ایک لشکر نے انپر حملہ کیا اور ان مین سے کسی کو نہ چھوڑا

مگر جو بہاگ نکلا اور سنہ ۱۸۱۲ء مین طرسون نے مکہ مکرمہ پر فتح پائی اور بعد [illegible]
مین کئی لڑائیان ہوئین اور اسی سن مین مصری قنفذہ پر غالب ہوے اور [illegible] وہابیون نے
حملہ کیا اور مصری بہاگ نکلے اور وہابی شہر مین داخل ہوے اور قتل و قمع شروع کیا انہی ایام مین [illegible]
عبدالعزیز جسکا ہم حال لکہہ چکے ہین اسکا انتقال ہوا مرض بخار مین اور یہ معاملہ آٹہوین جمادی الاول
ہجری (۲۸) نیسان کو سنہ ۱۸۱۴ء میلادیہ مین ہوا عمر اوسکی اڑسٹہہ برس کی تہی جو بیٹے تہے عبداللہ بیٹا اسی
سعود کا ہے جسکا حال ہم اوپر لکہہ چکے مرد شجاع تہا اور باپ اکثر امور مین اسپر اعتماد رکہتا تہا اور وہ
علو ہمت اور جنگجوئی اور بہادری مین اپنے باپ سے بڑہکر تہا مگر صاحب عزم ایسا نہ تہا جیسا اسکا
باپ تہا اور وہ محمد علی پاشا عزیز مصر کے مقابلہ مین درہم برہم ہو گیا اور عزیز مصر حجاز مین آیا اور اپنے
لشکر کا تفقد حال کیا اور ان سے مدد لیکر بلاد حجاز مین بہت خونریزی کی اور وہابیون پر غالب ہوا
اور لوگون کو انکے شر سے امان دی پہر عزیز مکہ مین لوٹ آیا سنہ ۱۸۱۵ء مین عبداللہ ابن سعود سے صلح طلب
کی اس شرط سے کہ وہ جو چیزین مزار نبوی سے لوٹ لی گیا ہے پہیر دے اور اگر نہ پہیریگا تو لشکر عزیز
کا درعیہ مین داخل ہو کر بالکل استیصال درعیہ کا کریگا ابن سعود نے اوس صلح کو قبول نہ کیا عزیز نجد
کی طرف چلا کہ طرسون پاشا سے ملے کہ وہ جبرہ مین جو قصیم کے حوالی مین ہے اوترا ہوا تہا اور ابن سعود
شنان مین اوترا جو جبرہ سے کئی گہنٹے کی راہ پر ہے اور وہان مصریون کی راہ بند کی انکو گہیر لیا وہ انکی
لشکر کی کثرت سے ڈرے ان سے صلح چاہی آخر مین ابن سعود کے ساتہہ مصریون نے فریب کیا ابن
سعود نے انکی صلح مان لی وہ صلح ابن سعود اور طرسون کے درمیان ان شرطون کے ساتہہ ٹہیری کہ دونون
سے کچہہ مزاحمت نکی جاوے اور حج کی انکو اجازت ملے بغیر مزاحمت کے اور مصری لوگ قصیم کو چہوڑ دین اور
اون مشائخان عرب کو پہیر دین جو ابن سعود کی عہد شکنی کر کے مصریون مین مل گئے تہے اور اقرار
کرین سلطان کی سلطنت کا سوا اسکے اور شرطین مقرر ہوئین اور طرسون پاشا اپنا لشکر لیکر جبرہ
سے رس کی طرف لوٹا پہر وہان سے مدینہ گیا اور اواخر جمادی الثانی سنہ ۱۸۱۵ء مین مدینہ مین داخل ہوا اور اپنے
باپ کو وہان نہ پایا اسلیے کہ وہ مصر کو کسی ضرورت سے چلا گیا تہا دو قاصد ابن سعود کے مصر گئے اور
عزیز مصر سے پروانہ صلح طلب کیا اسنے انکار کیا اور کہا کہ ہم صلح نہین کرینگے جبتک کہ حجاز ایک
عمدہ اور نہایت ارزانی کا ملک تہا وہابیون کا دولت کے سپرد نہ کر دیا جاوے غرض وہ دونون قاصد
بے نیل مرام لوٹ آئے اور یہ خیانت مصریون کی ابن سعود کو نہایت بری لگی اور دوبارہ لشکر انکے
مقابلہ کو طیار کیا اور یہی حال سنہ ۱۸۱۶ء تک رہا اور یہ جہگڑا بین سنہ مذکور سے آیندہ ہم پاشا

محمد علی پاشا ایک لشکر گران لیکر حجاز گیا اور ابن سعود کی لڑائی مین بڑی کوشش کی اور انکے شہرون
کے لینے مین بڑی سعی سے بجالایا اور اسنے اسکو فتح دی اندونون مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین وہابیون
نے بڑی ہزیمتین پائین اونھین مین ایک واقعہ ماویہ کا تھا جو (۱۲) مارچ مین ۱۸۱۵ء مین واقع ہوا اور
واقعہ عنیزہ اور شقرا جو (۱۴) کانون ثانی مین ۱۸۱۸ء مین واقع ہوا اسکے بعد ضرمہ مین ایک لڑائی
ہوئی پھر درعیہ مین ایک جنگ ہوئی ابن سعود کی ہمت نے اوج کیا اور لشکر اکٹھا کرکے درعیہ مین قلعہ
بند ہوا ابراہیم پاشا اسکو ایک مدت تک گھیرے رہی تب اسکے قلعہ فتح ہوا اور ابراہیم پاشا نے قلعہ مین
داخل ہوکر ابن سعود اور اسکے گھر والون کو مقید کیا کوئی ان مین سے بھاگ نہ سکا سوا ایک بیٹے
ترکی کے اور بعضون نے کہا ہے کہ جب ابن سعود اپنی نجات سے مایوس ہوا اور درعیہ بالکل مصریون
کی گولہ باری وغیرہ سے برباد ہوگیا تو ابراہیم پاشا سے اس نے امن چاہی ابراہیم نے اسکو امن دی
اور یہ واقعہ (۸) ذیقعدہ کو ۱۲۳۳ہجری مین ہوا یعنے بدل ۱۸۱۸ء میلادیہ مین غرض ابن سعود
ابراہیم پاشا کے پاس آیا اور اپنے تئین اسکو سونپ دیا اور امن چاہی اور ایک دن کی مہلت مانگی
ابراہیم نے اسکی بہت تعظیم کی اور مہلت دی دوسرے دن اسکی شرط کے موافق اوسکو مصر لیجانا
چاہا ابن سعود حسب حکم سلطان مصر کیطرف ایک لشکر کی حفاظت و حراست مین روانہ ہوا جو دہم
ذی قعدہ کو وہان سے چلکر اٹھارہوین محرم کو محمد علی پاشا عزیز مصر کے پاس پہونچا عزیز مصر نے
اسکا بہت اکرام کیا ایک خلعت دیکر آستانہ علیہ سلطان کو روانہ کیا (۱۷) صفر (۱۶) کانون
اول مین سن مذکور سے وہان داخل ہوا وہان باندھکر مارا گیا اور خزندارہ اور عبد العزیز بن سلمان
جو اسکا کاتب ہوا وہ دونون قید رہے

فصل ہفتم

محمد بن عبد الوہاب کا حال کرنیل پریس قند بک سیر کانی نے اپنی کتاب مرآۃ الوضیہ فی الکرۃ الارضیہ
کی چوتھی فصل مین بلاد عرب کے حالات مین صفحہ (۲۲۹) مین یون لکھا ہے کہ اوائل اس قرن مین طائفہ
وہابیہ قوی ہوا اور یہ گروہ ایک مرد تمیمی کی طرف منسوب ہے کہ اسکو محمد بن عبد الوہاب کہتے ہین اور وہ
قبیلہ مسالیخ مین سے تھا اولاد علی سے اور اس قبیلہ کا بقیہ نواحی زبید مین ہے خلیج عجم پر اور محمد بن عبد الوہاب
درعیہ مین تھا نجد مین اور حاکم وہان کا ان دنون سعود بن عبد العزیز عنزی تھا ربیعۃ الفرس کے
قبیلے سے کہ وہ شیخ تھا شہر کا غرض سعود ابن عبد الوہاب سے متفق ہوگیا اور اسکی تعلیمون کو پھیلانے لگا سنہ ۱۷۶۶
مسیحی مین اور اسکے بعد عبد العزیز ابن سعود حاکم ہوا اور دو بڑے لشکرون پر غالب آیا جو وزیر بغداد نے

اس کیطرف رخ کیے ہوئے اور ایک بڑا لشکر بہیجا یا [illegible]
مین اور یہ گروہ وہابیون کا عراق مین غالب ہوگیا اور سعود علی پاشا [illegible]
سنہ ۱۸۰۳ع مین عبد العزیز نے اپنے بیٹے سعود کو بارہ ہزار فوج کے ساتھ روانہ کیا اور وہ طائف [illegible]
اور پہر جدہ گیا اور اسکا محاصرہ کیا اور وہان اسکو اپنے باپ کی موت کی خبر ملی وہ درعیہ [illegible]
مین پہر حجاز کو گیا اور مدینہ منورہ کو فتح کیا اور اسکے اطراف پر مسلط ہوگیا اور وہان [illegible]
سنہ ۱۸۱۵ع تک پہر ابراہیم پاشا اسکے دفع کرنے پر مستعد ہوا جو والی مصر تہا اور کئی لڑائیون مین اسپر غالب آیا
یہانتک کہ اسکو ملک حجاز سے نکالدیا اور سعود مرض بخار سے درعیہ مین مرگیا اور پچاس برس کی اسکی عمر تہی
اور اسکی اولاد نجد پر حاکم رہی اور اسکے اطراف پر اب تک حاکم ہے اور قصبہ انکا درعیہ یا ریاض ہے اور
وہ لوگ سب وہابیون مین سے ہین انتہے اس کتاب کی تاریخ تالیف ۱۸۷۷ع ہے اور پہر صحت اس کتاب کی
یعنے نظر ثانی سنہ ۱۸۸۱ع مین ہوئی اور اسی مورخ نے یہ بہی کہا ہے کہ نجد اوس ملک کو کہتے ہین جو متصل
شام جانب شمال واقع ہے اور عراق سے جانب شرق اور حجاز سے جانب غرب اور دریا سے جانب جنوب اور وہ
بہت پاکیزہ ملک ہے عرب کا اور شعرای عرب نے اکثر اسکی تعریف کی ہے اور اس مین ایک نرچہ بلند واقع
ہے جسکو کلیب بن وائل بن ربیعہ نے رمنہ مقرر کیا تہا اور آخر یہ امر اسکے قتل کا سبب ہوا اور جو جنگ
واقع ہوئی جو حرب بسوس مشہور ہے اور وہ لڑائی عرب مین ضرب المثل ہوگئی ہے اور جبل عجا و جبل سلمی
ملک مین واقع ہے کہ ایک مدت سے عربی فصیح سوا اسکے اور کہین باقی نہین الحاصل جو حال وہابیون
کا ان سات فصل مین تحریر ہوا اس سے زیادہ کسی کتاب تاریخ وغیرہ مین کہینے نہین لکہا اور جیسا فن
تحریر و تحقیق علما عیسائین سکے ہے آس سے زیادہ تحقیقات بہی ممکن نہین ہے اس حال کے ملاحظہ سے
معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند مین کوئی مسلمان وہابی مذہب نہین ہے اسلیے کہ جو کارروائی ان
لوگون نے ملک عرب مین عموماً اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین خصوصاً کی اور جو تکلیف انکی ہاتہون
سے ساکنان حجاز و حرمین شریفین کو پہونچی وہ معاملہ کسی مسلمان ہند وغیرہ نے سا تہہ اہل مکہ و مدینہ کے
نہین کیا اور اسطرح کی جرأت کسی شخص سے نہین ہو سکتی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ فتنہ وہابیون کا
سنہ ۱۸۱۹ع مین بالکل خاموش ہوگیا اسکے بعد کسی شخص امیر و غریب نے اس ملک سے [illegible]
بلکہ اوسی سن مین جو بدنظمی ملک سندے وستان مین بسبب طوائف الملوک کے واقع [illegible]
بتدبیر سرکار انگریزی سے دور ہوئی ایک طرف فتنہ و ہنگامہ قتال سکہا ہاتہ سے [illegible]
گرم تہا دوسری طرف مکر ا جہانیو وہ سے قتل و غارت ملک [illegible] وغیرہ مین [illegible]

وشور لوٹ مار کا ہاتھ سے بیشمار ورن کے تماچوتھی طرف ملک الرہ مین کارخانہ حرب وضرب کا ہاتھ سے بیان ذزیر محمد
خان بہادر کے قائم تہا اسی طرح ہر قطر ہندوستان مین ایک ایک سردار اپنی دلاوری سے ملک گیری اور
تباہی رعایا کر رہا تہا حکام دولت انگلشیہ نے سب سردارون کو موافق اونکے رتبہ کے عہدنامے کیے اور سبکو
انکی جگہون مین بامن و امان تمام بٹہا دیا اور ایک ایک حصہ ملک کا انکے تحت تصرف مستقل مین دیکر نسلاً
بعد نسل اور بطناً بعد بطن وثیقت نامہ لکہدیا جو آجتک بدستور قائم ہے اور اسکی پابندی طرفین سے برابر
ہر زمانہ مین ہوتی ہے چنانچہ عہدنامہ ریاست بہوپال اسی ۱۸۱۸ء مین ہوا جو سال ختم فتنہ اہل نجد کا ہے جن
کی طرف وہابی منسوب ہین اور سے آجکا دن ہے کہ کبہی سرکار برٹش سے کسی قسم کی مخالفت وسرکشی
نہین کی بلکہ بپابندی قول وقرار مذکور زمانہ غدر ہندوستان مین جبکہ اکثر رعایا خالصہ انگریزی کی بدل گئی
رؤسا ہند نے بقدر اپنی طاقت ومقدرت کے سرکار برطانیہ کو رسد وفوج اور مال سے مدد دیہی دی نواب
سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ نے بہوپال سے تا جہانسی فوج ریاست بہیجی اور علاوہ اجناس علاقہ بہوپال سے ہر طرح
کی اعانت کی اسیطرح نواب شاہجہان بیگم صاحبہ عالیہ نے ہنگامہ فوج کشی کابل مین مستعدی اپنے واسطے
مدد سرکار انگریزی کے فوج ومال سے ظاہر کی اور سال حال مین جبکہ مہم مصر پیش آئی طرح طرح کی دلسوزی
اور اعانت ظاہر فرمائی یہانتک کہ جب سرکار نے اعرابی پاشا کو شکست دی اور ملک مصر پہر توفیق پاشا
خدیو مصر کو مسلم ہوا تو اسکی خوشی مین اتواب قلعہ فتحگڈہ سے سر کین اور خریطہ خط تہنیت روانہ صدر کیا اسی
طرح ہر موقع مین بااتفاق نامہ نگار سب سے پہلے اپنی خیرسگالی اور مدد دہی کا ارادہ سچے دل سے ظاہر کیا
جسکا شکریہ ذریعہ تحریر سررشتہ و تار ہاے برقی مکرر سہ کر طرف سے جناب والیسراے گشور ہند کے معرض اظہار
مین آیا اور یہ کارروائی موجب کمال خوشی حکام عالیمقام ہوئی **ذکر عمود جدید بعد فتح مصر** کے ۱۵-
ستمبر ۱۸۸۲ء سے ایک ستارہ نیزہ دار جانب مشرق کسی تا تاریخ ہذا روزانہ آخر شب کو بوقت چہار ساعت
برآمد ہوتا ہے جسکی دُم مثل ایک نیزہ بلند کے نہایت لنبی و چوڑی ہے سر اوسکا چہوٹا مشرق کی جڑ مین
ہے اور دم طرف جنوب کے منحرف اور سر پتلا برابر تارے کے اور دم نہایت عریض سفید رنگ یکسان ہے
جو ستارہ بعد زمانہ غدر ہندوستان کیجانب شمال سے نکلتا تہا اسکی صورت اور تہی وہ آسمانڈبادہ تہا اور
اسکی دم بوجہ اجتماع چند کواکب زیرہ دیکہنے مین آتی تہی گویا دُمدار ہونا اسکا ہیئت مجموعی تارون سے
منتزع ہوتا تہا اور پاس تارے کی دُم بجز ایک ستون سفید روشنی کے کواکب دیگر سے یہ دم ملحوظ نہین
ہوتی مذہب اسلام مین نہ کواکب کا اعتقاد نجومیونکی طرح پر نہین بلکہ زینت آسمان اور آلۂ رجم شیاطین
اور علامات راہ بر و بحر بہی ہین لیکن اسقدر ضرور ہے کہ کثرت سے جلد جلد نکلنا ایسے استارون کا جنکو دم

کہتے ہیں علامت قریب ہونے ظہور مہدی منتظر و نزول حضرت عیسیٰ [illegible]
کی ختم تیرہویں صدی کو باقی ہے پھر سنہ ۱۳۰۰ ہجری کی ابتدا سے چودہویں صدی شروع ہوگی اور زوال سلطنت
اسلام و ظہور مہدی و خروج دجال اول صدی میں ہوگا جس کسی صدی میں ہو آخر اس قدر ضرور ہے کہ دجال کا
خروج اسوقت ہوگا جبکہ دنیا ظلم و جور سے بھر جاوے اور بدعت گری و عملداری اسکے اطراف کو پہنچ جاوے
معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ نزول جناب مذکور نہایت قریب ہے ہر طرف سے تعصب مذہبی کا زور ہے نیچریوں کا خروج ہے
نیچر تو بظاہر آپ کو زبردستی مسلمان کہتے ہیں ہنود میں بھی بعض پنڈت موحد مذہب جدید ہو کر داعی خلق
خدا طرف اپنی اوج کے ہیں مسلمانان لکھنؤ میں ایک مذہب بین بین کا نکلا ہے اس قسم کے مفاسد سے سارا جہان
دنیا بھر گئی چھ سات سال سے ایک نہ ایک جگہ ہنگامہ قتال گرم ہے کوئی اپنے آقای قدیم سے باغی ہوتا ہے
کوئی کسی کو زبردستی باغی و وہابی ٹھیراتا ہے کوئی وہابیت کا منکر ہے کوئی صلح کل کا طالب کوئی عقیدہ نیچر
خاص کا ہے کوئی درپے آزار غربا اہل اسلام ہے کوئی سرپرست مذہب ہر کلہ ہے کوئی مسائل مذہب کو طرز
فلسفی میں لاتا ہے کوئی اہل سنت کی رد میں باثبات تقلید مذاہب سرگرم ہے کوئی متبعین حدیث کو
رفضی بتلاتا ہے کوئی مقلدوں کو گمراہ جتاتا ہے کوئی کسی کی معاش و جاگیر دجلسازی سے چھین لیتا ہے
کوئی فریب و دغابازی سے رسائی اپنے نزدیک رؤسا و حکام کی چاہتا ہے کوئی ممنون احسان مگر محسن
کشی میں ہر کسی جگہ باپ بیٹے میں جنگ ہے کسی جگہ دلا و خویشاوندان میں خلاف ہے کسی جگہ دختر کو مادر سے
نزاع ہے کسی جگہ غیر حقدار مدعی حق ہیں کسی جگہ مستحق خاموش ہیں غرضکہ اس قسم کے صدہا ہزارہا لاکھوں
فتنے ہر شہر و ملک میں کیا عرب کیا عجم برپا ہیں جنکا حصر نہیں ہوسکتا ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا
كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ سید احمد خان نیچر کو اپنی وہابیت کا اقرار ہے لکن بے شبہ خیرخواہ سرکار انگریزی ہیں
اس قسم کے پیچیدہ معاملہ شمار سے باہر ہیں اب بھی اگر قیامت جلد آوے تو پھر کب آویگی کثرت آفات روز
و بردن سے اب تو زندگی بسر کرنا دشوار ہو گیا ہے ؎ ہر صبح غموں میں شام کی ہے ہمنے * خونابہ کشی
مدام کی ہے ہمنے * یہ مہلت کم کہ جسکو کہتے ہیں عمر * مر مر کے غرض تمام کی ہے ہمنے *

فصل ہشتم

جب بحسب اغوای ملازمان قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے ٹیمس آف انڈیا نے اپنے پرچہ خبر مورخہ ۱۴ جنوری
سنہ ۱۸۸۶ع میں جو نسبت رئیس سید حسن و سید احمد و منشی لطف اللہ خان و سید عبداللہ ساکن سرحد کابل [illegible]
روس یہ چھاپا کہ ہم لوگوں سے عربی اخبار جوائب مطبوعہ قسطنطنیہ مورخہ ۲۰ محرم سنہ ۱۲۹۷ھ مطابق ہشتم
جنوری سنہ ۱۸۸۰ع میں اس مضمون کو پایا ہے کہ صدیق حسن خان ایک معزز وہابی ہے جو شوہر ملکۂ [illegible]

ہو بال محکمہ الہین آبلا مین دو تین کتابین خاص تصنیف کی کتابین مطبع جوائب مین چھپنے کو بھیجی ہین خطبہ کتب
سے ظاہر ہے کہ یہ کتابین خلاف عام قواعد اسلام اور امن والی مسائل مذہبی کی ہین اور اس صحیح
مذہب کے خلاف ہین جو بارہ سو برس سے ایک طرح پر چلا آتا ہے اور یہ کتابین تائید مذہب وہابی مین ہین تو اسی
زمانہ مین جناب صاحب نے ٹیمس کو جواب دندان شکن دیا اور غلطی خبر مذکور کی ثابت کر دی پہر دوبارہ سید حسن
وغیرہ چار نفر مذکور نے ٹیمس آف انڈیا مین وہابی ہونا میرا طبع کرایا اوسپر ریاست نے اعتراض کیا اور جنٹی
سیہور اور اندور کو لکھا آخر ٹیمس نے لکھنا خبر مذکور کا جھوٹ سمجھ کر ترک کر دیا۔ کیونکہ ان کتابون مین ذکر
بغاوت یا جہاد کا نہین ہے بلکہ وہ مذہبی کتابین بھی نہین علم تاریخ و لغت و معانی و بیان وغیرہ کی ہین
پہر ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۲۹۹ ہجری مین سید حسن مذکور مر گیا۔ اسلیے اس جگہہ بضرورت بیان حال خبر مذکور لکھنا
اس بات کا ضرور ہوا کہ یہ وہابیت کس چیز کا نام ہے جسپر اسقدر شور و غل ہوتا ہے۔ اور ہر شخص و قوم کے دشمن
جب کسیکو ایذا پہونچانیکا قصد کرتے ہین تو نزدیک حکام وقت کے اوسکو وہابی ظاہر کرکے بدنام کر دیتے
ہین سو اصل اسکی یہ ہے کہ بموجب تحقیقات علمائے عیسوی کے جسطرح کتاب آثار الادہار وغیرہ مطبوع بیروت
مین لکھا ہے۔ یہ بات معلوم ہوئی کہ محمد بن سعود نام ایک امیر ملک نجد مین تھا اوسکے وقت مین ایک شخص
محمد بن عبد الوہاب نام ظاہر ہوے ان سے اور قوم بوہرہ سے مخالفت مذہبی ہوئی محمد بن سعود نے اونکی مدد کی
یہ واقعہ سنہ ۱۷۶۰ء مین ہوا اور بعد سنہ ۱۷۶۵ء کے ابن سعود مر گیا۔ اوسکی جگہہ بیٹا اسکا عبد العزیز نام قائم ہوا اس
نے اپنے باپ کیطرح پر مذہب محمد بن عبد الوہاب کا رواج دیا اور اطراف نجد و ملک عرب مین لڑائی شروع
کی یہانتک کہ سنہ ۱۷۹۲ء یا سنہ ۱۷۹۴ء مین مکہ و مدینہ پر فتح پائی اور بہت علاقہ لے لیا اسکے بعد بیٹا اسکا سعود
نام سنہ ۱۸۰۴ء مین حاکم ہوا اور باپ کے طریقہ پر کارروائی کی یہانتک کہ حسب الحکم سلطان محمود خان والی روم
کے محمد علی پاشا مصر نے سنہ ۱۸۱۱ء مین اوسپر فوج کشی کی اور شکست دی پہر وہ سنہ ۱۸۱۴ء مین مر گیا اوسکی عمر
۶۹ برس کی تہی۔ اوسکی جگہہ اسکا بیٹا عبد اللہ نام قائم ہوا اوسکی لڑائی ابراہیم پاشا بن محمد علی پاشا سے
سنہ ۱۸۱۶ء مین ہوئی اور آخر کو مقید ہو کر اسلامبول بہیجا گیا وہان جا کر قید مین مر گیا اور یہ فتنہ سنہ ۱۲۳۴ھ مطابق
سنہ ۱۸۱۹ء مین ختم ہو گیا۔ اصل اس مذہب کی یہ ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ سوای اطراف ملک نجد کے کسی دوسری
جگہہ مذہب مذکور نے رواج نہین پایا اور دوسری کتب تاریخ بیروت سے جو تالیف علمای عیسوی کے ہین یہ
بات بھی معلوم ہوئی کہ مذہب محمد بن عبد الوہاب مذکور کا حنبلی تھا جب سے سعود وغیرہ اور اسکے مددگار
مٹ گئے پہر کسینے اس دن سے آجتک اوس ملک مین خروج نہین کیا ہندوستان کے مسلمان ہمیشہ سے مذہب
شیعہ یا حنفی رکہتے ہین پاکی یا وہ رسم ملک نجد سے کسی کتاب تاریخ سے ثابت نہین ہوتی اور نہ کوئی مسلمان

اس ملک کا مرید یا شاگرد اون لوگون کا جو ہندوستان کی کتابین [illegible]
ہم دیکھتے ہین کہ ایک شہر مین بعضے لوگ بعضون کو وہابی کہتے ہین اور بعضے بدعتی کہلاتے ہین [illegible]
ہین انکے سبب سے جو غور کیا تو یہ معلوم ہوا کہ یہ فساد آپس کی عداوت سے ہے اسلئے کہ [illegible] اسلام
باوجودیکہ بہتر فرقے ہین جنکی گنتی علمائے اسلام نے اپنی کتابون مین لکہی ہے ان مین کسی جگہہ کوئی
فرقہ بنام وہابیہ نہین گنا اسکے سوا جبکہ ہندوستان مین انکے دشمنون نے وہابی مشہور کیا ہے وہ اوس نام
سے انکار کرتے ہین اور کوئی تعلق اون کا ملک نجد سے ثابت نہین ہوتا پہر جو غور کیا گیا کہ وہ کون مسائل
ہین جنکے سبب سے ایک فرقہ کا نام بدعتی ہوا اور دوسرے وہابی کہلایا تو معلوم ہوا کہ وہ چند مسائل ہین بعضے
ان مین متعلق عقائد ہین اور بعض متعلق عبادت ان مسائل مین کسی جگہہ مسئلہ جہاد کا ذکر نہین ہے اور ڈاکٹر
ہنٹر صاحب نے تعداد ان مسئلون کی سات مسئلہ اپنی کتاب مین اور چودہ کتابین لکہی ہین لیکن ان مسائل
مین انسے غلطی ہوئی ہے چنانچہ نکتہ چینی مسٹر سید احمد خان سی ایس آئی سے ظاہر ہے جو بہ ترجمہ انگریزی
خاص مقام لنڈن مین طبع ہوئی ہے اور حصر کتابون کا بہی غلط ہے اور بعض ایسی کتابون کا نام لیا ہے
جو کسی کے نزدیک مذہب وہابی کے نہین ہین جیسے درمختار ہین جو لوگ قبر کو نہین پوجتے مردون کی نذر و نیاز
نہین کرتے مولویون اور درویشون کی رای کی اطاعت نہین بجالاتے مجلس مولود نہین کرتے تعزیہ نہین
بناتے کسی مذہب خاص کے پابند نہین چوری و دغابازی و رشوت خواری و زناکاری و عہدشکنی وغیرہ
افعال بد کو منع کرتے ہین اور جو دین بارہ سو برس سے چلا آتا ہے کہ جسوقت سوای اسلام کے کوئی نام
مذہب کا جانتا تہا اور وہ قرآن شریف اور حدیث کی کتابون مین لکہا ہے اور وہ کتابین سالہا سال سے
بلکہ اس سے پیشتر سے مکرر سہ کرر کلکتہ و دہلی و بمبئی و مصر وغیرہ مین طبع ہوئی ہین اور ہوتی ہین اور ان کا
منشا صرف قائم ہونا عبادت یعنے نماز و روزہ و حج وغیرہ فرائض پر اور بچانا ہر فساد کی بات سے ہے اور اس
کی کتب و رسائل سیکڑون اردو عربی وغیرہ زبانون مین سیکڑون برس سے تالیف ہوئی ہین نہ چودہ کتابین
ہین نہ چالیس - انکو یہ بدعتی لوگ جو پابند کسی مذہب خاص کے ہین وہابی کہتے ہین ایک شخص فضل رسول
نام مشہور بدایون ملک ہند کا رہنے والا تہا سب سے پہلے وہابی نام اوس نے مسلمانان ہند کا رکہا پہر اس
نام کو عوام مین مشہور کر دیا جو لوگ فسادی تہے اونہون نے حکام کے ذہن مین یہ بات ڈالدی کہ جو لوگ
وہابی کہلاتے ہین وہ سرکار انگریزی کے دشمن ہین سرکار نے جو غور فرمایا تو یہ دریافت کیا کہ مطلق وہابی
کہنے سے کوئی ہمارا دشمن نہین سمجہا جاتا جبتک کوئی جرم بغاوت اس سے صادر نہو مگر یہ بات مدت
مدراز کے بعد سرکار نے سمجہی ورنہ ایک زمانے مین صرف کسی کے وہابی کہدینے سے [illegible]

اب وہ بات باقی رہی ہے کہ سید احمد شاہ ساکن نصیر آباد و بریلی مین ایک شخص تھے جنہون نے بہت خلق کو نماز
روزہ پر قائم کیا اور گناہون اور فسادون کے کامون سے روکا - اور پھر وہ ہندوستان سے چلے گئے اطراف پنجاب
مین سکھون سے لڑے انکو فضل رسول بدایونی نے وہابی ٹھیرایا اور سرکار کا دشمن بتلایا حالانکہ وہ کلکتہ
تک گئے تھے اور ہزارون مسلمان فوج انگریزی کے انکے مرید ہوئے تھے مگر اونہون نے کبھی یہ ارادہ ساتھ
سرکار انگریزی کے ظاہر نہین کیا اور نہ سرکار نے ان سے کچھ تعرض فرمایا حالانکہ خاص کلکتہ سے سات سو
آدمی اپنے ہمراہ لیکر حج کر گئے اور مدت دراز تک ہزارون مریدون کو ہمراہ لیکر ہندوستان کے شہرون
مین وعظ و نصیحت کرتے پھرے اسکی تصدیق کے واسطے تحریر سید احمد خان سی ایس آئی کافی ہے جو انہون
نے جواب مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خاص لنڈن مین بعبارت اردو و انگریزی طبع کرائی ہے اس مین
حال وہابیون کا اور حال سید احمد شاہ بریلوی کا اور مسئلہ جہاد و ہجرت کا اور مسئلہ دار الحرب اور دار الاسلام
ہونے ملک ہندوستان کا اور ذکر ان کتابون کا جنکو لوگ تصنیف وہابیون کی خیال کرتے ہین مفصل
لکھا ہے اور انکا لکھنا اسواسطے زیادہ معتبر ہے کہ یہ بڑے معتمد گورنمنٹ عالیہ اور خیر خواہ سرکار انگریزی کے
ہین مینے تو سید احمد شاہ بریلوی کو نہین دیکھا اور نہ انکا زمانہ پایا لوگون سے انکا حال سنا اور کتاب
سید احمد خان سی ایس آئی مطبوعہ مقام لنڈن ١٢٨٩ء مین لکھا دیکھا مگر حال مین جو ایک روبکار
محکمہ گورنمنٹ پنجاب وغیرہ مورخہ دہم نومبر ١٢٩٩ء مقام کوہ مری دیکھا تو اسکا مضمون اس عبارت سے
معلوم ہوا کہ لفٹننٹ گورنر جنرل صاحب بہادر نے تین سو آدمی کی درخواست کے جواب مین جنکو لوگون نے
وہابی مشہور کر کے ہر طرح کی معاش و عہدہ جات سرکار انگریزی سے محروم کر رکھا تھا یہ تحریر فرمایا کہ جناب موصوف
کیطرف سے اس عرضی کا جواب لکھا جاتا ہے جسپر قریب تین سو شخص کے دستخط ہین اور جس مین کئی ہزار
اشخاص کی رائے اور خواہشون کا اظہار ہے جو اہل اسلام مین اس فرقے سے تعلق رکھتے ہین جو
عوام الناس مین وہابی کے نام سے مشہور ہین سائلون کا بیان ہے کہ اگرچہ وہ ایسے خیر خواہ سلطنت
کے ہین جیسے اور رعایای حضرت علیا ملکہ معظمہ دام اقبالہا ہین تو بھی وہ بسبب اشتباہ بدخواہی کے بہت
سی کلفتون کے زیر بار ہین اور چند ناچاریون کے متحمل کیے جاتے ہین کہ وہ اپنے مذہب کی رسوم کو
آزادی کے ساتھ ادا نہین کر سکتے حالانکہ ملکہ معظمہ کے اشتہار نے سب کو آزادی کا وعدہ دیا ہے لکر
وہ مسجدون اور اسلامی جلسون سے الگ کیے جاتے ہین اور لوگ عموماً سرکار کے طریقہ کی پیروی کر کے ان کو
حقارت اور بے اعتنائی سے دیکھتے ہین کہ کسی وہابی کے لیے علی العموم قانونی مین انصاف پانا
ناممکن ہے کیونکہ اس بات وہابی کے معلوم ہوتی ہے حاکم عدالت اسکے خلاف پر آمادہ ہوجاتا ہے

ہین انکی یہ درخواست ہے کہ وہ گورنمنٹ کا اعتبار [illegible]

نہ خیال کرین اور ان سے ایسا سلوک نکرین جیسا بدخواہون کے ساتھ ہوتا ہے [illegible]

کیے جاوین اور اپنے مذہب کی رسوم کو آزادانہ ادا کرنے پاوین اور یہ بلا زبان [illegible] پاوین [illegible]

ہین وہ آیندہ شبہہ سے بری ہون اور ترقی سے محروم نہ رہین نواب لفٹنٹ گورنر بہادر [illegible] کہنا [illegible]

اپنی تکالیف کے لیے پیش قدم ہوئی اور انکی درخواست کی رو سے جواب دینے کو آمادہ ہین [illegible] حسب الحکم

نواب معزی الیہ قلمی ہے کہ اگرچہ سائل نام وہابی کو رد کرتے ہین لکن یہ وہ نام ہے جس سے وہ عموماً مشہور ہین

جہانتک لقب مذکور تحریر ہذا مین مستعمل ہوا ہے حقارت کے کلمہ کے طور پر نہین ہوا ماسوا اسکے نواب

محتشم الیہ اس مضمون کی ملاحظہ سے نہایت محظوظ ہوئے کہ سائل بالکل خیال بدخواہی دولت ملکہ معظمہ

سے بھی منکر ہین اور اپنے تئین اون وہابیون کی حرکات مخالفانہ اور باغیون سے جو کئی سال سے خفیہ فتنہ

پردازی یا بظاہر مخالفت مین مشغول ہین بالکل بے تعلق ظاہر کرتے ہین جناب موصوف ان کی درخواست [illegible]

کے قبول کرنے کے لیے بہمہ وجوہ رضامند ہین اوس جماعت نے جسکی طرف سے سائل معروض رسا ہین کچھ

عرصہ گذشتہ سے پنجاب مین نہایت خیرخواہی اور رفاقت کی طریقہ سے سلوک رکھا اور جناب معزی الیہ

انکو یقین دلاتے ہین کہ جبتک وہ ملکہ معظمہ کے نیک رو رعایا کے مانند کاربند رہینگے سرکار با وقار انسے

برابر اوسی مہربانی سے سلوک کریگی جیسے کسی اور جماعت رعایای ملکہ معظمہ سے اگرچہ فرقہ مشہور وہابی

کی نسبت بدگمانی رہی ہے تو باعث اسکا یہ ہے کہ انکے اراکین مین سے بہتون نے خصوصاً ہندوستان کے

دیگر حصون مین طریقہ بدخواہی سے کام کیا خاصکر اس معاملہ مین کہ اونہون نے اوس گروہ باغیان کو امداد

دی جو مقابلہ ملک سرحد ہزارہ پر آباد ہین لیکن نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا یہ منشا نہین ہے کہ اورون کے

جرائم سائلون کے یا اور کسی کے جو انکی طرح خیرخواہی حسبت کا اظہار کرین اور نیک رو رعایا کے مانند

کاربند رہین ذمہ لگاوین بحوالہ لاچار بہای درباب پرستش مذہبی حسب الارشاد نواب لفٹنٹ گورنر بہادر

کے مرقوم ہے کہ جناب محتشم الیہ جانتے ہین کہ گورنمنٹ عالیہ کے اشتہارات جنکی رو سے ہر ملت کے [illegible]

جنکی رو سے ہر ملت کی پیروون کو استحقاق ہے کہ اپنی پرستش بلا مزاحمت کرین تاوقتیکہ امن عامہ کو

خطرہ نہ پڑے ہر طرح سے تعمیل کیجاوے۔ لیکن جو مخالفت وہابی طریق کی پرستش کے عام عمل کے

بابت ہین ہے وہ خود اہل اسلام کیطرف سے ہے نہ کہ سرکار سے وہابی ایک فرقہ [illegible] خاص کا ہے

گروہ اوس طریقہ اسلام سے جو عموماً پنجاب مین رائج ہے اتفاق کلی نہین رکھتے [illegible]

مین اپنی رسوم کے آزادانہ عمل کرنے اور اوس جگہ اپنے عابدین [illegible]

اظہار کرین لیکن وہ ان صاحبون کی استعمال کے باب مین جو رشید مسلمانون کے ترسی اور انکے استعمال کے
لیے جنی ہوگی ہم مین اصرار نہین کرسکتے جہانتک قواعد پولیس کا تعلق ہے فی الحال وہان کسی خاص نظر
بندی مین نہین ہین اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر سائلون کی گزارشات اطمینانی سے اس امر کو یقین
کرنے کو بہت خوش ہین کہ اسکی آئندہ بہی ضرورت نہ پڑیگی - علاوہ برین سرکار اپنے اون اہلکارون
کو جو سائلون کی ملت سے ہین نامہربانی سے نہین دیکہتی ہے اور نہ انکو ترقی سے محروم رکہتی ہے جو
کچہ سرکار اپنے ملازمون سے چاہتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنے فرائض کے انجام مین سرگرمی ظاہر کرین
اور حیثیت خیرخواہی سے ملبوس رہین اسکے ثبوت مین تذکرہ لکہا جاتا ہے کہ سید ہدایت علی تحصیلدار
پٹیالہ جو فرقہ وہابی مین بہت مشہور ہین کچہ عرصہ ہوا کہ عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی پر ترقی ہوئی اور
کم سے ایک اور شخص کا نام جو اسی ملت مین سے ہے اور جسکی خدمات اکثر دفعہ پسند ہوئی ایسے ہی ترقی
کے لیے جو کسی مناسب وقت پر عمل مین آوے فہرست مین درج ہے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر خوش ہین
کہ انکو یہ موقع سائلون کے اطمینان کرنے کا ملا کہ جبتک اونکا چال چلن ایسے نیک رہے ہے اور
ایسا خیرخواہانہ جیسا کہ اب ہے رہیگا تو انسے سرکار با وقار نامہربانی سے سلوک نہ کریگی یہ مراسلت
صاحبان کمشنران قسمت ہای اضلاع کے لیے بہیجی جاویگی ۱۰ نومبر سنہ ۱۸۷۶ء کوہ مری - تمام ہوئی عبارت
روبکار محکمہ گورنمنٹ پنجاب کی بعدہ سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ہشتم اگست سنہ ۱۸۷۹ء مطبوعہ لاہور
مین تائید اس عبارت کی اسطرح پر دیکہی گئی کہ آجکل مشکل ہوگا اگلے خیالات کو جو لوگ ثابت کر
رہے تہے کہ بغاوت ہند کی وہابیون کے سبب سے ہوئی اسکا ثابت کرنا مشکل پڑیگا اور اس گزٹ
مین یہ بہی ذکر ہے کہ مولوی محبوب علی دہلوی نے زمانہ غدر کی لڑائی کی نسبت جس مین بخت خان
باغی نے اونکو شریک کرنا چاہا تہا جہاد ہونے کا انکار کیا اور مولوی محمد حسین لاہوری بہی اب تک
مذہبیہ پرچہ اشاعۃ السنہ جہاد کا نسبت گورنمنٹ ہند کے انکار کرتے ہین پہر دوسرے پرچہ گزٹ
مذکور مورخہ اکتوبر سنہ صدر مین یہ لکہا دیکہا کہ مولوی محمد حسین لاہوری نے سر لیوس کاوگناری
کا معاملہ کابل مین ظلماً مارا جانا ثابت کیا ہے اور مذہب اسلام سے مسئلہ اسکا یہ بتایا ہے کہ قاصد مذہب
مخالف کا نزدیک مسلمانون کے مارا نہین جاتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی آخر عمر مین وصیت
فرمائی ہے تیرہوان تحریر اس فصل مین پرچہ موسومہ ... مین حصہ جلد سوم نمبر پنجم مطبوعہ دفتر آگرہ اخبار محمدی
المسمی مورخہ سنہ ۱۲۹۶ ہجری اس مضمون کی میری نظر مین گذرا کہ ہم کو الہ آباد مین چند روز رہنے کا اتفاق ہوا اون
دنون مین چند جوان دیکہے جو اس فکر مین مدہوش ہین کہ مسلمانون کی رسمی اور مذہبی عیوب کی ایک کتاب بنائی

قادری الہند جیسے عالم ایسے ہو چکے ہیں کہ انہیں محدث کا لقب دیا گیا ہے [illegible]
ہیں انکو ایک فہرست میں داخل کر سکتے اونکی تصنیفات پر اعتراض کیے جاتے ہیں اور [illegible]
اوس کتاب کا نام جسمیں تردید دو بیان تجویز کیا گیا ہے الی قولہ اس سے بجز تسوید اوراق کے کیا حاصل ہے [illegible]
و خوشامد گورنمنٹ کے لیے ایسی کتاب کی ضرورت ہے تو یہ بات دوسری ہے اور اس کا ذکر [illegible]
اس میں درد سر کرنا لاحاصل ہے ایسی کئی کتابیں تصنیف ہو چکی ہیں از آنجملہ ایک [illegible]
سنہ ۱۲۸۷ ہجری یا سنہ ۱۸۷۰ء میں جبکہ چند صاحبان انگریز نے اس امر پر بحث شروع کی تھی کہ فرقہ وہابیہ کے سبب سے
ہماری سلطنت میں ذریعہ فساد ہو سکتے ہیں اور عنقریب بہت سے ملکی خیر خواہان کی طبیعت کا رجحان ہو کر
بہت دنوں تک اسکی بحث جاری رہی تھی آخر کار وہ بحث دست اندازی گورنمنٹ سے باہر رکھی گئی اس
وقت مولوی عبد اللطیف خان بہادر مجسٹریٹ کلکتہ نے اوس خیال کے رد میں عام مسلمانوں کی طرف سے
ایک رسالہ مشتہر کیا تھا اور اس میں عام اطراف ہندوستان کے عالموں اور نیز علماء مکہ و مدینہ وغیرہ کے فتوے
نقل کیے تھے جس سے سرکار کو معلوم ہو جاوے کہ تمام فتاوای مذکورہ کی رو سے کل مسلمانوں کو سرکار کی
مخالفت ناجائز ہے اور کسی شخص کو حیثیت موجودہ پر ہندوستان کے دار الاسلام ہونے میں شک نہ رہے
اور ہماری بھوپال میں بھی جناب مستطاب معلی القاب فاضل اجل عالم اکمل محدث باکمال مفسر بے مثال حضرت
نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر دام اقبالہ نے اوس رسالہ کو پسند
فرما کر حکم دیا کہ اسکو اچھی طرح شائع کریں اور حضور موصوف نے خود بھی اس مسئلہ کو نہایت تحقیق و احتیاط
سے اپنی کئی کتابوں میں بصراحت تمام تحریر فرمایا ہے جس میں حیثیت موجودہ پر سرکار انگریزی کی مخالفت
کو قطعاً ناجائز لکھا ہے اور جن علماء متقدمین نے مثل شاہ عبد العزیز صاحب وغیرہ کے بتاویلات دیگر اسکے
خلاف اپنا مسلک اختیار کیا ہے اون تاویلات کو نہایت عمدگی سے علیحدہ کیا ہے خصوصاً حضور ممدوح الیہ
نے دو برس پیشتر اس مسئلہ کو کتاب عوائد العوائد میں نہایت خوبی و تحقیق سے بیان فرمایا ہے اور یہی
اور کتابیں ہندوستان سے لیکر مصر اور استنبول تک اور پشاور سے لیکر طہران تک تقسیم ہو گئی ہیں [illegible]
یہ کتاب بھی جابجا پہونچ گئی اور اگر کوئی صاحب مہربانی فرمائش کرینگے تو ہم بھیج دینگے [illegible]
جب ایسے عالم مستند اور رئیس معتبر کی کتاب موجود ہے اور مولوی عبد اللطیف خان صاحب کے رسالہ میں
بہت سی فتوی بصراحت مندرج ہیں تو اب ایسے ایسے چھوٹے چھوٹوں کو اپنے دخل [illegible] کی کیا ضرورت
ہے اور اپنے مذہب کی کتابوں پر بے فائدہ عیب لگانے اعتراض اور [illegible]
مطعون کرنے سے کیا فائدہ الی قولہ [illegible]

کچھ نہیں اور وہابی کا لقب اپنے لیے کسینے اختیار کیا ہے اور اسکی علت یہ ہو کہ سرکار ہم سے بدظن ہو یا ہماری
اور ہماری حیثیت کی نسبت ہمیوقع الفاظ کا استعمال کرے یا ہمارے عقاید پر ایسے اعتراض وارد کرے جس سے
مذہب مین پراگندگی پیدا ہو تو اس دور انگلشیہ مین بصورت استغاثہ مصنف مذکور تباہی و بربادی سے محفوظ
نہین رہ سکتا پھر ایسا کام کیون کرے جس سے بجز حماقت و نقصان کے کچھ فائدہ نہو اس سے بہتر یہ ہو کہ جو
شخص مذہبی امور مین مداخلت کی لیاقت نہین رکھتا ہے وہ خود کو دخل در معقولات سے بچا تا رہے یا خود
کو اس لائق کرلے تب ایسا حوصلہ کرے انتہی بلفظہ اسکے بعد نمبر ششم جلد چہارم اشاعۃ السنہ کو مین نے
دیکھا اسکے اول مین یہ لکھا ہے کہ صفحہ ۱۶۴ سے آخر تک لائق ملاحظہ گورنمنٹ ہے یہ پرچہ بابت رجب ۱۲۹۹
ہجری مطابق جون ۱۸۸۱ء کے ہے مینے بھی اسکو ملاحظہ کیا معلوم ہوا کہ رائے صاحب اشاعت کی درباب
اصلاح طریقہ مناظرہ مذہبی اتفاق باہمی اہل اسلام و انتظام عام ملک ہند کے بہت مناسب اور صحیح ہے
گورنمنٹ کو اسپر لحاظ فرمانے سے نہایت امن جانب عامہ خلق سے حاصل ہوگا اور رفع تعصبات مذہبی
سے جس مین خاص و عام گرفتار ہین ایک عمدہ انتظام ملک کا ہاتھہ آویگا اسکے بعد مین کہتا ہون کہ مینے
جو اپنی کتابون مین مطابق مذہب حنفیہ ہندوستان کو دار الاسلام لکھا اور فقدان شرائط جہاد کا اس
ملک مین ذکر کیا جسکا حوالہ تیرہوین صدی مین دیا گیا ہے یہ تحریر میری قبل از اطلاع کے ہے اور بحث
پر جو کلکتہ مین ہوئی اور اس مین مولوی عبد اللطیف خانصاحب بہادر سی ایس آئی نے کوشش فرمائی
اور سید احمد خان صاحب بہادر نے نکتہ چینی ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین کتاب بنائی کیونکہ اس ریاست
بھوپال مین آجتک بحث مذہبی کا کسیقوم کے ساتھہ چرچا نہین ہے کہ ریاست اور اہالی ریاست کو دوسرے
بلاد کی بحث پر اطلاع یا شوق دیکھنے ایسی کتب کا ہو بلکہ مینے اس ۱۲۹۹ ہجری مین لضرورت ملکی
نکتہ چینی مذکور وغیرہ کو دیکھا اور طرف اخبار مذکورہ کے رجوع کیا اسلیے کہ تحریرات مذکورہ کو موافق
منشا اہل اسلام عموماً اور اہل حدیث کے خصوصاً پایا مجھکو اس جگہہ شکر گزاری خواجہ محمد یوسف علی صاحب
مہتمم تیرہوین صدی کی لازم ہے کہ انھون نے عامیانہ میری تحریر سابق و لاحق کی تصدیق و تایید فرمائی
لطف دیگر یہ ہے کہ مینے اپنی ایک کتاب مین یہ بھی لکھا ہو کہ ہندوستان جن علماء کے نزدیک دار
الحرب ہے انکی دلیلون کی بنیاد پر بھی خاص اس جگہہ جہاد نہین ہو سکتا گو یا یہ نزاع لفظی ہے اسیطرح
جو ایک کتاب عبرہ نام درباره جہاد و ہجرت بزمانہ جنگ روم و روس لکھی تھی اور اس مین بھی واسطے ایفاء
جہاد کے وہی شرائط مذکور ہین جنکا وجود اس زمانہ مین مفقود ہے بلا ایک کتاب دوسری مین جسکا نام
اکلیل ہے مثلاً یہ بات عربی عبارت مین اپنے استاد الاستاد مرحوم قاضی محمد بن علی شوکانی رحمۃ

اسنہ علیہ سی نقل کی ہے کہ ناقل و ہر عدل کا دا خطے امام کے ہے یہ ہے کہ مثل [illegible] اسباب [illegible]
کوشش کریں اور خیرخواہ دامن جوہی عالم تعلق ہو غرض کہ مجرد وجود مسائل جہاد کا کتب [illegible]
اسلام مین اور بیان احکام جہاد کا ہمراہ مخالفان مذہب اسلام کے ہرگز وسیلہ کسی فساد و بغاوت کا ہمراہ
گورنمنٹ عالیہ کے نہین ہوسکتا ہے یہ بات ضروریات ہر مذہب و ملت سی ہے کہ ہر عالم اپنے مذہب کا جب
کوئی کتاب مذہبی بطور تحقیق و تنقیح تصنیف و تالیف کریگا تو جو بات اس مذہب مین از روی دلیل ہے ان
ثابت ہوگی اسکو لکھیگا جس طرح قرآن شریف اور کتب حدیث و فقہ اسلام مین کتاب الجہاد مع جملہ مسائل
و فضائل و احکام موجود اور درس و تدریس مین ہر جہ ہے اس تصنیف سی کوئی احتمال وقوع فتنہ و فساد کا نہین ہوسکتا
جبتک کہ صاحب تصنیف اسباب ظاہری بغاوت جمع کرکے مدعی امامت یا جہاد کا نہو اور دعوت عام فتنہ و فساد
نہ کرے ہزارہا باغی زمانہ غدر وغیرہ مین از روی تواریخ ملکی ایسے دیکھے سُنے گئے کہ جن سے پہلے درجہ کی
بغاوت حکام سابق و حال کی واقع ہوئی حالانکہ وہ لوگ علم سے بالکل محروم تھے اور اونکو افسر و امیر بھی
نام جہاد کا یا اسکی فضیلت کا حال نہین جانتے تھے چہ جائے عوام لشکر اور مقصود انکا اوس بغاوت سی
جہاد اسلامی نہ تھا اور اگر یہ مقصود ہوتا تو بھی کوئی عالم اسلام انکی تصدیق و تائید اس کام مین نکرتا معہذا
تہمت وہابیت اور جہاد علماء حدیث پر خواہ قدماء ہون یا متاخرین محض خیال خام ہے کوئی دانشمند تجربہ
کار معاملہ فہم ہرگز اس بات کو قبول نہین کرسکتا ہے کہ اون ملاوین کے جو علم کامل سے جاہل اور تحقیق
صحیح سے عاطل مین کوئی شخص بھی اہل علم و معرفت سی ایسا دعوی کرے کہ سرکار سے جہاد کرنا مذہب اسلام
مین حالت موجودہ پر بالخصوص فرض ہے یا اسوقت مین شروط جہاد موجود مین اور مجھکو تو خاصۃ اس بحث
مین قلم اٹھانے سے کچھ غرض نہتی مگر جبکہ ایک کتاب مجموعہ خطب جسکا نام موعظت حسنہ ہے بھوپال مین طبع
ہوئی اور وہ کتاب ایسی تہی کہ اس مین خطب جمعہ سال تمام کے فی ماہ پنج خطبہ علماء سابقین مرحومین صدہا
سال کے جمع تھے مثل ابن الجوزی و محمد بن احمد یمنی وغیرہما المحدثین کر اوس مین اتفاقاً ایک خطبہ غزوہ کا
مؤلفہ مولوی محمد اسمعیل صاحب مرحوم کا بھی آخر کتاب مین مذیل خطب کسوف و خسوف و استسقاء و نکاح
وغیرہ حسب طریقہ دیگر مجموعات خطب مطبوعہ بلاد متفرقہ درج تھا اوسپر یارون نے مجھکو وہابی کہدیا جسکا
جواب دیباچہ کتاب تاریخ بھوپال مین لکھا گیا ہے حالانکہ مینے مولوی محمد اسمعیل کو نہین دیکھا
اور نہ انکا زمانہ پایا اور نہ اونکی کسی کتاب مین ذکر جہاد کا لکھا دیکھا اور نہ خاص اس خطبہ مین ذکر جہاد
کا ساتھ گورنمنٹ کے ہے صرف بیان فضیلت جہاد کا ہے جسطرح منابر کتب علما [illegible] لکھا ہے
اسطرح کی خطبے کتب تاریخ سلاطین اسلام وغیرہ مین بہت لکھی ہین اور مجامیع خطب مطبوعہ بلاد [illegible]

مین بہی موجود مین بلکہ آٹھہ برس پہلی طبع مجموعہ خطب مکرر سے مینے کتاب ہدایۃ السائل مین ایک فقرہ یہی
تحریر کیا ہے کہ ہمپر نہ اتباع محمد بن عبدالوہاب نجدی کا لازم ہے اور نہ اتباع محمد بن اسمعیل دہلوی کا حالانکہ
اگر کوئی شخص مسلمان کسی عالم اسلام کی کتاب سے کوئی مسئلہ رد شرک و بدعت و تقلید کا نقل کرے اور اسکے
موافق عقیدہ رکھے اور اسکو اپنا پیشوا جانے تو یہ بات بہی کچہ مضر کسی سلطنت و دولت کو اسوقت تک نہین ہو
سکتی ہے جب تک کہ بنیاد کسی فساد و بغاوت کی اسپر قائم نہ ہو علماء ہر ملت و مذہب ایک دوسرے کی کتاب سے
ہمیشہ نقل و استفادہ و استدلال کیا کرتے ہین یہ امر کوئی جرم مذہبی یا قانونی نہین ہے مگر جب یہ تہمت
نسبت میرے بطور مخبری لگائی گئی تو اسوقت جس طرح ہر شخص کو اپنے خلاف منشا امر پر غصہ و رنج ہوتا ہے
مجہہ کو بہی اس مخبری بے اصل اور تہمت محض پر غصہ و رنج پیدا ہوا ناچار مینے اس فصل کو واسطے بیان حال
وہابیت کے تحریر کیا ہمکو وہابی کہنا ایسا ہے جیسا کوئی کسی کو گالی دے اور منسوب کرنا ہمارا طرف اون
اشخاص کے جنکا نام بعض لوگون نے براہ عداوت مذہبی یا خانگی وہابی رکہا ہے اور وہ لوگ بہی وہابی نہ
تہے اور نہ اونہون نے سرکار انگریزی سے کبہی جہاد کیا اور نہ ہندوستان مین فتویٰ جہاد کا لکہا سراسر بے
انصافی ہے مین بعد اتفاق رائے سید احمد خان صاحب بہادر سی جو اونہون نے جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب
مین ظاہر کی ہے اور کتاب نکتہ حسینی مین لکہی ہے یہ کہتا ہون کہ سید احمد شاہ بریلوی جنکا نام فضل رسول
بدایونی نے وہابی مشہور کیا تہا وہ اپنی ذات سے عالم مولوی نہ تہے ایک درویش قوم سادات سے تہے شاہ
عبدالعزیز دہلوی کے مرید اونہین کے طریقہ پر چلتے تہے اور وہ اپنے باپ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے
طریقہ پر تہے اور خلق کو نصیحت کرتے تہے اور انکی نصیحت سے ہزارون جاہل ہندوستان کے راہ راست پر آگئے شاہ عبدالعزیز
اور انکے باپ کا زمانہ ہنگامہ ملک نجد سے قریب یا اول تہا مگر انکو کسینے وہابی نہ کہا اور نہ اونہون نے ملک نجد
کو دیکہا اور نہ انکو طریقہ اہل نجد پر اطلاع حاصل ہوئی اور نہ انہون نے کسی اپنی تصنیف مین ذکر وہابیون کا
لکہا۔ بلکہ وہ نام و مذہب وہابی سے بہی آگاہ نہ تہے اسیطرح جو تصنیف سید احمد شاہ صاحب بریلوی اور
انکے مریدون کی ہے اس مین کہین بہی ذکر وہابیون کا نہین ہے اور نہ مسئلہ جہاد کا لکہا ہے ایک کتاب
انکی صراط مستقیم نام ہے جو کلکتہ مین اسی زمانہ مین طبع ہوئی تہی اور پہر دوبارہ اس زمانہ مین دہلی میرٹھہ
مین چہپی اس مین مسائل درویشی ہین۔ دوسری کتاب تقویۃ الایمان مؤلفہ مولوی اسمعیل دہلوی ہے اور اس
مین ذکر رد شرک و بدعت کا ہے کہین وہابیون کا اور مسئلہ جہاد کا پتہ بہی نہین یہی حال کتاب راہ سنت اور ہدایۃ
المومنین کا ہے کہ اوس مین بدعات اور تعزیہ کی برائی لکہی ہے۔ تعزیہ ایک ایسی چیز ہے کہ مذہب شیعہ مین بہی
بدعت ہے گورنمنٹ اگر ساری کتابون کو جمع فرماکر ملاحظہ کریگی تو کسی کتاب مین ان کتب سے مسئلہ جہاد کا پایا

بغاوت کا سرکار انگلشیہ سے یا فساد سکھانیکی کوشش یا بعد یہ [illegible]

اس مقام پر یہ بھول ہوئی ہے کہ اونہوں نے لقب وہابی کا حق میں سید احمد خان [illegible] انکے مریدوں اور
شاگردون کے روا رکہا اور یہہ بھی لکھا کہ ہر فرقہ حنفی مذہب وغیر میں بھی وہابی ہوتے ہیں مگر یہہ لوگ معتقد
جہاد کے ساتہہ سرکار انگریزی کے نہیں ہین - اور آخر فقرہ انکا یہ ہے کہ ہم اسوقت بہت سے ایسے آدمیون کا
نشان دے سکتے ہین جو سرکار کے ملازم ہین اور ملازم بھی ایسے کہ ان سے زیادہ سرکار کا خیرخواہ اور معتمد
کوئی نہیں ہے باانیہمہ وہ اپنے تئین کھلے خزانے اہل وہابی کہتے ہین اور اس کہنے پر ان کو ایک
طرح کا ناز ہے - مراد اس عبارت سے خود سید احمد خان بہادر ہین کہ وہ اپنی جان کو وہابی قرار دیتے
ہین مگر ہماری نزدیک تحقیق یہ ہے کہ ساری جہان کے مسلمان دو طرح پر ہین - ایک خالص اہلسنت وجماعت
جنکو اہلحدیث بھی کہتے ہین دوسرے مقلد مذہب خاص وہ چار گروہ ہین حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی -
جو شخص ملک نجد مین پیدا ہوا اور جسکی رای پر محمد بن سعود نجدی نے بوہرون اور عرب کے مسلمانون
اور بدون سے لڑائی کی وہ شخص حنبلی مذہب تہا یہ بات کتب تواریخ عیسائی و اہل اسلام دونون سے ثابت
ہے پھر اہلحدیث کسطرح وہابی ہو سکتے ہین علاوہ اسکے خاص ہندوستان کے شہرون مین ہر جگہہ وہابی
نام ایک مفہوم جدید کا ہے فضل رسول بدایونی کے شاگرد و مرید اوسکو وہابی کہتے ہین جو قبرون اور پیرون
کو نہ پوجے اور ہر بدعت کا انکار کرے لکہنؤ کانپور دہلی مین وہابی اسکو کہتے ہین - جو مذہب حنفی و
غیرہ کی تقلید نہ کرے اور خاص مقلد ایک مذہب کا نہو بلکہ حدیث و قرآن پر چلے بمبئی وغیرہ مین وہابی اسکو
کہتے ہین جو شیخ عبدالقادر جیلانی کا معتقد نہو اور جہاز و آگبوٹ مین بیٹہکر عیدروس کا نعرہ نہ مارے
اور وقت تکلیف و تردد کے انکو نہ پکارے - حیدرآباد دکن مین وہابی اسکا نام ہے جو سیندہی نہ پیئے
اور وہان کے میلون اور عرسون مین نجاوے اور کسی جگہہ وہابی وہ ہے جو لمبی ڈاڑہی رکہے موچہین
کترا دے اونچا پائجامہ پہنے اور کسی جگہہ وہابی وہ ہے جو محفل مولود اور گیارہوین شیخ عبدالقادر رح
کی نہ کرے بہوپال مین وہابی وہ ہے جو تعزیہ نہ بناوے اجمیر تکن پور نہ جاوے قرآن شریف کا
ترجمہ پڑہے پڑہاوے نذر نیاز کا کہانا نہ کہاوے غرض کہ ہر شہر مین وہابی کے معنے جدا جدا ہین
اور سرکار انگریزی کے نزدیک بموجب تحقیق ڈاکٹر ہنٹر صاحب وہابیت نام بغاوت کا اور وہابی نام
جہاد کرنیوالے کا ہے سو اس مفہوم کا رد سید احمد خان بہادر نے بخوبی اپنی کتاب [illegible] مین لکہدیا
ہے اور وہ براہ انصاف و معاملہ شناسی کے نزدیک گورنمنٹ وغیرہ کے مقبول بھی ہو چکا مگر مین
اسجگہہ یہ بات کہتا ہون کہ مسئلہ جہاد کا ایسی چیز ہے کہ ساری دنیا کے مسلمان اسکے معتقد ہین بلکہ

سب فرقے اسلام کے اسکے قائل ہین اور سب کی کتابون مین وہ ایک ہی حالت پر لکہا ہے یہ بہی عجب اتفاق ہو کہ یہ مسئلہ سب کی کتابون مین بلا اختلاف لکہا ہے باہم مسلمانون کے کم ایسے مسئلہ ہونگے جن مین اختلاف نہ ہو سوا اس مسئلہ کی کہ ایکطرح پر چلا آتا ہے پہر جب مسئلہ مذکور سب کے نزدیک ثابت ہے۔ تو پہر خاص کسی فرقہ مسلمان کا نام وہابی رکہنا اور اس سے خاص بغاوت وجہاد کا سمجہنا خلاف عقل ہے اور اگر موافق عقل ہے تو ساری دنیا کے مسلمان وہابی ہوئے چند مسلمانان ہند کے کیا خصوصیت ہی۔ کتابیہ درمختار۔ ہدایہ۔ شرح وقایہ۔ فتاوای عالمگیری۔ حاشیہ شامی وغیرہ کتابین خاص مذہب حنفی کی ہین ان مین مسئلہ جہاد کا موجود ہے۔ اس مذہب کے لوگ وہابی ہونے سے انکار کرتے ہین اور سرکار بہی شاید انکو وہابی نہین کہتے اور اہل نجد بہی انکو اپنا ہم مذہب نہین جانتے حالانکہ یہ کتابین چند مرتبہ ہندوستان ومصر مین طبع ہوئین اور انپر عمل ساری حنفیون کا ہے۔ اسیطرح جو چہ سات بڑی کتابین علم حدیث کی ہین۔ اور انپر اہلحدیث اعتقاد رکہتے ہین جیسے موطا۔ بخاری۔ مسلم۔ ابوداود۔ نسائی۔ ترمذی ابن ماجہ ان مین بہی مسئلہ جہاد کا موجود ہے اسیطرح کتب مذہب شیعہ مین بہی یہ مسئلہ لکہا ہوا ہے مگر وہ جہاد کو ظاہر ہونے امام مہدی پر ملتوی کرتے ہین۔ اور اہل سنت وجود شرائط جہاد پر یہ شروط بہی کچہ ایسے نہین کہ ہر زمانہ مین موجود ہون انکا پایا جانا بہی مثل خروج امام مہدی کے مشکل ہے کتابون کے سوا خاص قران شریف مین جو ساری فرقون اسلام کا اصل اصول ہے مسئلہ جہاد کا اور اسکی فضیلت موجود ہے اور قرآن شریف کا ترجمہ۔ اردو۔ فارسی۔ عربی۔ ترکی۔ پشتو۔ جرمنی۔ فرانسیسی۔ روسی۔ یونانی۔ سنسکرت۔ لاطینی۔ انگریزی مین ہوگیا ہے اور ساری دنیا مین موجود اور مسلمانون مین اس کے پڑہنے کا عامۃً یہانتک رواج ہے کہ ہر عورت ومرد بچا بوڑہا جوان اوسکو روزانہ تہوڑا سا بطور وظیفہ پڑہتا ہے لکن کوئی شخص اسکو پڑہ کر جہاد وبغاوت کرنے پر آجتک آمادہ نہ ہوا۔ اسلیے کہ وہ شرطین موجود نہین ہین۔ اس زمانے کو جانے دو پانسو برس پہلے جب تیمور لنگ نے فوج کشی کر کے بہت ملک مسلمانون اور غیر مسلمانون کے لیے اسوقت بہی کسی عالم اسلام نے اس لڑائی کو جہاد نہ سمجہا۔ بلکہ فتنہ قرار دیا۔ حالانکہ تیمور مسلمان تہا۔ پس جبکہ پانسو برس اول کی لڑائی بادشاہ اسلام کی بسبب فقدان شرائط کے جہاد نہ ٹہیرے تو اب جاہل کے فساد وبغاوت کو جو جاہل لوگ ہر جگہہ کرتے ہین کون جہاد کہہ سکتا ہے اور یہ لڑائی کب لائق اس اجر وثواب کی ہو سکتی ہے جسکا وعدہ خاص قران شریف اور حدیث اور فقہ کی کتابون مین عموماً لکہا ہے اور جسکی شرائط ساری تصانیف اسلام مین گن کر لکہی گئی ہین۔ اسیطرح جو لڑائی محمد بن سعود بادشاہ نجد اور اسکی اولاد نے کی اسکو بہی کسینے جہاد نہین

کہا تہی بنشری اسلام کی بلکہ مدینہ اور ملک یمن پر دوبارہ قبضہ کیا تہی محمد بن سعود بادشاہ نجد نے [illegible]
اسیطرح زمانہ غدر مین جو لوگ سرکار انگریزی سے لڑے اور عہد شکنی کی وہ جہاد نہ تہا فساد تہا [illegible]
مسلمان مرہٹہ راجپوت ہر قسم کے لوگ تہے انکو کوئی مسلمان موافق مخالف وہابی نہین کہہ سکتا ہے
اور جسطرح سید احمد خان بہادر نے بجواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مسئلہ جہاد کی تقریر کی ہے ہمنے قبل از
اطلاع کے اُس تقریر پر انکار مذہب وہابی کا اپنی کتاب ہدایۃ السائل مین اولاً اور کتاب
روض خصیب مین ثانیاً اور بڑا گناہ ہونا عہد شکنی کا اور جائز نہ ہونا جہاد کا ہندوستان مین
کتاب موائد العوائد مین ثالثاً اور حال وہابیون کا تواریخ علماء عیسوی سے کتاب تاج مکلل
مین رابعاً لکہا ہے جسکا حاصل یہ ہے ۔کہ یہ بغاوت جو ہندوستان مین بزمانہ غدر ہوئی اسکا نام جہاد
رکہنا اون لوگون کا کام ہے جو اصل دین اسلام سے آگاہ نہین ہین اور ملک مین فساد ڈالنا اور
امن کا اوٹہانا چاہتے ہین جب تک کوئی شخص متصف بہ صفات امام شرعی نہ ہو اور سب مسلمان
وعقلاء ملک کا اسپر اتفاق نہ ہو اور وہ خاص قریشی ہو دوسری ذات کا آدمی نہ ہو اور سب قبول کرین
اور اُسکی اطاعت اپنے حق مین فرض جانین اور سب شرائط دعوت اسلام اور جزیہ وجہاد کے موجود
ہون اسوقت جہاد ہو سکتا ہے یہان صفات کا امام سیکڑون برس سے دنیا مین مفقود ہے اور وہ
شرائط بالکل معدوم مجرد موجود ہونے مسئلہ جہاد سے باوجود معدوم ہونے شروط جہاد کے کتب اسلام
مین کوئی مسلمان جہادی وہابی باغی نہین ہو سکتا۔ علاوہ اسکے بغاوت کچہ خاص ساتہہ مسلمان کے
نہین ہے ہر قوم مین مفسد باغی ہوتے ہین اور وہ وہابیون کے دشمن ہین بلکہ مشہور یہ ہے کہ وہابیہ
نجد کے نزدیک قتل کرنا ساری جہان کے مسلمانون کا اور انکا لوٹنا درست تہا اسصورت مین ہم سب
لوگ بہی انکے نزدیک واجب القتل ہوئے پہر ہمپر اطلاق وہابیت کا کسطرح ہو سکتا ہے ملک افغانستان
کابل وغیرہ کے سب لوگ بڑی سخت حنفی ہین اور ہندوستان کے بعض مسلمانون کے جنکو مفسد لوگ
وہابی کہتے ہین بڑے دشمن ہین چار برس سے اونہون نے گورنمنٹ کی مخالفت پر کمر باندہی ہے کیا وہ
بہی وہابی ہوگئے انکو آجتک کسی مسلمان ہندو وغیرہ نے بہی وہابی نہین سمجہا اور جو ہندوستان
مین زبردستی وہابی نام سے بدنام کیے گئے ہین مثل سید احمد شاہ بریلوی اور انکے طریقہ کے لوگ
اونہون نے تو کبہی نام بہی جہاد کا گورنمنٹ سے ہندوستان کی سرحد مین نہین لیا جسطرح جواب
ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین تحقیق ہو چکا ہے جب ملک عرب مین غلغلہ اہل نجد کا تہا اسوقت ہندوستان
مین کسیکو خبر بہی انکے حال کی نہ تہی۔ ریاست بہوپال کا عہد [illegible] ۱۲۹۱ھ مین ہوا اور یہی سال [illegible]

حکومت وفتنہ اہل نجد کا تہا رہر بہلا ہندوستان میں کون شخص اس مذہب کو لایا اور کس نے اپنا نام وہابی
تبلایا۔ اور کس نے جہاد کیا اور کب کیا اور کہان کیا زمانہ غدر مین سوارون اور تلنگون سے بعض مولویون
سے زبردستی جہاد کے مسئلہ پر مہر کرائی فتوی لکہا یا جس نے انکار کیا اسکو مار ڈالا اور اسکا گہر لوٹ لیا سو
وہ مہر کر نیوالے اور فتوی لکہنے والے بہی غالباً وہی لوگ تہے جو اہل سنت و اہل حدیث کو زبردستی وہابی
نام رکہتی ہین اور انکے دشمن جانی ہین کلکتہ سے تا دہلی وغیرہ جسقدر مقدمی عدالتہاے گورنمنٹ مین
ان لوگون پر دائر ہوے اور ہوتے ہین جو اپنی نماز مین آمین پکار کر کہتے ہین دونون ہاتہہ رکوع وغیرہ مین
اوٹہاتے ہین کسی مذہب حنفی وغیرہ کے مقلد نہین سو پیش کرنے والے اون مقدمات کے اور سزا دلانے
والے مدعا علیہم کے وہی لوگ ہین جنکے دل مین فساد بہرا ہوا ہے اور آزادگی مذہب کو مطابق منشار
گورنمنٹ کے اور امن ملک کو حسب ارادہ اہل سنت نہین چاہتے ورنہ یہ مدعا علیہم انکے جو حدیث و قرآن
پر چلتے ہین اور جنکا نام زبردستی وہابی رکہا گیا ہے آور وہ اس نام کو اپنے واسطے پسند نہین کرتے
اپنے امور مذہبی مین موافق رای گورنمنٹ ہین انہین سے کسینے آجتک کسی شہر مین یہ نالش کسی عدالت
انگریزی مین پیش نہین کی کہ فلان شہر و محلہ و مسجد کے مسلمان آمین پکار کر اور دونون ہاتہہ زمین اوٹہا کر
عبادت نہین کرتے ہین انکو سرکار سے سزا دیجا دے یا مسجد مین آنے سے ممانعت کیجاوی جب اسطرح
کی نالش جہان کہین ہوئی ہے اہل بدعت کیطرف سے ہوی ہے نہ اہل حدیث کیطرف سے پس حقیقت
مین خواہان رفع امن و امان وہی لوگ ہین جو اپنے مخالف مذہب خاص کو وہابی ٹہیراتے ہین نہ وہ لوگ
جو محدث ہین۔ دیکہو مصنفین کتب صحاح ستہ علم حدیث کے پیشوا اہل سنت وجماعت کے تہے انکو قریب
ہزار برس یا کچہ کم و بیش زمانہ گذرا اب محدث انکے قدم بقدم چلتے ہین اور کسی مذہب کو نہین مانتے
خواہ حنبلی فقہ ہو جو کہ عقیدہ اہل نجد کا تہا۔ خواہ حنفی مذہب ہو جو کہ عقیدہ آج سلطان روم کا ہے پس
باوجودیکہ کتب صحاح ستہ مین مسئلہ جہاد کا لکہا ہے اور یہہ ہر شش کتاب بمدرسہ کرر ممالک دہلی و ہند اور
مصر مین بعلم و اطلاع گورنمنٹ طبع ہوئین اور انکا خوب رواج ابتک ہے مگر کسینے ان مین سے جو انپر
عقیدہ و عمل رکہتے ہین جہاد نہین کیا۔ بلکہ وہ لوگ جنکے یہ کتابین ہین ہمیشہ بادشاہون اور امرا کی مجلس
سے بچتے تہے اور فقیرانہ گذران کرتے تہے۔ اور جو بادشاہان اسلام اپنے مخالفون سے ملکے لڑائی
کرتے تہے وہ محدث نہ تہے بلکہ مقید کسی ایک خاص مذہب کے تہے پہر محدثون اور اہل سنت کا نام وہابی
رکہنا اور اسکا ترجمہ بلفظ بغاوت و جہاد کرنا کسطرح صحیح ہو سکتا ہے بلکہ مستحق اس لقب کے وہ لوگ ہین
جو پابند مذہب حنفی شافعی وغیرہ بتلاتے ہین اور رات دن اہلحدیث کا رد کرتے ہین بلکہ زیادہ رد کرنے

واسطے مذہب عیسائی کے یہی لوگ ہین جنکو ہم مذہب یا اہل بدعت سمجھتے ہین بالفعل یہین لیکن دین
اسلام وہ ہے جو قریب بارہ سو برس سے ایک طرح پر چلا آتا ہے اور وہابی برخلاف اسکے ہین سو ہم لوگ اسی
طریقہ پر ہین جو بارہ سو برس سے یکسان بے کم و بیش چلا آتا ہے اور جن لوگون نے دین اسلام مین نئی
نئی باتین نکالی ہین جو دین مین نہین جسطرح ایک بغاوت ہے جسکا نام جہاد شرعی رکھا ہے حالانکہ
معنے جہاد کے وہی ہین جو ہمنے اوپر بیان کیے اور سید احمد خان بہادر نے جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین
لکھے ہین نہ یہ معنے جو ان لوگون نے اپنی طرف سے تراشے اور ایجاد کیے ہین اور اب خوف سے گورنمنٹ کی
بغاوت ظاہری چھوڑ کر در پردہ واسطے رفع امن و امان کے یہ نسخہ نکالا ہے کہ جسکو اہل حدیث جانتے ہین انکا
نام وہابی کا اسپر لگا کر سرکار انگریزی کو اسکا دشمن کرا دیتے ہین اور چاہتے ہین کہ وہی تعصب مذہبی و
تقلید شخصی اور ضد و جہالت آبائی جو ان مین چلی آتی ہے قائم رہے اور جو آسایش رعایای ہند کو بوجہ
آزادگی مذہب گورنمنٹ نے عطا کی ہے وہ اٹھ جاوے اور امن عالم باقی نہ رہے سارے مسلمان وغیرہ ایک
مذہب خاص کے پابند ہو کر خوب تعصب اپنا گورنمنٹ سے ظاہر کرین اور جب موقع پاوین مثل زمانہ غدر کے
فساد برپا کرین یہ وہی مثل ہے کہ الٹے چور کوتوال کو ڈانٹے ایک نیا ہنگامہ فی الحال یہ دیکھا کہ جس طرح
اہل بدعت اور مقلدین مذہب نے اہل حدیث اور قرآن کا نام زبردستی وہابی رکھا اور اپنا فساد انکے دامن
سے باندھا اسیطرح قاری عبد الرحمن پانی پتی نے رسالہ کشف الحجاب نام مطبوعہ لکھنو سنہ ۱۲۹۶ھ مین یہ
چھاپا کہ یہ لوگ جو آپ کو محدث اور تابع حدیث و قرآن کہتے ہین یہ سب رافضی شیعہ ہین اور نام حدیث کا
بطور تقیہ لیکر خلق کو گمراہ کرتے ہین اور خاص مجھپر طعن کی ہے کہ یہ لوگ انگریزون کے قانون پہ چلتے
ہین عبارت رسالہ مذکور کی یہ ہے ترویج خمر کی خوب کی ہے شراب کا نکالنا بیچنا ہر بال مین برملا ہے چنگی
ہر چیز پر لینا شاید بحکم اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِهِمْ حسب قانون انگریزی کے حلال کر لیا ہے خرچ رجسٹری
و خرچہ کاغذ اسٹامپ اور طرح طرح کی رسوم تحصیل کے حسب قانون انگریزی کے ثواب والا جانکر رعیت
پر لگا رکھے ہین یہ سب سوم والباب ظلم صریح ہین۔ اب کیا شبہ اس فرقے کے رافضی ہونے مین باقی رہا
انکو نہ ہنود سے رنج ہے نہ نصاریٰ سے نہ اور کفار سے جب اہل مذہب کا نام سنتے ہین جل جاتے ہین انتہے
ملفظہ۔ یہ عبارت قابل لحاظ گورنمنٹ عالیہ ہے اور دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ تہمت وہابیت کی
اہل حدیث پر غلط ہے۔ اور در پردہ یہ لوگ جو آپ کو اہلحدیث کہتے ہین اور فساد کرنے اور عہد توڑنے اور
تعصب مذہبی پر جمنے اور بغاوت کرنیکو ثواب سمجھتے ہین رافضی ہین اور نیز عبارت مذکور حجت ہے اس
بات پر کہ مفسد و دشمن امن و آزادگی خلق کے وہی لوگ ہین جو مقلد کسی مذہب خاص کے ہین جیسے

مصنف رسالہ مذکورہ کہ ان کو اپنے حنفی مذہب ہونے کا دعوی ہے بخلاف ان لوگون کے جو لفظ وہابی کو پسند نہین
کرتے ما و اہلسنت و حدیث ہین اور انکے دین مین حکومت حاصل کرنے کی فکر کرنا اور زمین مین فساد پھیلانا
اور تعصب مذہبی کو رونق دینا اور ہر کسی پر نفسانیت و عداوت سے مدعی ہونا سخت گناہ اور حرام ہے نور الانوار
اخبار مطبع نظامی مورخہ پانزدہم شوال ۱۳۰۸ ہجری مین ایک اخبار انگریزی مورنگ شبیلی ریویو نام مطبوعہ ۱۸۹۱ء
سے نقل کیا ہے کہ فی الحال مردم شماری سے یہ معلوم ہوا کہ سب مسلمان سترہ کرور پچاس لاکھ مین منجملہ انکے
سنی چودہ کرور پچاس لاکھ اور شیعہ ایک کرور پچاس لاکھ اور وہابی اسی لاکھ ہین اور ہندوستانی مسلمانون
کی تعداد جو برٹش کی رعایا ہین چار کرور ہین اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مسلمان ہندوستان کے وہابی
نہین ہین اور یہ بات سچ ہے اسلیے کہ نام وہابی کا ہندوستان مین کبھی نہ تھا اہل مکہ و مدینہ نے حق مین
اہل نجد کے ۱۲۰۶ء مین یہ نام نکالا پھر ۱۲۴۶ء مین وہ دفتر گاؤ خورد ہوگیا روم کے مسلمان حنفی۔ اور
مصر کے شافعی۔ اور مغرب کے مالکی۔ اور دمشق وغیرہ کے حنبلی مذہب کہتے ہین اور اہل سنت قرآن و
حدیث پر چلتے ہین ایران کے مسلمان شیعہ اور اطراف یمن کے بعض زیدی اور بعض محدث اور مسقط کے
خارجی ہین۔ اور ہند کے اکثر حنفی اور بعض شیعے اور کمتر اہلحدیث ہین اور مکہ شریف مین چارون مذہب
کے مصلے جدا جدا مقرر ہین اور اہل مکہ وہابیہ نجد کے برخلاف ہین پھر اسی لاکھ وہابی ہونے کی کیا سند
ہے اس قسم کے اخبار اور اکثر مشہور باتین محض بے اصل ہوتی ہین آپس کی دشمنی سے اکثر لوگ طرح طرح
کے افترا ایک دوسرے پر کرتے ہین۔ اسجگہہ پر ان لوگون کو جو عقل سلیم رکھتے ہین شکر گورنمنٹ عالیہ کا
ادا کرنا چاہیے کہ فقط نام وہابی سے سرکار کسیپر مواخذہ نہین کرتی جب تک کہ کوئی جرم خاص بغاوت
یا جہاد اصطلاحی کا ثبوت کامل کسی شخص کی نسبت نہ ہو اور واسطے ثبوت اس امر کے کہ سرکار کو غرض باغی
و جہادی سے ہے نہ نام وہابی سے اسقدر کافی ہے کہ سید احمد خان سی ایس آئی دعوی وہابیت کا کرتے
ہین اور سرکار سے انکی ترقی روز افزون ملحوظ خاطر ہے جو کوئی ہندو مسلمان سرکار سے بغاوت کرے گا
وہ لائق سزا و جزا ہے گو ساری دنیا اسکو وہابی نہ کہے بلکہ دوسرے کسی لقب سے اسکو یاد کرے اور جسکو سارا
جہان وہابی کہے گا یا خود اسکو اقرار اپنی وہابیت کا ہوگا مگر اس سے کبھی کوئی بات بغاوت کی ظاہر
نہین ہوتی تو سرکار ہرگز اسکو اس نام پر ماخوذ نہ کرے گی یہ عین عدالت ہے۔ یہ تحریر تو خاص نسبت عام فرقہ
اہلحدیث کے ہے خواہ وہ ہندوستانی ہون یا دوسرے ملک کے رہنے والے اور جو ان مین خاص رئیس
کسی ملک ہندوستان کے ہین یہان ہین تو کسی ریاست کی نسبت کبھی خیال بھی وہابیت کا نہین کیا جاتا
اگر کوئی رئیس مسلمان اقلیم ہندوستان کا وہابی اصطلاحی ہوتا تو زمانہ غدر مین ضرور فساد کرتا حالانکہ جو

خیرخواہی ریاست بھوپال وغیرہ سے اُس زمانہ مین کی ہے وہ گورنمنٹ پر ظاہر ہے اور زمانہ حال مین
انگریزی کو مدد غلہ و فوج وغیرہ سے دی جسکے عوض مین سرکار نے پرگنہ بیرسیہ عنایت و بخشش کیا
چار برس ہوے کہ جب اشتہار جنگ کابل کا اجنٹی سے بھوپال مین آیا اُسیدن حضور نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ
ریاست نے طرح طرح کے عمدہ بندوبست کیے اشتہار عام جاری کیا کہ کوئی مسافر ولایتی ترکی عربی شہر مین نہرہنے
نہ بادی بھی چنانچہ اجتک یہی حکم جاری ہے اور اسکی تعمیل ہوتی ہے سرکار گورنمنٹ مین خط لکھا کہ روپیہ جنسیت
اور فوج بھوپال واسطے مدد کے حاضر ہے اور ریاست سپاہ و مال سے واسطے مدد دہی کے موجود ہے مدت
تک فوج بھوپال اس چار سال کے اندر نوکری گورنمنٹ کی چھاؤنی سیہور مین عوض کنٹنجنٹ کے بجالائی اور
خاص سینی اور بیگم صاحبہ نے چندہ واسطے بیوگان جنگ کابل کے اجنٹی مین دیا اور جسوقت جو حکم گورنمنٹ
کا آتا ہے فی الفور اوسکی تعمیل ہوتی ہے اور سب احکام ریاست پر حکم مذکور کی تعمیل مقدم سمجھی جاتی ہے
اور تنظیمات یعنے قانون ریاست مین یہ دفعہ قائم ہے کہ جو عامل و تھانہ دار و مہتمم محکمہ تعمیل حکم مذکور مین تاخیر
کریگا اوسکو سزا سے مناسب دیجاویگی۔ ہم لوگون کا مذہبی عقیدہ یہ ہے کہ جو کام انتظام ملک مین موجب فساد
کا ہو اور جس کام مین عہد شکنی لازم آوے اور امن رعایا مین خلل پڑے وہ کام خلاف دین اسلام ہے۔ اور
حصول حکومت کی فکر کرنے کو اور زمین مین فساد ڈالنے کو ہم لوگ سخت گناہ جانتے ہین۔ اور تعصب
مذہبی کرنا اور کسی مذہب خاص کے پابند ہوکر رہنا اور آزادگی کو دور کرنا اور جھوٹ بولنا اور فریب کرنا اور
رشوت دینا اور لینا ہماری دین مین حرام ہے کوئی فرقہ ہماری تحقیق مین زیادہ تر خیرخواہ اور طالب
امن و امان و آسایش رعایا کا اور قدرشناس بندوبست گورنمنٹ کا اس گروہ سے نہین ہے جو اپنکو
اہل سنت و حدیث کہتا ہے اور کسی مذہب خاص کا مقلد نہین ہے۔ اور نہ واسطے کسی مذہب کے تعصب
کرتا ہے اپنے نماز و روزہ وغیرہ فرائض مذہبی پر قائم رہکر معاش موجود پر قانع ہے۔ قرآن و حدیث مین
فساد کی بات کرنا و خونریزی کرنا اور اسکو جائز سمجھنا اور کسیکا مال چھین لینا اور کسیکی عزت بگاڑنا
اور عہدشکنی کرنا اور بغاوت کو اچھا جاننا بڑا گناہ ہے۔ لفظ وہابی محمد بن عبدالوہاب نجدی کے وقت سے
نکلا ہے اسلام کی کتابون مین کہین اسکا ذکر نہین جیسے ایک فرقہ بابیہ چالیس برس ہوئے کہ ایران
مین پیدا ہوا تھا اور اس نے شاہ ایران سے بغاوت کی سو مذہب نجدی مذکور کا حنبلی تھا اور اس نے
لوہر دن اور بدو دُن پر چڑہائی کی تہی اس مذہب کی کتابین ہندوستان مین رائج نہین خصوصًا
تصنیفات محمد بن عبدالوہاب کی کہ اسکو کسی نے آنکھ سے بھی نہین دیکھا انکے موجود ہونے اور پڑھنے پڑھانے
اشاعت کرنیکا تو کیا ذکر ہے اور سنہ ۱۲۰۶ھ مین ابتدائی مذہب نجدی کی ہوا اور سنہ ۱۲۱۶ھ مین وہ ہنگامہ

ختم ہوگیا اٹھاون برس علغلہ اسکا ملک نجد مین رہا اکثر لوگ اس قوم کے دشمن ہوگئے اب تریسٹھ برس ہوکہ
وہ دفتر گاؤ خورد ہوگیا میرے والد مرحوم نے اپنے رسالہ ہدایۃ المومنین مین جو سن بارہ سو اڑتالیس ہجری مین
تالیف کیا تھا اور انکی حیات مین بمقام کلکتہ طبع ہوکر خاص و عام مین پھیل گیا پھر بار ہا چھپا اور حال مین
بمقام دہلی مطبع فاروقی ۱۳۰۲ ہجری مین طبع ہوکر بیان آیا ہے بذیل رد بدعت تعزیہ یہ تحریر فرمایا ہے
کہ بعض بیوقوف جبکہ سنتے ہین کہ بدعت تعزیہ داری وغیرہ سے منع کرتا ہے تو یہ کہتے ہین کہ یہ شخص وہابی
ہے ایسی باتین وہابی کرتے تھے اسکا یہ جواب ہے کہ جس بات سے ہم منع کرتے ہین اسکی برائی قرآن و حدیث
سے بیان کرتے ہین کہین وہابیونکا نام نہین لیتے اور نہ اونکی بات کی سند پکڑتے ہین باوجود اسکے تمہارا
ہمکو وہابی کہنا جہالت ہے اور اگر وہابی اسیکا نام ہے جو شرک و بدعت کو دور کرے اور موافق قرآن و حدیث
کے عمل مین لاوے تو ہم وہابی بھی بقول امام شافعی کے کہ اگر رفض فقط حب آل محمد کا نام ہے تو
ہم بھی رافضی ہین انتہے یہ عبارت نسخہ مطبوعہ حال کے صفحہ ۴۴ اور صفحہ ۴۳ مین لکھی ہے اس سے صاف
ثابت ہوتا ہے کہ اہل حدیث وہابی نہین ہین بلکہ اہل سنت و حدیث کا مذہب اسدن سے ہے جسدن
سے دنیا مین دین اسلام آیا کسی تاریخ سے یہ بات ثابت نہین ہے کہ کسی محدث کو کسی نے وہابی کہا ہو
یا کسی محدث نے کسی ملک مین فساد کیا ہو یا کسی بادشاہ حاکم وغیرہ سے بنام جہاد لڑا ہو بلکہ ساری
کتب طبقات و تواریخ اس امر پر متفق ہین کہ ہمیشہ طریقہ ان لوگون کا ترک دنیا و شغل عبادت و علم رہا
ہے بعض ان مین درویش تھے جنکو صوفی و فقیر و زاہد کہتے ہین انکو لڑائی سے کیا واسطہ وہ تو دنیا
دار لوگون سے ملاقات بھی نہین کرتے تھے اور بعض عالم تھے انکو شغل تعلیم و تدریس و تصنیف و
تالیف کا تھا وہ بادشاہون کی نوکری سے اور انکی صحبت سے بھاگتے تھے باقی رہی یہ بات کہ
بعضے عقائد و مسائل انکے ایسے ہین کہ یہ ان مین مثلاً موافق نجدیہ کے ہین سو اسکی حقیقت یہ ہے
کہ دنیا مین کوئی مذہب حق و باطل ایسا نہین ہے کہ اسکے بعض مسائل موافق دوسرے مذہب کے نہون
یہانتک کہ چوری کرنا زنا کرنا ظلم کرنا جھوٹ بولنا خونریزی کرنا بغاوت کرنا سب مذہبون مین گناہ
ہے اور زمین سے فساد کا دور کرنا رفاہ عام یا کوا من دینا خیرات کرنا محتاج کو روٹی دینا کپڑا دینا سب کے نزدیک
اچھا ہے قرآن و حدیث مین چند عقیدہ و مسائل ایسے مین جو موافق توریت و انجیل کے ہین اور
بہت قاعدہ دین اسلام کے ایسے مین کہ گورنمنٹ بھی انکو انتظام ملکی مین پسند کرتی ہے سو اس
شرکت جزئی سے ہرگز وہ دوسرا شخص مستحق اس نام کا نہین ہوسکتا ہے جو نام خاص اس صاحب مذہب
کا ہے ہم حضرت عیسی و موسی علیہما السلام کو پیغمبر جانتے ہین جسطرح اپنے پیغمبر کو رسول خدا جانتے

ہین اس عقیدہ سی ہمکو کوئی عیسائی یہودی نہ کہے کا شیعہ بہی نماز مین رفع الیدین کرتے ہین اور آمین
بہی کرتے ہین مگر اہلحدیث کو کسینے اجتک شیعہ نہین کہا۔ اور شیعہ بہی قائل حیات کے ہین وقت ظہور
مہدی کی انکو کسینے وہابی نہین کہا کتاب آثار الادہا سنا لیف سلیم خوری حلبیانی اور کتاب المراۃ الوحید
تالیف کرنیل بوس قندیک مین تحقیق وہابیون کی ہوکی ہے کہ سعود نجدی کی لڑائی ترکون اور عرب
کے بدؤن سے تہی کسی ہندو راجہ یا سرکار انگریزی سے نہی نام کے مسلمانون سے تہی۔ اور وہ سارے
جہان کے مسلمانون کو کافر سمجہ کر خون کرنا اور لوٹنا خلق کا اچہا جانتا تہا یہانتک کہ جب حرمین شریفین
پر وہ غالب ہوا تو فریاد اوسکی سلطان روم تک پہونچی محمد علی پاشا کے وقت مین شکست کہا کر قید ہوگیا اور قید
مین مر گیا۔ اوسدن سی وہ فتنہ جاتا رہا اب جو اہل سنت و حدیث ہین تو وہ کچہ اسکے طریقہ پر نہین اسلیے کہ وہ
ایک مذہب خاص کہتا تہا اور یہ لوگ مذہب خاص نہین سمجہتے قرآن و حدیث پر عمل کرتے ہین یہی انکا
مذہب ہے۔ اور ہر فساد کی بات سی ہزارون کوس بہاگتے ہین اور نام سے وہابی کے انکار و تعجب کرتے ہین
اور وہابیت کو دین مین ایک بدعت جانتے ہین اور آپ کو سنی اور اپنے مذہب کا نام اہل سنت بتاتے ہین
اس صورت مین ہر محدث اہل سنت پر لفظ وہابی بولنا اور وہابی کے معنے باغی وجہادی ٹہیرانا خلاف
عقل و نقل ہے حنفی آپ کو حنفی اور حنبلی آپ کو حنبلی اور زیدی آپ کو زیدی اور شیعی آپ کو شیعے کہتے
ہین اسیطرح عیسائی آپ کو عیسائی اور یہودی آپ کو یہود بتلاتے ہین مگر کوئی محدث آپ کو وہابی نہین
کہتا اور کسیطرح جب کہ جب محدث کو حنفی شافعی مالکی کہنا اپنے حق مین ناپسند ہے حالانکہ یہ الفاظ بہت
پرانے ہین تو وہابی کہنا کیونکر وہ رکہیگا جو نیا لفظ ہے طریقہ حدیث تو زمانہ نجدیہ سے ہزار برس پہلے
کا ہے اور وہابی نجدیہ کے بعد ہزار برس کے اب پیدا ہوئے ہین یہ نام اہلحدیث پر کسیطرح نہین چپکتا ہے
بلکہ خلاف اہل حدیث کا اہل مذہب سی بعینہ مثل خلاف پراٹسٹنٹ کی ساتہہ مذہب رومن کیتھلک
کے ہے جسطرح سید احمد خان سی ایس آئی نے جواب مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے تحقیق کرکے لکہا ہے۔
جو شخص اہل حدیث ہوگا اوس سی کبہی امید بغاوت کی نہین ہے وہ ہمیشہ فساد کی باتون سی بچیگا اور
لوگون کو اپنی زبان و بیان سے بچاویگا اور صلح و امن کا خواہان ہوگا۔ یہ بات دوسری ہے کہ اوسپر
کی عداوت اور دشمنی سے کوئی اسکا نام وہابی اور کوئی رافضی اور کوئی خارجی رکہدے اور اس
چالاکی و فریب سے حکام کو دہوکا دیکر اسکو بدنام کرنا چاہے اسوقت اتفاق سی ایک شخص نے یہ خلاصہ
تحریر اخبار سول ملٹری گزٹ مقام لاہور مطبوعہ سوم فروری ۱۸۸۶ء نمبر ۵۹۶ و کالم ۲ صفحہ ۳ پیش کیا جو
کہ مضمون اسکا لائق غور و تامل ہے لطیف اسلیے اسجگہہ بلفظہ لکہا جاتا ہے کہ بوفاق یا خلاف العلم عند اللہ تعالی

بحث معنی وہابی

پرچہ اشاعۃ السنۃ مطبوعہ لاہور مین بمقدمۂ تصفیہ معنے لفظ وہابی و بمقدمہ ثبوت خیر خواہی وہابیان ملک ہند
نسبت برٹش گورنمنٹ جو قول مندرج ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اطلاق لفظ وہابی کا موحدین مملکت
ہند پر ویسے ہی پایا گیا ہے جیسے کہ بدعتی لفظ کا اطلاق فرقہ اہل الرائے پر کیا جاتا ہے یہ فرقہ وہابی
موحدین ہند مثل دیگر خیر خواہان فرقہ ہائے مسلمانان ہند کے ہین اور دلیلین اسبابات کی کہ سنی مسلمانون
نے رواج لفظ وہابی کو کیون دیا ہے بہت ہین منجملہ اسکے یہ امر ظاہر ہے گورنمنٹ ہند کے دیگر فریق
اسلام نے یہ دلنشین کر دیا ہے کہ فرقہ موحدین ہند مثل وہابیان ملک ہزارہ کے ایک بدخواہ فرقہ ہی
اور نیز یہ لوگ ویسے ہی دشمن و فسادی ملک گورنمنٹ برٹش ہند کے ہین جیسے کہ دیگر شریر اقوام سرحدکی
بمقابلہ حکومت ہند شرارت سوچا کرتے ہین اور ہمیشہ یہ فرقہ وہابی ہند خواہان جنگ و فساد و تلف امن
و امان ہند رہتے ہین اس امر کو اکثر فرقہ موحدین نے اپنی کوشش سے رد کر کے اپنے اوپر سے الزام
کو دفع کر دیا اور گورنمنٹ کی نزدیک بمقابلہ الزامات دروغ کے اپنا تصفیہ انصاف سے چاہا ہے چنانچہ
۱۸۸۶ء مین مولوی محمد حسین سرگروہ موحدین لاہور نے بجواب سوال و مسئلہ اور اس فتوے کے
کہ آیا بمقابلہ گورنمنٹ ہند مسلمانان ہند کو جہاد کرنا اور اپنی مذہبی تقلید مین ہتیار اٹھانا چاہیے یا
نہین یہ جواب دیا ہے اور بیان کیا ہے کہ جہاد اور جنگ مذہبی بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند یا بمقابلہ اس
حاکم کے کہ جس نے آزادی مذہبی دے رکھی ہے از روے شریعت اسلام عموماً خلاف و ممنوع ہے اور
وہ لوگ جو بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند یا کسی اور بادشاہ کے کہ جس نے آزادگی مذہبی دی ہے ہتیار
اوٹھاتے ہین اور مذہبی جہاد کرنا چاہتے ہین کل ایسے لوگ باغی ہین اور مستحق سزا کے مثل باغیون
کے شمار ہوتے ہین پہر مولوی محمد حسین نے اپنی اسی دعوی اور جواب کی تصدیق مین کل علمار ملک
پنجاب و اطراف ہند کے پاس اپنے فتوے جوابی کو بہیجدیا اور اچھی طرح سے مشتہر کیا اور کل علما'
ہند و ملک پنجاب سے اس بات کی تصدیق مین اقرار مہری اور دستخطی کرا لیا کہ عموماً مسلمانان ہند کو
ہتیار اوٹھانا اور جہاد بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند کرنا خلاف مسئلہ سنت و ایمان موحدین ہے
اور نیز کل علمار ملک پنجاب و ہند نے تائید قول مولوی محمد حسین کی کی ہے اور اپنے اپنے دستخط
و مہر کر کے مولوی محمد حسین کو اس فتوے مین بہت سچا اور پکا کہا ہے اور سب نے اپنی اپنی رضای
اسلامی و ایمانی سے اس فتوی کو قبول کیا ہے اور جانا اور مانا ہے کہ بمقابلہ گورنمنٹ ہند فرقہ
موحدین کو ہتیار اوٹھانا خلاف ایمان و اسلام کے ہے پہر مولوی محمد حسین نے اس بات کی استدعا

کی تھی کہ وہابیان ملک ہزارہ کی نزدیک ایک عالم ایلچی منجانب مسلمانان ہند کے بھیجا جاوے اور وہ وہان
کے جاکر اس نا سمجھ گروہ کو مطلع کردے کہ جہاد بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند کے منع ہے اور نیز انکو اطلاع کردے
کہ انکی اس نافہمی کے خونریزی و قتال و جہاد پر سخت گناہ ثابت ہو اور سب کا گناہ انکے سر ہوگا و مخبری بھی اور
کہ از روی شریعت اسلام برٹش گورنمنٹ ہند سے جہاد کرنا خلاف طریقہ اسلام و شریعت حقہ کے ہے اسلیے
انکو خیرخواہی گورنمنٹ ہند مین برابر مستعد رہنا چاہیے چنانچہ یہ دعوی ارسال رسل مولوی محمد حسین کا
سر ہنری ڈیویس لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب کے اجلاس مین پیش کیا گیا تھا بجواب درخواست مذکور
لفٹننٹ گورنر صاحب موصوف نے مولوی محمد حسین کا شکریہ خیرخواہی ادا کیا لاکن کسی مصلحت سے ایلچی کا
روانہ کرنا پسند نکیا۔ بعد اسکے فرقہ موحدین لاہور نے صاحب بہادر موصوف کی روبکاری مین استدعا
پیش کی کہ موحدین جو لفظ بدنام وہابی سے پکارے جاتے ہین اور اطلاق اس لفظ کا عامۃً موحدین پر کیا
جاتا ہے سو بطور سرکاری اشتہار دیا جاوے کہ آیندہ فرقہ ہاے موحدین لفظ بدنام وہابی سے نہ مخاطب
کیے جاوین چنانچہ لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر موصوف نے اس درخواست کو منظور کیا اور پھر ایک اشتہار اس
مضمون کا دیا گیا کہ موحدین ہند پیشہ بدخواہی گورنمنٹ ہند عامۃً نہ ہو اور خصوص جو لوگ کہ وہابیان
ملک ہزارہ سے نفرت ایمانی رکھتے ہون اور گورنمنٹ ہند کی خیرخواہ ہین ایسے فرقہ موحدین مخاطب بہ وہابی
نہ ہون ثانیاً لقب و خطاب وہابیت سے ظاہر ہے کہ اصل وہابی وہی لوگ ہین جو پیرو محمد بن عبدالوہاب
کے ہین جس نے ۱۲۰۰ ہجری مین نشان مخالفت کا ملک نجد عرب مین قائم کیا تھا اور خود بہ ایک عرب جنگ
جو تھا اسکے جو لوگ مقلد ہین وہی وہابی مشہور ہین سو محمد بن عبدالوہاب خود مقلد مذہب حنبلی منجملہ انہین
چار مذہب کے ہے جو بالفعل عامۃً رائج ہین اور یہ فرقہ موحدین کسی ایک مذہب خاص کے ان مذاہب مین
سے پیرو اور مقلد نہین ہین کیونکہ یہ سب مذہب بعد از زمانہ نبوت اسلام کے حادث ہوگئے ہین فرق
درمیان مقلد مذہب اور فرقہ موحدین کے فقط اتنا ہے کہ موحدین صرف قرآن و حدیث صحیح کو ہی مانتے
ہین اور باقی اہل مذاہب اہل الرای ہین جو مخالف سنت اور طریقہ شریعت کے ہے اور نیز یہ بات ہے کہ تقلید
رائے تعلیم و تعلم قرآن و حدیث کو روکتی ہے اور نیز یہ امر ہے کہ کثرت نوافل نماز و صدقات و وظائف
فرقہ موحدین کے یکسان نہین ہے اور اہل الرائے جو اپنی اموات کے لیے صدقات طعام وغیرہ کو حسب
رواج حال جائز رکھتے ہین سو یہ مسلک ہنود کا ہے فرقہ موحدین ان باتون مین نہین ہین ماسوا اسکے کوئی
تصنیف محمد بن عبدالوہاب مذکور کے نزدیک علماء موحدین ہند کی موجود نہین ہے جس سے یہ امر
ثابت ہوسکے کہ کچھ بھی ہدایت عبدالوہاب سے موحدین ہند کو ملی ہو اور نہ یہ امر کبھی اہل ہند مین دیکھا

گیا ہے کہ ہند کے موحدین اہل نجد سے خط وکتابت بھی رکھتے ہون یا انکے شاگرد و مرید ہون غرضکہ مولوی محمد حسین کا طریق یہ ہے کہ موحدین لفظ وہابی سے نہ پکاری جاوین اور خصوص جو یہ لفظ علامت بدخواہی گورنمنٹ ہند مین مشہور ہے اسلیے اس لفظ کا اطلاق خیرخواہان گورنمنٹ ہند پر ترک ہو فرقہ موحدین مقلد فرقہ نہین اور لفظ وہابی نسبت تقلید کو ثابت کرتا ہے **تمام** ہوا ترجمہ گزٹ مذکور کا - اب ہم اپنے خدا سے دعا کرتے ہین کہ ہمکو اُن لوگون کی عادت وخصلت وصحبت ومحبت سے بچاوے جنکی حق مین فرشتون نے پیشتر سے یہ کہا ہے اَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ اور ہمیشہ ہر فساد و فتنہ سے امن وامان مین رکھکر ایمان کامل پر ادٹھادے اور ہماری سب زلات ظاہری و باطنی کو جو خلاف اسکی مرضی واقع ہوئی ہون یا آیندہ واقع ہون معاف فرمادے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ‌لَنَا ؎ دنیای دنی کو جو کہ فانی سمجھے ✤ اور قصۂ عمر کو کہانی سمجھے ✤ دریای حقیقت کو وہی جاوے تیر ✤ جو مثل حباب زندگانی سمجھے

خاتمة الكتاب

اس رسالہ مین ہرچند حقیقت وہابیت اور مسئلہ جہاد مصطلح زمانہ حال کے مفصل طور پر لکھی گئی ہے لاکن ذکر کرنا حکم فتنہ کا مطابق مذہب موحدین المحدثین کر بوجہ استقلال باقی رہگیا اسلیے اس خاتمہ مین ترجمہ چند حدیث کا لکھا جاتا ہے جس سے یہ بات معلوم ہوگی کہ مسلمان موحد کو وقت ظہور فتن کے کیا معاملہ کرنا چاہیے اس حال کا لکھنا اسجگہہ اسلیے ضرور ہوا کہ یہ زمانہ اخیر ہے اور مدت باقی دنیا کی نسبت مدت ماضی کی اب بہت کم رہ گئی ہے امم سابقہ کا زمانہ صبح سے تا عصر تھا اور اس امت کی مدت عصر سے تا مغرب ہی اس مین سے بھی تیرہ سو سال گذر گئے اور دنیا قریب الانصرام ہوگئی اور قیامت سر پر آئی اگرچہ وقت خاص قیام ساعت کا سوا خدا کے کسی بشر کو انبیا اولیا علما صلحا وغیرہم سے معلوم نہین لیکن اسقدر ضرور معلوم ہے کہ پہلے اس سے قیامت اگر قریب تھی تو اب اقرب ہے اور ناگہان آویگی اور اسکے آنے سے پہلے ہزارون فتنہ وقوع مین آوینگے چنانچہ صدہا فتن کا واقع ہو جانا اس تیرہ سو سال ہجری مین از روے کتب تواریخ وسیر بقید سال وماہ معلوم ہے اور کتاب حجج الکرامہ مین مفصل لکھا گیا ہے باقی فتن روز بروز ظہور مین متواتر پے در پے دیکھنے سننے مین آتے ہین اس زمانہ اخیر کو محل فتن کثیرہ سمجھا گیا ہے یہانتک کہ شعرا نے بھی اس عنوان کو باندھا ہے مومن خان مرحوم نے کہا ہے ؎

اُس بت کی ابتداے جوانی مراد ہے ✤ مومن کچھ اَور فتنہ آخر زمان نہین

غرضکہ جب یہ زمانہ موقع فتن ٹہیرا تو معلوم کرلینا علم فتن کا بھی ضرور ہوا تاکہ ہر شخص مسلمان حالت فتنہ

دفساد زمان مین مطابق اسکے عمل درآمد کرے اور مفسدون سے الگ رہے [illegible]
است مرحومہ مین ہونیوالے ہین ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کی خبر دیدی ہے [illegible]
اپنی غفلت نادانی سے اگر علم اون فتن کا حاصل نہ کرے اور بموجب ارشاد نبوت کے عمل نہ کرے [illegible]
اس شخص کا ہے مذہب اسلام مین کوئی فتور نہین ہے اب سنو حذیفہ بن یمان صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تہے کہ عرض کیے جاوینگے فتنے دلون پر مانند بوریے
کے تنکے تنکے پس جونسا دل پلایا گیا فتنہ کو اس مین ایک کالا نکتہ ہوجاتا ہے اور جسدل نے نامانا اون
فتنے کو اس مین ایک سفید نکتہ ہوجاتا ہے یہانتک کہ دو طرحکے دل ہوجاتے ہین ایک تو سفید جیسے
سنگ مرمر مثلاً اوسکو فتنہ نقصان نہین پہونچاتا جبتک آسمان وزمین ہے اور دوسرا دل کالا ہوجاتا
ہے راکہہ کی رنگت کا مانند اُلٹے باسن کے کہ اس مین جو کچہ ہو وہ گر پڑے نہ اچہے کام کو پہچانے اور نہ
برے کام کا انکار کرے مگر جو اسنے پیا ہے اپنی خواہش نفسانی سے رواہ مسلم فتنہ کے معنے ہین امتحان
وآزمایش اور گمراہ ہونے اور گمراہ کرنیکے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو دل فتنہ کو قبول نکرے وہ اچہا ہے
سفید وصاف وروشن اور جو دل فتنے کو قبول کرے وہ برا اور کالا واوندہا ہے دوسری حدیث مین فرمایا
ہے کہ امانت کا اٹہہ جانا دل سے یہ بہی ایک فتنہ ہے تیسری حدیث مین ہے حذیفہ نے کہا لوگ رسولخدا صلعم
سے حال خیر کا پوچہا کرتے تہے اور مین حال شر کا دریافت کیا کرتا تہا اس ڈر سے کہ مبادا کوئی شر
مجہکو آلگے مینے کہا ہم جاہلیت مین گرفتار تہے اللہ تعالی نے یہ خیر بہیجی کیا بعد اس خیر کے پہر شر ہوگا
فرمایا ہان ہوگا مینے کہا پہر اوس شر کے بعد خیر ہوگی فرمایا ہوگی لیکن اوس مین کچہ کدورت ہوگی مینے
کہا کیا کدورت ہوگی فرمایا ایسے لوگ ہونگے جو میری سنت وہدایت پر نچلینگے دوسری راہ پکڑینگے
کوئی بات اونکی تو پہچانے گا اور کوئی نہین پہچانے گا مینے کہا بہلا اس خیر کے بعد پہر شر ہوگا فرمایا
ہان کچہ بلانے والے ہونگے جہنم کے دروازون پر جسنے انکا کہا مانا اوسکو دوزخ مین پہینکدینگے مینے
کہا انکا حال کیا ہے فرمایا ہماری ہی کہال سے ہونگے اور ہماری ہی سی بولی بولینگے مینے
پوچہا پہر مین کیا کرون اگر وہ مجہ کو پاوین فرمایا تو گروہ مسلمین کو پکڑے رہنا اور اونکے امام کو مینے کہا اگر
جماعت اور امام نہو تو کیا کرون فرمایا ان سب فرقون سے الگ ہو کر رہ گو کسی درخت کی جڑ کو تو دانت
سے کاٹے یہانتک کہ تجہے موت آوے اور تو اسی حال پر ہو متفق علیہ اور مسلم کی روایت مین یون آیا ہے
کہ میرے بعد ایسے امام وپیشوا ہونگے جو میری راہ رستہ پر نچلینگے اور ان مین کچہ ایسے لوگ ہونگے
جنکے دل مثل شیطانون کے ہونگے آدمی کے جسم مین حذیفہ نے کہا پہر مین کیا کرون اگر اسطرح کے

لوگون کو یاد رکھو فرمایا اسپر کا حکم سن اور مان اگرچہ تیری پیٹھ پہٹو گئے اور تیرا مال چھین لیئے تو بہی مانے جا اور
سنے جا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہلائی کا ساتھ ہے بہلائی کے بعد ایک برائی آئی ہے پہر اسکے بعد
کوئی بہلائی ہوتی ہے اگرچہ اول کیطرح نہو اور کچھ لوگ برے فسادی اچھے لوگون کی صورت مین ظاہر
ہوکر خلق کو بہکاتے ہین انکے کہنے سننے مین نہ آوے اور ایسے ہنگامے مین کنارہ کشی اور گوشہ گزینی
اختیار کرے تاکہ فتنے سے امن مین رہے ع این کہ مے بینی خلاف آدم اند * نیستند آدم غلاف
آدم اند * آجکل ایسا ہی زمانہ ہے کہ یہان نہ کوئی امام ہے نہ کوئی جماعت مسلمانون کی جماعت کے
معنے یہ ہین کہ سب یکدل یکزبان ہون سو بجای اس اتفاق کے آجکل مسلمان ہزار دل ہزار زبان
ہین ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہے پس ایسے وقت مین کونے مین بیٹھ رہنا موجب حفظ جان و ایمان
و امن و امان کا ہے شہر مین امن نملے تو کسی گاؤن مین جا رہے اور کسی درخت کی جڑ کے نیچے بسر
کرے لیکن فتنہ و فساد مین نہ پڑے ابوہریرہؓ نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی کرو اعمال
مین اون فتنون سے پہلے جو مثل ٹکڑون اندہیری رات کے ہونگے صبح کو آدمی مومن ہے اور شام کو
کافر اور شام کو مومن اور صبح کو کافر اپنا دین تہوڑی سی دنیا کے پیچھے بیچ ڈالیگا یعنے آخر زمانہ مین حال
دین کا ڈانوا ڈول ہو جاویگا کہ گہڑی مین مومن گہڑی مین کافر کسی بات پر نہ جمیگا بہت دیکہا سنا
ہے کہ بعض لوگ عیسائی ہو گئے پہر مسلمان ہو گئے پہر عیسائی ہو گئے بعضے شیعہ سنی ہو گئے پہر بعد
چند روز کے شیعہ بن گئے بعضے ہنود و عیسائی مسلمان ہوئے پہر چند روز کے بعد اگلے دین پر پلٹ گئے
سو یہ انقلاب بہی ایک فتنہ ہے اور بڑی دلیل ہے قرب قیامت کبری اور صدق خبر مخبر صادق علیہ السلام
کی اب سنو حکم فتنے کا ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قریب ہی کہ فتنے ظاہر
ہونگے یعنے بڑے فتنے یا بہت فتنے پے در پے لگاتار بیٹہا شخص اس فتنے مین بہتر ہے کہڑے آدمی
سے اور کہڑا بہتر ہے چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہے دوڑنے والے سے جس نے جہانکا طرف اس فتنے
کے اسکو فتنے نے اپنی طرف کہینچ لیا سو جو کوئی جگہہ پناہ و خلاص کی پاوے وہ پناہ پکڑے اس جگہہ متفق
علیہ اور مسلم کی روایت مین یون ہے کہ فتنے ہونگے سو ان مین سونے والا بہتر ہے جاگنے والے سے اور جاگنے والا
بہتر ہے کہڑے سے اور کہڑا بہتر ہے ساعی سے سو جو کوئی پاوے ملجا اور معاذ وہ پناہ پکڑے اوس سے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنے سے جسقدر جدا رہے وہی بہتر ہے اور جس جگہہ جسکے پاس ٹہکانا ملے
وہان جا چھپے فتنہ مین کسیطرح شریک و آلودہ نہ ہو جہانتک بچا جاوے بچے ابی بکرؓ نے کہا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فتنے ہونگے بہت بڑے بیٹہا آدمی اون فتنون مین بہتر

ہوگا چلنے والے سے اور علیم والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے [illegible]
اونٹ ہوں وہ لپنے اونٹوں میں جا ملے اور جسکے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں جا ملے اور جسکے
پاس زمین ہو وہ اس زمین میں جا ملے [illegible] ایک
شخص نے کہا بہلا اگر کسیکے پاس اونٹ ہو نہ بکری نہ زمین تو وہ کیا کرے فرمایا اپنی تلوار لیکر
اسکے بازو کو کوٹ ڈالے اور جسطرح نجات حاصل کرسکے اگر کرسکے پھر فرمایا اے اللہ کیا میں نے تیرا
حکم پہونچا دیا یعنے ہست کریں بار یہ بات کہی ایک آدمی بولا کہ بہلا لے رسول اللہ اگر مجھہ پر زبردستی کیجاوے
یہاں تک کہ مجھہ کو دو صفوں میں سے ایک صف کیطرف لیجاویں اور کوئی شخص اپنی تلوار سے مجھکو مارے
یا کوئی تیر آکر مجھہ کو قتل کرڈالے تو پہر کیا ہوگا فرمایا وہ اپنا اور تیرا گناہ لیگا اور دوزخیوں میں سے ہوجاویگا
روا مسلم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنے میں کسیطرح شریک نہ ہو اپنی خوشی سے اور [illegible]
سے آمد اگر کوئی زبردستی پکڑ کر کسی ایک فریق کی صف میں لیجاوے اور یہ وہاں جانے سے کسی شخص
یا کسی ہتہیار سے مارا جاوے تو ایسی صورت میں یہ بیگناہ ہے اسلیئے کہ اپنی خوشی سے فتنہ میں داخل
نہیں ہوا گناہ لیجانے اور مار ڈالنے مروا ڈالنے کا اسی کی گردن پر ہے جس نے اسکو مجبور کرکے قتل
کیا یا کروایا اور تین بار ارشاد کرنے کا یہ مطلب تہا کہ فتنے کے زمانہ میں یہی کرنا چاہیے جو کہا گیا ہے اور
ابی سعید خدری کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نزدیک ہے کہ اچہا مال مسلمان کا بکریاں
ہونگی کہ انکے ساتہ پہاڑ کی چوٹیوں پر اور بارش کے تہلوں پر پہرجاویگا اپنے دین کو لیکر فتنوں سے
بہاگیگا روا البخاری اس حدیث کا مطلب ہے کہ فتنے سے بچنے کے لیئے بستی سے علیحدہ ہو کر جنگل یا
پہاڑ میں جا رہنا اچہا ہے اور فتنے میں پڑنا اور فساد کی چال میں بیٹہنا اچہا نہیں لیکن افسوس ہے
پر مسلمانوں کے اسوقت میں کہ ہزاروں فتنے خود مول لیتے ہیں بچنے کا تو کیا ذکر اور اکثر ملکی [illegible]
اور حاکموں کے فساد میں بھی کود جاویں یا ثواب جانکر شامل حال ہو جاتے ہیں بہت دیکہا کہ اسنے [illegible]
کی دنیا بھی خراب ہوئی اور ایمان کو پہلے ہی دن جواب صاف دے چکا تہا ابی ہریرہ کہتے ہیں کہا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا زمانہ آپس میں قریب ہوگا گہٹے دنیا اور آخرت کا اور علم [illegible]
اور فتنے ظاہر ہونگے اور بخل ڈالا جاویگا لوگوں میں اور قتل بہت ہوگا [illegible]
آج دنیا میں سب ہی موجود ہیں فتنوں کی کثرت اس قدر ہے کہ کوئی ملک [illegible]
کہیں تو بہر علم کی ہزاروں نظر آتی ہیں مگر عالم [illegible]
سخت دین ہے تو اسکو تو نیک عمل نہیں بخل کا یہ حال ہے کہ آپ [illegible]

کی عادت پر چلتے ہین آجکل سوال چندے سے بہت کام کاج نکلتے ہین گرہ سے ایک کوڑی خرچ کرنا
مصیبت کا سامنا ہے زبیر بن عدی نے کہا ہمنے انس بن مالک سے حجاج بن یوسف کے ظلم کا شکوہ کیا
انس نے ہمنے جواب دیا کہ صبر کرو تمپر کوئی زمانہ نہ آویگا لکن اسکے بعد کا زمانہ بدتر ہوگا اوس اگلے زمانے سے
یہانتک صبر کرو کہ تم اپنے رب سے جا ملو یہ بات مین نے تمہارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے رواہ
البخاری سنے الواقع حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت سے لیکر اب تک جو ہر قرن وصدی کے حال
مین غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ خرابی وتباہی دین ودنیا کی روز بروز بڑہتی رہی اور ہر
پچھلا زمانہ اگلے زمانہ سے بدتر نظر آیا حضرت عیسی علیہ السلام اور مہدی کا زمانہ باحادیث دیگر احادیث
سے سنتے ہین اللہ تعالی کہین ان دونون صاحبون کو جلدی سے دکھلا دے ایک کو زمین سے نکالے دوسرے
کو آسمان سے لا دے ع زمانہ عیسے موعود کا پایا اگر مومن * تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرت کا
حذیفہ کہتے ہین خدا کی قسم مین نہین جانتا کہ میرے یار بہول گئے یا انہون نے بہلا دیا نہ چھوڑا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی شخص فتنہ برپا کرنے والا قیامت تک کا جسکے ہمراہیون کی گنتی
تین سو نفر یا زیادہ تک پہنچے لکن اسکا اور اسکے باپ اور قوم کا نام لیکر ہم کو بتا دیا رواہ ابوداود
اور ثوبان کی حدیث مین آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجہکو اپنی امت پر اگر ڈر ہے تو
گمراہ کرنے والے اماموں کا ڈر ہے یعنی نہ اور کسیکا اور جب کہی جاوے گی تلوار میری امت مین تو
پہر نہ اٹہائی جاویگی قیامت کے دن تک رواہ ابوداود والترمذی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان مین
ایسے امام بہی پیدا ہونگے جو لوگون کو گمراہ کرینگے جیسے وہ لوگ کہ فتنون مین مثلاً حکم جہاد کا دیکر غریب
جاہلون کو دین ودنیا دونون سے کہو دیتے ہین حالانکہ خوب جانتے ہین کہ یہ سورش وبلوے وفساد جو
خلق مین جابجا ہاتہ سے اوباش بدمعاش لوگون کے ہوتا ہے شرعاً فتنہ ہے نہ جہاد اس سے تو جہانتک
ہوسکے خود بچے دوسرونکو بچاوے نہ یہ کہ فضائل جہاد سنا کر اوس مین خود پہنسے یا دوسرون کو پہنساوے
یہ ذکر تو انکا ہے جو امام ہون اور جو امام نہین ہین اور نہ کسی طرح کا علم وفضل رکہتے ہین دو چار کتابین
اردو فارسی کی پڑہ کر مولوی ملا بن بیٹہے ہین اور اسلام کے بگاڑنے کے لیے طرح طرح کی تدابیر مخفی
وظاہر کرتے ہین وہ درحقیقت دجال کذاب ومضل ہین اونکا حال قال دوسری حدیثون مین آیا ہے
اور یہ فرمایا ہے کہ قریب تیس نفر کے اس امت مین دجال پیدا ہونگے یعنے تا آخر دہر چنانچہ کسیقدر ان
مین سے ہو چکے ہین ہوگئے اور باقی ہوتے رہتے ہین اسوقت مین بہی دو ایک آدمی اصلاح کے سنے دیکہے
گئے خدا ہر فتنہ وبلا سے بچاوے ع جا بجا نہین ہوتے ہین جنہین دستی مین کالے * اللہ کہین بہی مین

... حضرت ... سے بدلتے ... [illegible]

تو صحیح اُن انقلابات کی خاص ... زمانہ میں ... [illegible]

... صحیح ہوا ہے اور بالیس برس ... اسلام کے ... [illegible]

اب دوسری اقوام کے ... ہوتا ہے اور قیامت ... [illegible]

... وہ اچھا ... اور جو ... عبد اللہ بن عمرو ... [illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ... فرمایا ... حال ہوگا ... [illegible]

... جیسے ... ان کے قول و قرار و امانتیں ... اور ... [illegible]

... اور انگلیاں درمیان انگلیوں کے ... کہا ... [illegible]

... فرمایا ... لازم ہے ... اچھا ... اور ... [illegible]

چھوڑ ... خاص اپنی جان کی خبر لے اور عوام ... اور ... [illegible]

... اور اپنی زبان کو روک اور معروف کو ... اور منکر کو چھوڑ اور اپنی جان کی ... [illegible]

اور عام لوگوں کے کام سے ... ترمذی ... کہا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے آنے سے پہلے فتنے ہونگے جیسے ٹکڑے اندھیری رات کے

کہ صبح کرے گا آدمی ان میں مومن ... اور شام کرے گا کافر ہو کر اور ... حالت ایمان

میں اور صبح کو کافر ہو جاویگا قاعد اس میں بہتر ہے قائم سے اور ... بہتر ہے ساعی سے ... [illegible]

... ان فتنوں میں اپنی کمانوں کو اور کاٹ ڈالو ... اور مارو اپنی تلوار

کو پتھر سے ... اگر آوے کوئی ... تو چاہیے کہ ہو جاوے مثل

بہتر دو بیٹے آدم علیہ السلام کے روایت کیا ابو داؤد نے ... [illegible]

صحابہ نے کہا ہمکو کیا حکم ہوتا ہے فرمایا تم گھر کے ... گھر ... [illegible]

جس طرح ... [illegible]

... اندر ... [illegible]

... قابیل ... ہابیل ... [illegible]

... فتنے میں ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

کا اس مین ایسا ہو جیسا تلوار کا مارنا رواہ ابوداود یعنے گناہ اوروبال زبانی شرکت کا اس فتنے مین برابر گناہ
تیغ زنی کے ہے مطلب یہ ہیکہ زبان سے بھی فتنے مین شریک ہو دل اور ہاتھ کا تو کیا ذکر ہے زبان سے
شامل ہونا اسطرح پر ہوتا ہے کہ اسکا چرچا کرے اس مین اپنی راے ظاہر کرے اسکی اشاعت وحکایت
دوسرے کے سامنے کرے ہسکا ذکر سنے اسکی تحقیق کے درپے ہو لکن کان سے اوسکی خبر سننے کا اسلیئے
کراہت نہیں کہ مضائقہ نہیں مقداد بن اسودؓ کہتے ہین مینے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ فرماتے
تھے نیک بخت وہ ہے جو الگ کیا گیا فتنون سے یہ کلمہ تین بار فرمایا اور جو پھنس گیا فتنے مین اور صبر کیا
پس افسوس ہے اسکے حال پر یعنے اسلیئے کہ فتنے سے دور نہ ہوا اور الگ نہ رہا رواہ ابوداود ابی ہریرہؓ
کی حدیث طویل مین آیا ہے قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ پیدا ہونگے دجال کذاب قریب تیس نفر کے
انکو گمان ہوگا کہ وہ پیغمبر ہین سنا گیا اسوقت مین بعض لوگون نے دعوی پیغمبری کا بھی کیا ہے اللہ
اعلم حذیفہ کی حدیث مین ہے مرفوعًا کہ جو فتنہ آدمی کا اسکے اہل ومال ونفس وولد وہمسایہ مین ہوتا ہے
روزہ نماز صدقہ امر معروف نہی عن المنکر سے اسکا کفارہ ہوجاتا ہے متفق علیہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو
فتنے انکے سواے ہے جو دریا کیطرح موج مارتا ہے اسکا کفارہ نہین اس مین پہنسا دین دنیا کی تباہی بربادی
ہے اور جابر بن سمرہؓ کی حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے کذاب
یعنے بڑے جھوٹے لوگ ہونگے انسے بچو رواہ مسلم ابو ہریرہؓ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا قسم اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے نہین جاویگی دنیا یعنے فنا نہ ہوگی یہانتک کہ گذریگا
آدمی قبر پر اور لوٹے گا اسپر اور کہیگا اے میں ہوتا اس قبر والے کی جگہ اور نہین ہے یہ اسکی عادت
اسکا دین بلکہ بسبب بلا ومصیبت کی ایسی آرزو کریگا رواہ مسلم انس رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہانتک کہ زمانہ قریب ہو سال مانند مہینے کے اور مہینا جیسے
جمعہ اور جمعہ جیسے ایک دن اور ایک دن جیسے ایک ساعت اور ایک ساعت جیسے ایک شعلہ آگ کا تھا
رواہ الترمذی یعنے برکت زمانے کی کم ہوجاویگی اور فائدہ اسکا جاتا رہیگا اس حدیث کا مصداق بھی اسوقت
بخوبی پایا جاتا ہے اور پچھلی امت اسلام کے حق مین یہ فرمایا ہے کہ امت سخت زیادہ مجھ سے محبت رکھنے
مین وہ لوگ ہین جو بعد میرے آوینگے ایک ان مین کا چاہیگا کہ دیکھے مجھکو اپنا اہل ومال صدقے کرکے رواہ
مسلم عن ابی ہریرہؓ مرفوعًا اور معاویہ کی حدیث مین ہے مرفوعًا ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ قائم رہیگا
خدا کے حکم پر نقصان نہ پہونچا دیگا اوسکو جو اسکو چھوڑ دیگا اور اسکی مدد نہ کریگا اور اس سے خلاف کریگا
یہانتک کہ آوے حکم خدا کا یعنے قیامت قائم ہو متفق علیہ اور انسؓ نے کہا رسول خدا نے فرمایا کہا وت

[illegible] کی ایسی ہے جیسے [illegible]
اسلام کی روایت میں یون فرمایا ہے کہ نہ معلوم ہو [illegible]
مین مہدی ہین اور آخر مین مسیح علیہ السلام لیکن اس کے درمیان مین ایک گروہ [illegible]
نہ مین اور ان مین سے ہون ٹیڑھا رستہ اور فرمایا بہت پسند خلق مین ایک [illegible] ایمان [illegible]
بعد میری ہونگے پاوینگے صحیفے یعنی کتاب ہی ایمان لاینگے [illegible] کہا ہے [illegible]
مین پاکر فرمانبردار عمل کرینگے اس حدیث مین فضیلت ہے ایمان بالغیب کی [illegible] البیہقی فی دلائل
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ اور نیز بیہقی نے کتاب مذکور مین عبد الرحمن بن العلاء الحضرمی سے
روایت کیا ہے مرفوعا قریب ہے کہ ہوگی آخر اس امت مین ایک قوم انکو اجر ملیگا مثل اول امت کے وہ لوگ
حکم کرینگے اچھے کامون کا منع کرینگے برے کامون سے اور لڑینگے فتنہ کرنے والون سے تیسرے [illegible]
[illegible] سے یہ لڑائی شامل ہے ہاتھ سے اور زبان سے جو ہو سکے اور قرہ بن ایاس کی حدیث
مین یون آیا ہے کہ جب تباہ ہو وینگے اہل شام تو نہین بھلائی تم مین اور ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری
امت سے مدد کیا گیا ضرر نہ پہونچا وینگا انکو جو انکی مدد نہ کریگا یہانتک کہ قیامت آوے رواہ الترمذی وقال
ہذا حدیث حسن صحیح ابن المدینی جو شیخ ہین بخاری صاحب صحیح کے انھون نے کہا کہ مراد اس گروہ کے
اہل حدیث ہین یعنے اہل سنت و جماعت جو ہمیشہ ہر طرح کے فساد کو دنیا سے دور کرنے مین رہتے ہین [illegible]
ان احادیث حکم فتنہ کو اپنی کتابون مین روایت کیا ہے ابن عباس سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اللہ نے معاف کیا بھول چوک کو میری امت سے اور اس کام کو جو زبردستی اس سے کرایا گیا رواہ ابن ماجہ
والبیہقی اس جگہہ مین یہ دعا کرتا ہون کہ اے اللہ جب خطا و نسیان اللہ نے معاف کیا اس امت کی [illegible]
کیا تو جو کچھ بھول چوک ہو یا گناہ مجھ سے ہوا ہو اس کتاب مین یا دوسری کتاب مین قولا یا [illegible]
یا کہ عمل مین آیا ہو مجھ سے فعلا تمام عمر مین ہر روز تکلیف سے آجتک وہ سب اپنے فضل و کرم [illegible]
سے معاف فرما اور مجھ کو بے جرم قصور و نیز نہ پکڑ اور خاتمہ میرا دنیا سے کلمہ شہادت پر [illegible]
اَللّٰهُمَّ اٰمِيْن وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا [illegible]

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب [illegible] ترجمان [illegible] تصنیف [illegible] سید محمد صدیق حسن [illegible]
[illegible] خیر خواہ خلق اللہ [illegible] باللہ [illegible]
باہتمام [illegible] علماء حنفیہ [illegible] محمد [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقل معاہدہ علمائے اہلحدیث و حنفیہ مدخولہ عدالت کمشنری دہلی

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد چونکہ دہلی ودیگر امصار مین اکثر نافہم لوگون نے مسائل فرعیہ مین تنازعات بیجا برپا کرکے طرح طرح کے اشتہار ورسائل مشتہر کیے ہین بلکہ بارہا وہ اشتہار ورسائل ہماری نظر سے گذرے۔ ہرچند بطور خود اسکا انتظام وامتناع چاہا مگر نادان لوگ باز نہ آئے۔ اور خفیف امور پر نوبت بعدالت پہونچائی۔ ہر ایک فریق اپنے مخالف فریق کو گمراہ اور خارج از اہل سنت والجماعت تقریراً و تحریراً کہنے لگا۔ اور باہم فساد اور عناد بڑہتا گیا۔ اور یہان کے فساد سے اور بلاد وقصبات مین بھی نزاع وتکرار بین المسلمین واقع ہوئی اور نوبت بفوجداری پہونچی۔ حالانکہ یہ اختلاف سلف صالح سے چلا آیا ہے اور صحابہ کرام اور مجتہدین عظام مین فروعی مسائل مین اختلاف رہا ہے لیکن باوجود اختلاف کے ان حضرات مین بغض وعناد وفساد نہ تہا ایک دوسرے کو خارج از اہل سنت والجماعت نہ سمجھتا تہا اور آپس مین محبت واتحاد ۔۔۔ اور آجکل لوگ انہین فروعی مسائل کے اختلاف کے سبب اتفاقی حرکتون مین مبتلا ہو رہے ہین۔ کیونکہ ضد۔ اور کینہ۔ اور غیبت۔ اور عداوت۔ اور فساد بالاتفاق حرام ہے۔ جن مسائل مختلف فیہ مین اختلاف ہے وہ یہ ہین۔ نجاست آب۔ آمین بالجہر فی الصلوۃ۔ رفع الیدین فی الصلوۃ رفع سبابہ۔ ودیگر مسائل اختلافیہ۔ بعض نے انکو حرام سمجھا۔ اور بعض نے مثل مکروہ۔ غرضکہ جادہ اعتدال سے گذر گئے ایک فریق دوسرے فریق کے افعال نماز مین طعن وتوہین سے پیش نہ آوے اور نماز ایک فریق کی دوسرے کے پیچھے بشرط رعایت علم مفسدات جائز ہے۔ پس جو شخص کرے اسکو منع نہ کیا جاوے اور اسکے پیچھے بلاشبہ نماز پڑہنی چاہیے۔ اور جو نہ کرے اسپر اعتراض نہ ہو اور فاعل افعال مذکورہ اسکے پیچھے نماز پڑہے۔ اور آپس مین محبت اور اتحاد رکھین۔ کوئی کسیکو برا اور بدمذہب نہ جانے۔ مساجد مین کسی فریق کا کوئی فریق فریقین سے مانع ومزاحم نہ ہو جیسا کہ طریقہ سلف کا تہا اور عمل درآمد متقدمین کا رہا ہے عامل بالحدیث اپنے طور پر عمل کرے اور عامل بالفقہ اپنے طور پر۔ ہر ایک مسجد مین ہر ایک اپنے عمل بجا لانیکا مجاز ومختار ہے پس ہم مسلمانوں کو اشتہار دیتے ہین کہ ہمارا وعظ اپنے وعظ مین دلائل تکراری ومسائل اجتہادی وغیرہ بیان نہ فرماوین۔ البتہ وقت تدریس حدیث شریف کے اسکے دلائل۔ اور کتب فقہ کی تدریس کیوقت اسکے دلائل بیان کیے جاوین اور طعن وتشنیع نہ کیا جاوے علی ہذا القیاس ہر موقع تحریر پر سوا اسکے دلائل کے کوئی بات خلاف تہذیب نہ لکہی جاوے۔ اور اب جو شخص کوئی اشتہار یا کتاب ایسے مضمون کا شائع کرے جس مین مذہب ائمہ اربعہ یا محدثین علیہم الرضوان کی توہین شرعی ہو اسکی تدارک کے

حکام والا شان کی مسند عالی جاہ سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وقت وعظ [illegible]

[illegible] سے [illegible]

Court of commissioner and superintendent Dehli Division

مہر محکمہ کمشنری قسمت دہلی

محمد غلام اکبر خان

شریف حسین ۱۲۹۳

فیض تو ہم حافظ محمد ارتضی الدین خان بہادر [illegible] صاحب دہلی سے

القطیبین محمد لطف [illegible] خادم شریعت رسول

محمد عبد القادر اسید دار [illegible]

محمد حمایت اللہ [illegible] ۱۲۹۰

نقل مطابق اصل

العبد [illegible]

محمد شاہ خان [illegible] دفتر عدالت کمشنری دہلی

Signed and attested in my presence and appro d by

(sd) G. G. Young Commr

19/11/81

حکام والا شان کی مسند عالی تجاویز سے ...

مہر عدالت کمشنری قسمت دہلی

Court of commissioner and superintendent

Delhi Division

محمد عبد القادر ... امیدوار ...

فیض توام حافظ محمد اسد اللہ خان بہادر ... صاحب دہلوی

محمد غلام اکبر خان

شریف حسن ۱۲۹۳

القطبین محمد ... ۱۲۹۳ خادم شریعت رسول

محمد حمایت اللہ ... ۱۲۹۲

نقل مطابق اصل

محمد شاہ خان اہلمد محافظ دفتر عدالت کمشنری دہلی

Signed and attested in my presence and approved by

(sd) G. G. Young Commr

19/11/81

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا
وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

تَرْجُمَانِ وَهَّابِيَّہ

تصنیف نواب والا جاہ سید محمد صدیق حسن خاں مرحوم مغفور

معہ معاہدہ اہلحدیث وحنفیہ مسمّٰی بہ

مُعَاهَدَۂ اِتِّفَاقِيَّہ

بفرمائش خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ

سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ

در مطبع محمدی واقع لاہور طبع گردید